اشرفُ الصّیغہ
فی تسہیل شرح اردو
عِلمُ الصّیغہ
مترجم وشارح
مولانا محمد حسن باندوی صاحب
مدرس دارالعلوم دیوبند
مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون:042-7355743-7224228
فیکس:042-7221395

اشرف الصّیغہ

فی تسہیل شرح اردو

علم الصّیغہ

مترجم وشارح

مولانا محمد حسن باندوی صاحب

مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب ــــــ اشرف الصیغہ

مترجم وشارح ــــــ مولانا محمد حسن باندوی صاحب

مطبع ــــــ علی اعجاز پرنٹرز

ناشر ــــــ مکتبہ رحمانیہ

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)
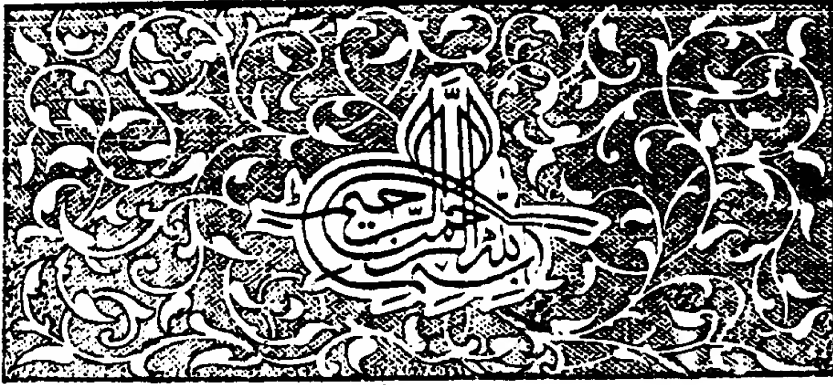
الحمد للہ الذی بیدہٖ تصریف الاحوال وتخفیف الاثقال والصلوٰۃ والسلام علی سید الہادین الی محاسن الافعال۔

امابعد می گوید بندہ نیازمند بارگاہ صمد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ این رسالہ ایست در علم صرف کہ بپاس خاطر شفیق محسن مجمع محاسن حافظ وزیر علی صاحب بجزیرۂ انڈمین بمعرض تحریر در آمد وورود حقیر دراں جزیرہ از نیرنگ تقدیر بودہ وکتابے از ہیچ علم نزد خود نداشت ایں رسالہ را بوضع نگاشت کہ بجائے میزان ومنشعب وپنج گنج وزبدہ وصرف میر بکار آید وبر فوائد دیگر ہم مشتمل باشد نفع اللہ بہ الطالبین ورزقھم والیای اتباع سنۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

ترجمہ اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں کہ جس اللہ کے قبضہ میں حالتوں کا لوٹانا اور بدلنا ہے اور بوجھوں کا ہلکا کر دینا ہے۔ اور اچھے کاموں کی رہنمائی کرنے والے پر درود وسلام

بہرحال حمد وصلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بے نیاز پروردگار کی بارگاہ کا نیازمند غلام جو تمام پیغمبروں کے سردار کے مبارک دامن کو مضبوط تھامے ہوئے ہے وہ عاجز بندہ کہ جسکا نام عنایت احمد ہے خدائے واحد اس کی مغفرت فرمائے کہ یہ ایک رسالہ علم صرف کے متعلق ہے جو محسن اور شفیق کے دل کو خوش کرنے کے لئے جزیرۂ انڈمین میں لکھا گیا ہے۔ اس ناچیز کا پہنچنا اس جزیرۂ میں تقدیر کی گردش کی وجہ سے تھا اور اس جزیرہ میں کوئی کتاب کسی علم کی اپنے پاس نہ رکھتا تھا۔ اس رسالہ کو ایسے طریقہ پر لکھا ہے کہ میزان اور منشعب اور پنج گنج اور صرف میر

کی جگہ کام آسکے۔ اور کچھ دوسرے فوائد کو بھی شامل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ سے طلبار کو فائدہ پہونچائے اور اللہ تعالیٰ ان طلبہ کو اور مجھ کو نبیوں کے سردار کی پیروی کرنے کی توفیق عطار فرمائے۔

تشریح حمد وثنا اس طرح کی ہے کہ جس سے طالب علم کو شروع ہی میں یہ بات معلوم ہوجائے کہ یہ کتاب علم صرف میں ہے انگریزی حکومت سے بغاوت کی تھی کہ جس کی وجہ سے حکومت نے کالے پانی بھیجدیا تھا وہیں یہ کتاب حافظ وزیر علی صاحبؒ کے لئے لکھی۔ اور اسطرح حفظاً یہ کتاب تصنیف فرمائی کہ کوئی کتاب کسی بھی علم کی انکے سامنے موجود نہ تھی طلبار سے اس قدر محبت تھی کہ دعا میں طلبار کو پہلے بیان کیا اور اپنے کو بعد میں۔

ایں رسالہ مشتمل است بریک مقدمہ وچہار باب وخاتمہ مقدمہ در تقسیم کلمہ واقسام آن کلمہ کہ لفظ موضوع مفرد را گویند بر سہ قسم است فعل واسم وحرف، فعل آنکہ دلالت کند بر معنیٰ مستقل بیکے از ازمنہ ثلاثہ ماضی وحال واستقبال چوں ضَرَبَ یَضرِبُ واسم آنکہ دلالت کند بر معنیٰ مستقل نہ بیکے از ازمنہ ثلاثہ چوں رجلٌ وضاربٌ وحرف آں کہ دلالت کند بر معنیٰ غیر مستقل کہ بے ضم کلمۂ دیگر فہمیدہ نشود چوں مِن والیٰ۔

ترجمہ یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چار باب اور خاتمہ کو شامل ہے۔ مقدمہ، کلمہ تقسیم اور اس کلمہ کی قسموں میں ہے۔ کلمہ کہ جو لفظ موضوع مفرد کو کہتے ہیں۔ اس کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ فعل اور اسم اور حرف

فعل وہ کلمہ ہے کہ جو مستقل معنیٰ کو بتلائے تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ جیسے ضَرَبَ اور یَضرِبُ۔ اسم وہ کلمہ ہے جو معنیٰ مستقل کو بتلائے تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ کے بغیر جیسے رجل اور ضارِبٌ۔ حرف وہ کلمہ ہے کہ جو معنیٰ غیر مستقل بتلائے کہ جو بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے ہوئے سمجھ میں نہ آئیں جیسے مِنْ اور اِلیٰ۔

تشریح مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی فعل ہو اس کے جو بھی معنیٰ ہوں وہ فعل اپنے معنیٰ کو خود بخود بتلائیگا اور اس فعل کے معنیٰ سمجھنے میں کسی دوسرے لفظ کے معنیٰ کے ملانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور یہی حال اسم کا بھی ہے کہ اسم بھی اپنے معنیٰ کو بتلانے میں کسی دوسرے

لفظ کے معنیٰ کے ملانے کا محتاج نہیں ہے بس فرق فعل اور اسم میں یہ ہے کہ فعل کے معنیٰ کے ساتھ زمانہ بھی ہوگا جیسے ضرب مارا۔ تو اس مار لفظ سے زمانہ گذشتہ خود بخود ساتھ آگیا۔ یا جیسے یضرب مارتا ہے یا مارے گا، تو اس معنیٰ سے زمانہ حال یا استقبال خود بخود ساتھ آگیا۔ یا جیسے اضرب مار تو، تو اس سے خود بخود یہ بات سمجھ میں آگئی کہ زمانہ آئندہ میں مار کی طلب ہے لیکن یہ بات حرف میں نہیں ہے کہ حرف اپنے معنیٰ کو بتلاتا تو ضرور ہے لیکن حرف اپنے معنیٰ کو بتلانے میں دوسرے کلمہ کے معنیٰ کے ملانے کا محتاج ہے جیسے مِن کہ یہ ابتداء کے لئے بنایا گیا ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ سے ابتداء ہے تو مِن کے معنیٰ سمجھ میں نہیں آسکتے جیسے سِرتُ مِن سے یہ معلوم ہوا کہ چلنے کی ابتداء ہوئی جب یہ کہا گیا سرت من البصرۃ تو اب معلوم ہوا کہ چلنے کی ابتداء بصرہ سے ہوئی۔ یا جیسے اِلیٰ انتہاء کو بتلاتا ہے جب تک اس کے ساتھ وہ چیز نہ ملائی جائے کہ جس کی انتہاء ہے تو الیٰ کے معنیٰ انتہا کیلئے سمجھ میں نہیں آئیں گے جب کہو گے الیٰ الکوفۃ تو اب سمجھ میں یہ بات آئے گی کہ انتہاء کوفہ پر ہوگی۔ اور چلنا کوفہ پر ختم ہوگا۔ اب یہ ہوگیا کہ میں بصرہ سے چلا اور کوفہ تک گیا۔ اصطلاح میں معنیٰ مستقل وہ معنیٰ ہیں کہ جو معنیٰ بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے ہوئے سمجھ میں آجائیں۔ معنیٰ غیر مستقل وہ معنیٰ ہیں کہ جو معنیٰ بغیر دوسرے کلمہ کے معنیٰ کے ملائے ہوئے سمجھ میں نہ آسکیں۔

فعل باعتبار معنیٰ و زمانہ بر سہ قسم است ماضی و مضارع و امر، ماضی آنکہ دلالت کند بر وقوع معنی در زمانہ گذشتہ چوں فَعَلَ کرد آں یک مرد در زمانہ گذشتہ۔ و مضارع آنکہ دلالت کند بر وقوع معنی در زمانہ حال یا آئندہ چوں یَفعَلُ می کند یا خواہد کرد آں یک مرد بزمانہ حال یا آئندہ۔ و امر آنکہ دلالت کند بر طلب کارے از فاعل مخاطب بزمانہ آئندہ چوں اِفعَلْ بکن تو یک مرد بزمانہ آئندہ۔ ماضی و مضارع اگر نسبت فعل دراں بفاعل یعنی کنندہ کار باشد۔ معروف باشد۔ چوں ضرب زد آں یک مرد۔ ویضرب می زند یا خواہد زد آں یک مرد و اگر بمفعول باشد یعنی آنکہ کار بر وے واقع شدہ باشد مجہول بود چوں ضُرِبَ زدہ می شود یا زدہ خواہد شد آں یک مرد۔

ترجمہ فعل معنی اور زمانہ کے اعتبار سے تین قسم پر ہے۔ ماضی اور مضارع اور امر۔ ماضی اس فعل کو کہتے ہیں کہ جو فعل کے معنی گذرے ہوئے کو زمانہ ماضی

میں بتلائے جیسے فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں۔ مضارع اس فعل کو کہتے ہیں کہ جو فعل کے واقع ہونے کو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں بتلائے جیسے یفعل کرتا ہے یا کریگا ایک مرد زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں۔ امر وہ فعل ہے کہ جو فاعل مخاطب سے زمانہ آئندہ کسی کام کی طلب کرے۔ جیسے اِفعَل کر تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں۔ اگر اس ماضی اور مضارع میں نسبت فعل کی فاعل کے ساتھ یعنی اس شخص کی طرف ہو کہ جس نے کام کیا ہے یا کرتا ہے یا کریگا۔ تو ایسے فعل کو معروف کہتے ہیں جیسے ضرب مارا اس مرد نے، جیسے یضرب مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد۔ اور اگر نسبت فعل کی مفعول کی طرف ہو یعنی اس شخص کی طرف ہو جس پر فعل واقع ہوا ہے تو ایسے فعل کو مجہول کہتے ہیں جیسے ضُرِبَ مارا گیا وہ ایک مرد جیسے یُضرَب مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد۔

تشریح اس کا مطلب یہ ہوا کہ فعل کی تقسیم زمانہ کے اعتبار سے ہوگی اگر وہ ایسا فعل ہے کہ انسان اس کو کر چکا ہے تو اس فعل کو ماضی کہیں گے۔ اور اگر ایسا فعل ہے کہ اس فعل کو اب کر رہا ہے تو حال کہیں گے۔ اور اگر ایسا فعل ہے کہ جو زمانۂ آئندہ میں کریگا تو ایسے فعل کو استقبال کہیں گے۔ امر کے متعلق یہ ہے کہ جو شخص سامنے موجود ہو اس شخص کو آئندہ میں جو کام کرنیکا حکم دیا جائیگا اس حکم کو امر کہیں گے اب ایک بات کا اور بھی خیال رہے فاعل کا فعل اگر فاعل کی ہی طرف نسبت کر دیا جائے تو ایسے فعل کو معروف کہتے ہیں۔ چاہے فعل ماضی ہو یا مضارع۔ جیسے ضرب زیدٌ مارا زید نے یا یضرب زیدٌ زید مارتا ہے زید اس فعل میں ضرب کا فاعل ہے۔ اگر فاعل کا فعل فاعل کیطرف نسبت نہ کیا گیا ہو بلکہ مفعول کی طرف نسبت کیا گیا ہو تو ایسے فعل کو فعل مجہول کہتے ہیں اور یہ نسبت فعل کی مفعول کیطرف جب ہوگی جب کہ فعل کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ زیدٌ اس مثال میں ضُرِبَ فعل اور زید مفعول بہ ہے اور ضرب کی نسبت زید مفعول بہ کی طرف ہو رہی ہے ضُرِب اس مثال میں فعل مجہول ہے

خلاصہ یہ ہے کہ فعل معروف وہ فعل ہے کہ جس فعل میں فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی جا رہی ہو۔ اور فعل مجہول وہ فعل ہے کہ جس فعل میں فعل کی نسبت مفعول بہ کی طرف کی جا رہی ہو۔ اور جس طرح فعل کے اندر معروف اور مجہول ہوتا ہے اس طرح مصدر بھی معروف اور مجہول ہوتا ہے چونکہ فعل کی طرح مصدر کے بھی فاعل اور مفعول ہوتے ہیں۔

امر مذکور نہی باشد مگر معروف ماضی و مضارع اگر دلالت بر ثبوت کارے کند اثبات باشد چوں نصر ینصر۔ و اگر بر نفی دلالت کند نفی باشد چوں ماضرب و لایضرب

ترجمہ جس امر کی تعریف ذکر کردی گئی ہے وہ امر فعل معروف ہی سے بنایا جائیگا ماضی اور مضارع معروف ہوں یا مجہول اگر کسی کام کے ثابت ہونے کو بتلائیں۔ تو مثبت کہلائیں گے۔ جیسے نصر معروف و مجہول۔ اور اگر یہ ماضی اور مضارع کسی کام کے نہ ہونے کو بتلائیں تو ایسے فعل کو منفی کہتے ہیں جیسے ینصر میں کہ یہ فعل مثبت ہے اور لاینصر میں کہ یہ فعل منفی ہے۔

تشریح حضرت الاستاذ مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الادب والفقہ فرمایا کرتے تھے کہ مثبت اور منفی ہونے کا دار و مدار فعل کے معنی پر نہیں ہے بلکہ فعل کے شروع میں حرف نفی ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔۔ معنی کے اعتبار سے تو ماعدمت باوجود حرف نفی کے بھی مثبت ہے۔ مگر حرف نفی کی وجہ سے ماعدمت کو فعل منفی کہیں گے۔ فعل مثبت نہ کہیں گے۔

و فعل باعتبار تعداد حرف اصلی بر دو قسم است ثلاثی و رباعی۔ ثلاثی آنکہ سہ حروف اصلی در او باشد چوں نصر و ینصر و رباعی آنکہ چار حروف اصلی دراں باشد چوں بعثر یبعثر

ترجمہ حروف اصلی تعداد کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ اول ثلاثی اور دوم رباعی۔ بہرحال فعل ثلاثی وہ فعل ہے کہ جس میں تین حروف اصلی ہوں جیسے نصر ینصر اور فعل رباعی وہ فعل ہے کہ اس میں چار حرف اصلی ہوں جیسے بعثر یبعثر

تشریح اصولی طور پر فعل کی دو ہی قسمیں ہیں۔ ثلاثی اور رباعی۔ باقی رہے ثلاثی مزید یا رباعی مزید وغیرہ تو وہ ان کے تابع ہیں۔ اصل میں فعل کی یہی دو قسمیں ہیں ایک ثلاثی اور دوسرے رباعی۔ ثلاثی کی مثال ماضی میں نصر ہے اور مضارع میں ینصر ہے۔ اس میں ن، ص، ر حروف اصلی ہیں اور ینصر میں یا علامت مضارع ہے۔ باقی ن، ص، ر حروف اصلی ہیں۔ اسی طرح ماضی مضارع کے باقی تمام صیغوں میں ن، ص، ر حروف اصلی ہیں باقی حروف زائد ہیں۔

اور صیغوں کی علامتیں ہیں۔
(نوٹ):۔ آگے تم پڑھو گے یا جیسے کہ تم نے منشعب میں پڑھا ہے کہ ثلاثی مجرد کے پانچ باب مشہور ہیں نصر، ضرب، سمع، فتح، کرم، اور تین باب شاذ ہیں۔ حَسِبَ کاد وغیرہ۔ ان سب میں حروف اصلی صرف تین ہیں۔ صیغہ چاہے ماضی کا ہو یا مضارع کا اور چاہے اسم فاعل ہو یا اسم مفعول ہو یا دیگر صرف صغیر کے صیغے۔
دوسری قسم فعل رباعی ہے۔ جیسے بعثر اس میں با، ع، ث، ر چار حرف اصلی ہیں۔ اسی طرح مضارع کے صیغے یبعثر میں بھی ب، ع، ث، ر اصلی ہیں۔ اور یا مضارع کی علامت ہے۔ گردان کے باقی صیغوں میں ان حروف کے علاوہ دوسرے حروف علامت ہیں اور زائد ہیں۔

وہریکے ازیں ہردو یا مجرد باشد کہ جز حروف ثلاثہ یا اربعہ اصلی زیادتی در ماضی نداشتہ باشد و یا مزید فیہ کہ دراں در ماضی زیادت بر حروف اصلی باشد، مثال ثلاثی مجرد نصر ینصر، مثال ثلاثی مزید فیہ اجتنب، اکرم۔ مثال رباعی مجرد بعثر۔ مثال رباعی مزید فیہ تسربل، ابرنشق۔

ترجمہ اور ثلاثی اور رباعی میں سے ہر ایک مجرد ہو گا یعنی (اس کی ماضی میں) تین حروف اصلی یا چار حروف اصلی سے زائد نہ ہوں۔ اور یا مزید فیہ ہو گا کہ جس کی ماضی میں حروف اصلی سے کچھ حروف زائد بھی ہوں۔ ثلاثی مجرد کی مثال نصر ینصر، ثلاثی مزید فیہ کی مثال اِجْتَنَبَ اور اَکْرَمَ ہیں اور رباعی مجرد کی مثال بَعْثَرَ ہے اور رباعی مزید فیہ کی مثال تَسَرْبَلَ اور اِبْرَنْشَقَ ہے۔

تشریح اب یہاں پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فعل ثلاثی اور فعل رباعی کی بھی پھر قسمیں بیان کی ہیں۔ اور فرمایا کہ فعل ثلاثی کی دو قسمیں ہیں۔ اول ثلاثی مجرد، دوم ثلاثی مزید فیہ۔
ثلاثی مجرد اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس فعل کی ماضی میں تین حروف سے زائد نہ ہوں جیسے نصر، ضرب، سمع وغیرہ۔ اور دوسری قسم ثلاثی مزید فیہ۔ وہ فعل ہے جس کی ماضی میں تین حروف سے زائد بھی ہوں جیسے اکرم میں الف زائد ہے۔ اور اجتنب میں الف اور نون زائد ہیں۔

تنبیہ ! ـ صیغہ کے مجرد اور مزید کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس فعل کے ماضی کے واحد مذکر غائب میں صرف حروف اصلیہ ہی ہوں تو مجرد ہے ـ جیسے نصر ـ سمع ـ ضرب ـ فتح ـ کرم ـ حسب یہ سب ثلاثی مجرد کے صیغے ہیں ـ اسی طرح رباعی مجرد کی مثال بعثر ہے کہ ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے ـ اور صرف چار حروف ہیں ـ کوئی زائد نہیں ہے ـ اس لئے رباعی مجرد ہے اگر آپ سے کوئی دریافت کرے کہ ینصران ـ یضربان ، یسمعان ، یکرمان ، یحسبان ثلاثی مجرد ہیں یا ثلاثی مزید تو آپ ان صیغوں کے واحد مذکر غائب کو دیکھ لیجئے ـ یعنی نصر، ضرب، سمع کرم، حسب کو تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ـ یہ صیغے ثلاثی مجرد ہیں ـ ان کے ماضی کے واحد مذکر کے صیغہ میں تین حرف سے کوئی حرف زائد نہیں ہے ـ باقی ینصران کا الف اور نون ـ اسی طرح باقی صیغوں کے الف و نون تو الف علامت فاعل تثنیہ ہے اور نون اعرابی ہے ـ حروف اصلی نہیں ہے ـ اسی طرح یبعثران بھی ـ چونکہ اسکا ماضی بھی واحد مذکر بعثر ہے ـ اور اس میں چاروں حرف اصلی ہیں ـ اس لئے یہ رباعی مجرد ہے ـ

تنبیہ لیکن اگر آپ مزید فیہ کی پہچان معلوم کرنا چاہتے ہیں ـ تو مزید فیہ کے واحد مذکر کو دیکھ لیجئے ـ اس میں حروف اصلی سے کچھ حروف زائد بھی ہوں گے ـ اکرم فعل ماضی واحد مذکر ہے اور ہمزہ زائد ہے ـ

وفعل باعتبار اقسام حروف برچہار قسم ست ـ صحیح و مہموز و معتل و مضاعف ، صحیح آنست کہ در حروف اصلی وے ہمزہ و حرف علت و دو حرف یک جنس نباشد ـ حرف علت واو و الف و یار اگویند کہ مجموعۂ آں وائے باشد امثلہ کہ گذشتہ از صحیح بودہ ـ ومہموز آں کہ در حروف اصلی وے ہمزہ باشد پس اگر بجائے فا باشد آں را مہموز فا گویند چوں اَمَر واگر بجائے عین باشد مہموز عین چوں سَاَلَ واگر بجائے لام باشد مہموز لام چوں قَرَاَءَ

ترجمہ حروف کی قسموں کے اعتبار سے فعل چار قسموں پر ہے ـ صحیح ، مہموز ، معتل اور مضاعف ـ

صحیح وہ فعل ہے کہ اس کے حروف اصلی کی جگہ ہمزہ حرف علت اور دو حرف صحیح ایک جنس کے نہ ہوں اور حرف علت واو الف اور یار کو کہتے ہیں ـ ان کا مجموعہ وائے ہے ـ سابق میں جو مثالیں گذری ہیں وہ سب کی سب صحیح کی ہیں ـ

مہموز وہ فعل ہے کہ اس کے حروف اصلی میں کوئی ہمزہ بھی ہو۔ پس اگر فا کی جگہ ہمزہ ہو تو اس کو مہموز فا کہتے ہیں جیسے اَمَرَ۔ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز عین کہتے ہیں جیسے سَأَلَ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو مہموز لام کہتے ہیں جیسے قَرَأَ

تشریح مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے فعل کی تقسیم حروف کی تعداد کے اعتبار سے کی تھی۔ یہاں فعل کی قسمیں ان حروف کے لحاظ سے بیان کر رہے ہیں۔ جن حروف سے فعل مرکب ہوتا ہے اور بنایا جاتا ہے۔ اس لئے اگر فعل ایسے حروف سے مرکب ہے جن میں سے کوئی حرف ہمزہ، حرف علت نہ ہو اور نہ دو حرف ایک طرح کے ہوں تو ایسے فعل کو صحیح کہتے ہیں جیسے نصر یہ ایسا فعل ہے کہ اس کے حرف اصلی میں ہمزہ، حرف علت اور دو حرف ایک طرح کے نہیں ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ مہموز کی تین قسمیں ہیں۔ اول مہموز فا جیسے اَمَرَ۔ دوم مہموز عین جیسے سَأَلَ۔ تیسرے مہموز لام جیسے قَرَأَ۔

معتل آنکہ در حرف اصلی وے حرف علت بود اگر یک باشد آں را سہ قسم است۔ معتل فا، کہ آں را مثال گویند چوں وَعَدَ و یسر۔ معتل عین کہ آں را اجوف گویند چوں قَالَ و بَاعَ و معتل لام کہ آں را ناقص گویند چوں دَعَا رَمیٰ و اگر حروف علت دو باشد آں را لفیف گویند و آں بر دو قسم ست۔ مقرون کہ ہر دو علت متصل باشد چوں طَوَیٰ و مفروق اگر منفصل باشد چوں وَقیٰ۔

ترجمہ معتل وہ فعل ہے کہ اس کے حروف میں سے کوئی حرف علت ہو اگر حرف علت ایک ہے تو اس کی تین قسمیں ہیں۔ معتل فا اس کو مثال کہتے ہیں۔ جیسے وَعَدَ اور یَسَرَ۔ معتل عین اس کو اجوف کہتے ہیں جیسے قال باع۔ اور معتل لام کہ اس کو ناقص کہتے ہیں۔ جیسے دعا اور رمیٰ۔ اگر دو حرف علت ہوں تو اس کو لفیف کہتے ہیں۔ اور وہ دو قسم پر ہے۔ مقرون جس میں دونوں حرف علت متصل ایک ساتھ ہوں۔ جیسے طَوَیٰ اور مفروق اگر دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں جیسے وَقیٰ۔

تشریح فعل میں حرف علت خواہ ایک ہو یا دو ہوں۔ دونوں کو معتل کہتے ہیں۔ فرق دونوں میں یہ ہے کہ فعل میں اگر حرف علت دو ہوں تو

اس کو معتل کے ساتھ لفیف بھی کہتے ہیں۔ معتل بدو حرف بھی اسکا نام ہے۔ اب اگر حرف علت فاکلمہ کی جگہ ہے تو اس کو معتل فار کہتے ہیں۔ اسکا دوسرا نام مثال ہے معتل فا اس وجہ سے کہتے ہیں۔ کیونکہ حرف علت فاکلمہ کی جگہ ہے۔ اور مثال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ معتل فا بعض جگہوں کے علاوہ معتل فار کی گردان صحیح کی طرح ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو مثال بھی کہتے ہیں۔ اور اگر حرفِ علت عین کلمہ کی جگہ ہے تو اس کو معتل عین کہتے ہیں۔ اسکا دوسرا نام اجوف ہے۔ اور اجوف نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ کیوں کہ اجوف میں حرف علت فاکلمہ اور لام کلمہ کے واسطہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے درمیان اور جوف میں ہونے کیوجہ سے اس کو اجوف کہنے لگے۔ اور اگر حرف علت لام کلمہ کی جگہ ہو تو اس کو معتل لام کہتے ہیں اسکا دوسرا نام ناقص بھی ہے۔ معتل لام تو اس وجہ سے کہتے ہیں کیونکہ حرف علت لام کلمہ کی جگہ ہے۔ اور ناقص کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حرفِ علت کے آخر میں آجانے کی وجہ سے صیغہ میں نقص آجاتا ہے اس لئے اس کو ناقص کہتے ہیں۔ حاصل کلام معتل کی پانچ قسمیں ہیں۔ معتل فار، معتل عین، معتل لام، اور لفیف مفروق اور لفیف مقرون۔

مضاعف آنست کہ در حروف اصلی وے دو حرف یک جنس باشد چوں فَرَّ و زَلْزَلَ۔ پس کل اقسام دہ باشد، یک صحیح، سہ مہموز و پنج معتل و یک مضاعف صرفیاں بسبب کثرت مباحث صرفیہ ہفت را اعتبار کردہ اند کہ دریں بیت مذکور اند بیت:۔

صحیح است و مثال ست و مضاعف ⁂ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

اسم بر سہ قسم ست مصدر و مشتق و جامد۔ مصدر آنکہ دلالت کند بر کارے و در آخر معنی فارسیش دن یا تن باشد چوں الضرب زدن و القتل کشتن۔ و مشتق آنکہ بر آوردہ شدہ باشد از فعل چوں ضارب و منصر و جامد آنکہ نہ مصدر باشد و نہ مشتق چوں رجل وجعفرٌ

ترجمہ مضاعف وہ فعل ہے کہ اس کے حروف اصلی میں دو حرف ایک ہی جنس کے ہوں جیسے فَرَّ۔ فَرَّ کی اصل فَرَرَ تھی پہلے را کو ساکن کرکے دوسری را کو اسمیں ادغام کردیا فَرَّ ہوگیا۔ یہ مضاعف ثلاثی کی مثال ہے اور جیسے

زَلْزَلَ یہ مضاعف رباعی کی مثال ہے۔ اس میں فاء کلمہ اور لام اول ایک جنس کے ہیں۔ عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس کے ہیں۔

لہٰذا فعل کی کل دس قسمیں ہوگئیں۔ ایک صحیح اور تین مہموز اور پانچ معتل کے اور ایک مضاعف کل دس۔ مگر علماء صرف نے مباحث کی کثرت کی وجہ سے ان دس میں سے صرف سات کا ہی اعتبار کیا ہے۔ جن کو فارسی کے ایک شعر میں جمع کردیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ صحیح، مثال، مضاعف، لفیف، ناقص، مہموز، اجوف۔ مگر مضاعف کی دو قسمیں ہیں۔ اول مضاعف ثلاثی دوم رباعی

مضاعف ثلاثی اس کو کہتے ہیں جس کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو جیسے فَرَّ اس میں را مکرر ہے پہلا عین اور دوسرا را، لام کلمہ کی جگہ ہے۔

مضاعف رباعی اس کو کہتے ہیں جسکا فا اور لام اول ایک جنس کا ہو اور عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس کا ہو جیسے زلزل اور زا، فا کلمہ اور دوسرا زا، لام اول کی جگہ ہے۔ اور لام اول عین کلمہ اور لام لام ثانی کی جگہ ہے۔ اسم کی تین قسمیں ہیں۔ اول مصدر دوم مشتق۔ سوم جامد۔

بہرحال مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اس کی پہچان فارسی میں یہ ہے کہ دن یا تن اس کے معنی کے آخر میں آئیگا جیسے الضربُ زدن اور القتل کشتن اور اردو میں اس کی پہچان یہ ہے کہ مصدر کے معنی کے آخر میں حرف نا آئیگا۔ جیسے مارنا، کھانا، مدد کرنا۔

اور اسم مشتق وہ اسم ہے کہ جو کسی فعل سے بنایا گیا ہو جیسے ضارب یضرب سے بنایا گیا ہے۔ اور منصر ینصر سے بنایا گیا ہے۔

اور جامد وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو نہ مشتق جیسے رجلٌ وجعفرٌ رجل اول اسم ثلاثی ہے دوسرا اسم رباعی ہے۔ ان سے کوئی چیز نہیں نکلی۔

مصدر و مشتق مثل فعل خود ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ باشد وہم باقسام دہگانہ صحیح وغیرہ منقسم می شود و جامد باعتبار تعداد حروف یا ثلاثی می باشد مجرد چوں رَجُلٌ و مزید فیہ چوں حِمَارٌ یا رباعی مجرد چوں جعفر و مزید فیہ چوں قرطاس یا خماسی مجرد چوں سفرجل و مزید فیہ چوں تبعثر و باعتبار انواع حروف باقسام دہگانہ منقسم می شود۔ چوں فعل تصریفات بسیار می دارد واسم کم و حرف مطلقاً ندارد لہٰذا نظر صرفی

بیشتر متعلق بفعل ہست

ترجمہ مصدر اور مشتق اپنے فعل کی ثلاثی بھی ہوتا ہے۔ اور رباعی بھی ہوتا ہے اور مزید فیہ بھی اور نیز مذکورہ بالا دسوں قسموں میں منقسم بھی ہوتے ہیں اور اسم جامد حروف کی تعداد کے لحاظ سے یا ثلاثی مجرد ہوگا جیسے رَجُلٌ اور ثلاثی مزید فیہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے حِمَارٌ اسی طرح رباعی مجرد ہوگا جیسے **جعفر** یا رباعی مزید فیہ بھی ہوگا جیسے **قرطاس** یا خماسی مجرد ہوگا جیسے **سفرجلٌ** اور یا خماسی مزید فیہ ہوگا جیسے تبعثر اور مذکورہ دسوں قسموں کی طرف منقسم بھی ہوتا ہے اور چونکہ فعل میں گردانیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور اسم گردانیں کم رکھتا ہے۔ اور حرف مطلقاً گردان نہیں رکھتا اسوجہ سے علماء صرف کی پوری توجہ فعل ہی کے ساتھ متعلق رہتی ہے۔

تشریح یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح فعل ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ۔ اور رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ ہوتا ہے۔ مصدر اور مشتق میں بھی یہ اقسام پائی جاتی ہیں۔ یعنی یہ بھی ثلاثی مجرد ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ ہوتے ہیں۔ البتہ اسم جامد میں ان کے ساتھ ساتھ خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ بھی پائے جاتے ہیں۔ مصدر اور مشتق میں خماسی مجرد و مزید فیہ نہیں پائے جاتے۔ اس لئے کہ کسی مصدر اور مشتق میں حروف اصل چار سے زائد نہیں ہوتے اسلئے خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ ہونا صرف اسم جامد کے ساتھ خاص ہے سب کی مثالیں یہ ہیں۔ فعل ثلاثی مجرد صحیح جیسے ضرب و نطق ثلاثی مزید فیہ صحیح جیسے اکرم، اجتنب، رباعی مجرد صحیح جیسے بعثر فعل رباعی مزید فیہ صحیح جیسے تسربل۔ فعل ثلاثی مجرد معتل فاکی مثال جیسے وعد فعل ثلاثی مزید فیہ معتل فاء کی مثال جیسے استوقد۔ فعل ثلاثی مجرد معتل عین جیسے قَالَ فعل ثلاثی مزید فیہ معتل عین جیسے اختار۔ فعل ثلاثی مجرد معتل لام جیسے رَمیٰ۔ فعل ثلاثی مزید فیہ معتل لام جیسے استعلیٰ۔

فعل ثلاثی مجرد لفیف مقرون جیسے طویٰ۔ لفیف مقرون اس فعل کو کہتے ہیں جس میں دو حرف علت ہوں۔ اور دونوں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں۔ یعنی عین اور لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہوں۔ اور ثلاثی مجرد لفیف مفروق کی مثال جیسے دَقیٰ اور وصی۔

لفیف مفروق اس فعل کو کہتے ہیں۔ جس میں دو حرف علت ہوں اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ یعنی فاء اور لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو جیسے وَقَیٰ میں واو اور ی حرف علت ہے۔ فعل ثلاثی مزید لفیف مقرون التوی۔ فعل ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق جیسے اَوْلیٰ اس میں عین کلمہ واو اور لام ثانی یعنی ی حرف علت ہیں۔ فعل ثلاثی مجرد مہموز فا کی مثال اَمَرَ مہموز عین جیسے سَاَلَ فعل ثلاثی مجرد مہموز لام کی مثال قَرَاَ فعل ثلاثی مزید مہموز فا کی مثال اِیتمَرَ۔ فعل ثلاثی مزید مہموز عین اِستسَلَ۔ ثلاثی مزید مہموز لام کی مثال استقرء۔ ثلاثی مجرد مضاعف کی مثال فَرَّ ثلاثی مزید فیہ کی مثال استقرَّ۔

ثلاثی مجرد کے مصدر دسوں قسم کی مثال ملاحظہ ہوں۔ وہ یہ ہیں۔ مصدر صحیح جیسے النَّصْرُ، مصدر معتل فاء کی مثال الوعدُ مصدر معتل عین کی مثال القولُ۔ مصدر معتل لام کی مثال الرّمْیُ۔ مصدر مہموز فاء کی مثال جیسے الامرُ مصدر مہموز عین جیسے السؤالُ۔ مصدر مہموز لام کی مثال القِرَاءُ۔ مصدر مضاعف کی مثال جیسے المَدُّ۔ مصدر لفیف مقرون کی مثال جیسے الطَّیُّ۔ مصدر لفیف مفروق کی مثال جیسے الوقایۃُ۔ اسم مشتق کی صحیح مہموز معتل اور لفیف کی مثالیں درج ذیل ہیں مشتق ثلاثی مجرد جیسے ضارِبٌ معتل فا جیسے واعِدٌ۔ معتل عین قائِلٌ۔ معتل لام کی مثال رامی۔ لفیف مفروق کی مثال جیسے وَاقٍ لفیف مقرون کی مثال طاءٍ۔ مہموز فاء کی مثال آمِرٌ۔ مہموز عین کی مثال سائِلٌ۔ مہموز لام کی مثال قارِیٌ۔ نیز مشتق ثلاثی مزید معتل فاء موعدٌ۔ معتل عین مسخو۔ معتل لام کی مثال وِجاءٌ۔ لفیف مفروق مولِ۔ لفیف مقرون محی۔ مشتق مہموز لام کی مثال موتمر۔ مشتق صحیح کی مثال جیسے مستخرج اور مضاعف مشتق کی مثال جیسے مُمِدٌّ۔

باب اول

دربیان صیغ مشتمل بردو فصل
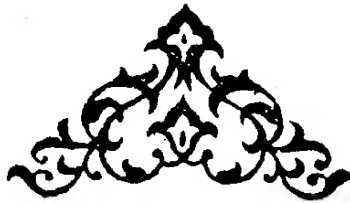
فصل اوّل درگردان ہائے افعال فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد برسہ وزن آید۔ فَعَلَ چوں ضَرَبَ وفَعِلَ چوں سَمِعَ وفَعُلَ چوں کَرُمَ ومضارع معروف فَعَلَ گاہے یَفْعُلُ آید چوں نَصَرَ یَنْصُرُ گاہے یَفْعِلُ چوں ضَرَبَ یَضْرِبُ وگاہے یَفْعَلُ چوں فَتَحَ یَفْتَحُ ومضارع فَعِلَ یَفْعَلُ چوں سَمِعَ یَسْمَعُ وگاہے یَفْعِلُ چوں حَسِبَ یَحْسِبُ ومضارع فَعُلَ یَفْعُلُ آید۔ وبس چوں کَرُمَ یَکْرُمُ، وماضی مجہول ازہر سہ وزن بروزن فُعِلَ آید ومضارع مجہول مطلقاً بروزن یُفْعَلُ پس ثلاثی مجرد راشش باب حاصل شدہ۔ اوّلاً دربیان صیغ افعال ومشتقات کردہ می شود بعد ازاں تفصیل ابواب نمودہ خواہد شد

ترجمہ باب اول فعل کے صیغوں کے بیان میں اور یہ دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ **پہلی فصل** :۔ افعال کی گردان کے بیان میں۔ ثلاثی مجرد فعل ماضی معروف تین وزن پر آتا ہے۔ اول فَعَلَ عین کلمہ کو فتحہ۔ جیسے ضَرَبَ دوم فَعِلَ جیسے سَمِعَ سوم فَعُلَ جیسے کَرُمَ۔ فَعَلَ ماضی کا مضارع معروف کبھی یَفْعُلُ آتا ہے جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور کبھی یَفْعِلُ آتا ہے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اور کبھی یَفْعَلُ آتا ہے جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ اور فَعِلَ کا مضارع معروف کبھی یَفْعَلُ آتا ہے جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ اور کبھی یَفْعِلُ آتا ہے۔ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَعُلَ کا مضارع صرف یَفْعُلُ ہی آتا ہے۔ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ اور ماضی مجہول تینوں وزنوں سے فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے۔ اور مضارع مجہول مطلقاً یُفْعَلُ کے وزن پر۔ پس ثلاثی مجرد کے چھ باب حاصل ہوئے۔ پہلے افعال ومشتقات کے صیغوں کو بیان کیا جاتا ہے اس کے بعد ابواب کی تفصیل ظاہر ہوگی۔

تشریح اس فصل میں مصنف رح نے افعال کی گردان کے لئے ماضی اور مضارع کے اصولی طور پر اوزان تحریر کئے ہیں۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ فعل ثلاثی مجرد کی ماضی میں عین کلمہ میں تین اعراب آتے ہیں۔ فتحہ جیسے فَعَلَ۔ کسرہ جیسے فَعِلَ اور ضمہ جیسے فَعُلَ اور اسی کے وزن پر کَرُمَ ہے۔
اسی طرح ثلاثی مجرد کے مضارع میں عین کلمہ میں تین اعراب آتے ہیں۔ فتحہ جیسے فتح یَفتَحُ۔ کسرہ جیسے سَمِعَ یَسمَعُ۔ اور ضمہ جیسے کرُمَ یکرُمُ اس لئے جب ماضی میں عین کلمہ کو فتحہ ہو تو مضارع کے عین کلمہ میں کبھی ضمہ ہوگا جیسے نصر ینصر۔ کبھی فتحہ ہوگا جیسے فَتَحَ یَفتَحُ۔ اور جب ماضی کے عین کلمہ کسرہ ہو تو مضارع کے عین کلمہ کو کبھی فتحہ ہوگا۔ جیسے سَمِعَ یَسمَعُ کبھی کسرہ آتا ہے جیسے حَسِبَ یَحسِبُ۔ لیکن اگر ماضی کے عین کلمہ کو ضمہ ہو تو اس کے مضارع میں ہمیشہ عین کو ضمہ ہوگا۔ دوسرا اعراب نہیں آئیگا جیسے کرُمَ یکرُمُ۔

قولہ، وماضی مجہول الخ اور ماضی مجہول کا صیغہ ان تینوں اوزان سے صرف فُعِلَ ہی کے وزن پر آتا ہے۔ اور اسی طرح مضارع مجہول کا صیغہ مطلقاً ان تینوں اوزان سے یُفعَلُ کے وزن پر آتا ہے

قولہ پس ثلاثی مجرد الخ لہٰذا ثلاثی مجرد کے چھ باب حاصل ہوئے۔ مصنف رح پہلے ان ابواب کے صیغے اور مشتقات بیان کریں گے۔ اس کے بعد ہر باب کو تفصیل وار بیان کریں گے۔ اجمالاً ہم نے مذکورہ بالا تشریح میں بیان کر دیا ہے۔

ماضی، راسیزدہ صیغہ آید۔ اثبات فعل ماضی معروف فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوا، فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ، فَعَلْتِ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُنَّ، فَعَلْتُ فَعَلْنَا، بحرکات ثلثہ عین سہ صیغہ اولی برائے مذکر غائب است۔ اول واحد، دوم تثنیہ، سوم جمع، بعدازاں سہ صیغہ مؤنث غائب است بہموں وضع۔ وبعدازاں سہ صیغہ مذکر حاضر است لیکن تثنیہ آں برائے مؤنث حاضر نیز آید۔ بعد ازاں دو صیغہ مؤنث حاضر است۔ اول واحد دوم جمع۔ بعدازاں دو صیغہ متکلم است اول برائے واحد مذکر و مؤنث ہر دو۔ دوم برائے تثنیہ مذکر و مؤنث وجمع مذکر و مؤنث۔
بحث اثبات فعل ماضی مجہول:۔ فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوا، فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ، فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ، فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ، فُعِلْتُ فُعِلْنَا، ما ولا بر ماضی برائے نفی می آید۔ مگر شرط دخول لا بر ماضی این ست کہ بے تکرار نمی آید چوں فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی،
بحث فعل ماضی معروف منفی:۔ مَا فَعَلَ مَا فَعَلَا تا آخر۔ ایضاً لا فَعَلَ لَا فَعَلَا تا آخر۔

بحث نفی فعل ماضی مجہول :۔ مَافُعِلَ مَافُعِلَا تا آخر لَافُعِلَ لَافُعِلَا تا آخر

ترجمہ فعل ماضی کے کل تیرہ ۱۳ صیغہ آتے ہیں۔ گردان اثبات فعل ماضی معروف فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوا آخر تک۔ اس گردان میں عین کلمہ کو تینوں حرکتیں پڑھ لیجئے۔ عین کلمہ کو ضمہ، عین کلمہ کو فتحہ، اور عین کلمہ کو کسرہ۔ اول کے تین صیغے مذکر غائب کے لئے ہیں۔ واحد مذکر غائب۔ تثنیہ مذکر غائب۔ جمع مذکر غائب۔ اس کے بعد تین صیغے مؤنث غائب کے لئے بھی ہیں۔ اسی ترتیب سے (یعنی واحد، تثنیہ وجمع) اس کے بعد تین صیغے مذکر حاضر کے ہیں۔ واحد مذکر حاضر، تثنیہ مذکر حاضر، اور جمع مذکر حاضر۔ مگر تثنیہ مذکر حاضر مشترک ہے۔ یعنی یہی صیغہ بعینہ تثنیہ مؤنث حاضر کے لئے بھی آتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے مصنف نے گردان میں کل تیرہ ۱۳ صیغے شمار کئے ہیں۔ ورنہ دوسری کتابوں میں چودہ ۱۴ صیغے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد دو صیغے متکلم کے لئے ہیں ان دونوں صیغوں میں مذکر اور مؤنث دونوں شریک ہیں۔ اول صیغہ واحد متکلم کے لئے۔ اس میں واحد مذکر متکلم اور مؤنث متکلم دونوں شریک ہیں۔ اسی طرح جمع متکلم میں مذکر اور مؤنث شریک ہیں۔ نیز جمع متکلم کا صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث میں بھی مشترک ہے۔ گو جمع متکلم کا ایک ہی صیغہ چار صیغوں میں مشترک ہوتا ہے۔ جمع متکلم مذکر جمع متکلم مؤنث۔ تثنیہ مذکر متکلم، تثنیہ مؤنث متکلم۔

گردان اثبات فعل ماضی مجہول :۔ فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوا۔ الخ

حرف ما اور لا فعل ماضی میں نفی کے معنیٰ دینے کے لئے آتے ہیں۔ مگر حرف لا فعل ماضی میں اس وقت داخل ہوگا۔ جب ماضی میں تکرار پایا جائے۔ بغیر تکرار کے نہیں آتا یعنی حرف لا ماضی میں جب آئے گا تو دوسرا لا اور ماضی کا صیغہ آنا ضروری ہے جیسے فَلَاصَدَّقَ وَلَاصَلّٰى۔ اب طالب علم کو چاہئے کہ ماضی معروف، ماضی مجہول اور مثبت ومنفی کی گردان پوری کرے۔ تاکہ گردان رواں ہو جائے۔ اور صیغ ذہن نشیں ہو جائیں۔

تنبیہ :۔ اس میں تشریح بھی بیان کردی گئی ہے۔

مضارع را یازدہ صیغہ است۔ اثبات فعل مضارع معروف یَفْعَلُ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ یَفْعَلْنَ، تَفْعَلُوْنَ۔ تَفْعَلِیْنَ تَفْعَلْنَ، اَفْعَلُ نَفْعَلُ۔ بحرکات ثلثہ عین سہ عین اولیٰ برائے مذکر غائب است۔ اول واحد دوم تثنیہ، سوم جمع۔ بعد ازاں سہ صیغہ مؤنث غائب است بہموں وضع۔ مگر دراں تَفْعَلُ برائے واحد مذکر حاضر نیز آید، پس آں

بجائے دو صیغہ است۔ و تَفْعَلَانِ برائے تثنیہ مذکر حاضر و مؤنث حاضر نیز آید۔ پس آں بجائے تین صیغہ است و تفعلونَ صیغۂ جمع مذکر حاضر است۔ و تفعلین واحد مؤنث حاضر و تفعلن جمع مؤنث حاضر۔ و ۲ فعل واحد مذکر و مؤنث متکلم۔ و نفعل تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم مع الغیر۔

اثبات فعل مضارع مجہول یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ۔ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُوْنَ تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ۔ نفی مضارع معروف لَایَفْعَلُ تا آخر۔ مَایَفْعَلُ تا آخر نفی فعل مضارع مجہول لَایُفْعَلُ تا آخر۔ مَایُفْعَلُ تا آخر چوں لَنْ بر مضارع داخل شود در یَفْعَلُ۔ تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ نصب کند۔ و از یَفْعَلَانِ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلُوْنَ تَفْعَلِیْنَ نون اعرابی را ساقط کند و در یَفْعَلْنَ و تَفْعَلْنَ ہیچ عمل نکند۔ و مضارع مثبت را بمعنی نفی تاکید مستقبل گرداند۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَفْعَلَ لَنْ یَفْعَلَا لَنْ یَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ یَفْعَلْنَ، لَنْ تَفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلِیْ لَنْ تَفْعَلْنَ، لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَفْعَلَ۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول۔ لَنْ یُفْعَلَ لَنْ یُفْعَلَا لَنْ یُفْعَلُوْا، لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ یُفْعَلْنَ، لَنْ تُفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلِیْ لَنْ تُفْعَلْنَ، لَنْ اُفْعَلَ لَنْ نُفْعَلَ۔

ترجمہ و تشریح

فعل مضارع کے گیارہ صیغے ہیں۔ گردان اثبات فعل مضارع معروف یَفْعَلُ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُوْنَ الخ اس۔ گردان میں عین کلمہ کو تینوں حرکتیں پڑھنا چاہیئے۔ تفصیل صیغوں کی یہ ہے۔ پہلے تین صیغے مذکر غائب کے لئے ہیں۔ اول واحد مذکر، دوم تثنیہ مذکر، سوم جمع مذکر غائب۔ اس کے بعد تین صیغے اسی ترتیب سے مؤنث غائب کے لئے بھی آتے ہیں۔ مگر ان میں سے تَفْعَلُ کا صیغہ واحد مذکر کے لئے بھی آتا ہے۔ لہذا تفعل کا صیغہ دو صیغوں میں مشترک ہوگیا۔ اسی طرح صیغہ تَفْعَلَانِ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر میں بھی آتا ہے۔ اس میں یہ صیغہ یعنی تَفْعَلَانِ تین صیغوں کی جگہ ہے۔ یعنی تین صیغوں میں مشترک ہے۔ اور صیغہ تَفْعَلُوْنَ جمع مذکر حاضر کے لئے آتا ہے۔ اور تَفْعَلِیْنَ واحد مؤنث حاضر کے لئے اور تَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر کے لئے اور صیغہ اَفْعَلُ واحد مذکر و واحد مؤنث متکلم کے لئے آتا ہے۔ اور نَفْعَلُ کا صیغہ چار میں مشترک ہے۔ تثنیہ مذکر تثنیہ مؤنث اور

جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لئے آتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو متکلم مع الغیر بھی کہتے ہیں۔
اثبات فعل مضارع مجہول یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ الخ پوری گردان طالب علم کو گردان چاہئے۔
بحث نفی فعل مضارع معروف لَایَفْعَلُ و مَایَفْعَلُ دونوں آخر تک۔
بحث نفی فعل مضارع مجہول لَایُفْعَلُ و مَایُفْعَلُ ان سب کی گردان طلبا کو خود کرنا چاہئے۔
قاعدہ: جب فعل مضارع میں حرف لَنْ داخل ہوتا ہے تو پانچ صیغوں میں نصب کرتا ہے۔ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔ اور چاروں تثنیہ اور جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی کو گرادیتا ہے۔ اور دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا ہے۔ یعنی جمع مؤنث غائب اور حاضر۔ اور لَنْ فعل مضارع مثبت کو مستقبل منفی کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے
بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَفْعَلَ الخ ہرگز نہیں کریگا وہ ایک مرد۔
بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ یُفْعَلَ الخ ہرگز نہیں کیا جائیگا وہ ایک مرد۔
دونوں گردانوں کو طالب علم سے کہلایا جائے تاکہ گردانیں ان کو اچھی طرح یاد ہو جائیں۔

اَنْ کَیْ و اِذَنْ ہم مثل لَنْ عمل کند اَنْ یَفْعَلَ کَیْ یَفْعَلَ اِذَنْ یَفْعَلَ را معروف ومجہول باید گردانید اَنْ یَفْعَلَ اَنْ یَفْعَلَا اَنْ یَفْعَلُوا، اَنْ تَفْعَلَ اَنْ تَفْعَلَا اَنْ یَفْعَلْنَ، اَنْ تَفْعَلُوا اَنْ تَفْعَلِی اَنْ تَفْعَلْنَ اَنْ اَفْعَلَ اَنْ نَفْعَلَ۔
معروف ومجہول کَیْ یَفْعَلَ کَیْ یَفْعَلَا کَیْ یَفْعَلُوا، کَیْ تَفْعَلَ کَیْ تَفْعَلَا کَیْ یَفْعَلْنَ کَیْ تَفْعَلُوا کَیْ تَفْعَلِی کَیْ تَفْعَلْنَ کَیْ اَفْعَلَ کَیْ نَفْعَلَ۔
اِذَنْ یَفْعَلَ اِذَنْ یَفْعَلَا اِذَنْ یَفْعَلُوا، اِذَنْ تَفْعَلَ اِذَنْ تَفْعَلَا اِذَنْ یَفْعَلْنَ، اِذَنْ تَفْعَلُوا اِذَنْ تَفْعَلِی اِذَنْ تَفْعَلْنَ، اِذَنْ اَفْعَلَ اذن نَفْعَلَ۔ ہر ایک کی معروف مجہول کی گردان کرو۔
لَمْ در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ جزم کند واز یَفْعَلَانِ و تَفْعَلَانِ و یَفْعَلُونَ و تَفْعَلُونَ و تَفْعَلِیْنَ نون اعرابی را ساقط گرداند و یَفْعَلْنَ و تَفْعَلْنَ جمع مؤنث غائب وحاضر را بحال خود دارد۔ ومضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند۔
بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف لَمْ یَفْعَلْ لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوا، لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ، لَمْ تَفْعَلُوا لَمْ تَفْعَلِی لَمْ تَفْعَلْنَ، لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ
نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا تا آخر۔

لمّا ہم مثل لَمْ عمل کند لفظاً و معنیً چوں لَمَّا یَفْعَلْ لَمَّا یَفْعَلَا تا آخر۔ مگر معنی لَمْ یَفْعَلْ نکرد و معنی لَمَّا یَفْعَلْ ہنوز نکرد و اِنْ و لام امر و لای نہی ہم مثل لم عمل کند اِنْ یَفْعَلْ اِنْ یَفْعَلَا تا آخر معروف و مجہول باید گردانید۔ لام امر در جمیع صیغ مجہول می آید و در معروف در غیر صیغ حاضر ولائے نہی در ہمہ صیغہا آید حسب بیان محققین صیغہائے امر مجہول بالام را وہم صیغہائے نہی را متفرق کردن پسندیدہ نیست مثل بحث لم ایجاث اینہا را ہم باید داشت البتہ تفریق گردان امر معروف ضرورست چہ امر حاضر ازاں بے لام آید۔

ترجمہ وتشریح

لَنْ جس طرح فعل مضارع میں عمل کرتا ہے۔ اسی طرح اَنْ، کَیْ اور اِذَنْ بھی عمل کرتے ہیں۔ تینوں کی گردانیں لَنْ یَفْعَلَ کی طرح گردانا چاہئے۔ جیسے اَنْ یَفْعَلَ الخ کَیْ یَفْعَلَ الخ اِذَنْ یَفْعَلَ آخر تک یعنی اَنْ وکَیْ و اِذَنْ بھی پانچ جگہوں پر نصب کرتے ہیں۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر و واحد متکلم جمع متکلم اور سات جگہ سے نون اعرابی کو گرادیتے ہیں۔ چاروں تثنیہ دو جمع مذکر غائب و حاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر، اور دو جگہوں پر لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتے۔ ان میں سے ہر ایک کی گردان لَنْ کی طرح معروف اور مجہول میں مشق کرنا چاہئے۔

قاعدہ:۔ لَمْ پانچ جگہ جزم کرتا ہے۔ وہ پانچ جگہ یہ ہیں۔ واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم جمع متکلم۔ اور سات جگہوں سے نون اعرابی کو گرادیتا ہے۔ چاروں تثنیہ دو جمع مذکر غائب و حاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر اور دو جگہ لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا ہے۔ جمع مؤنث غائب وحاضر۔ اور فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں تبدیل کردیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک مرد نے لَمْ یُفْعَلْ نہیں کیا گیا وہ ایک مرد۔

قاعدہ:۔ لمّا بھی لَمْ کی طرح لفظوں اور معنوں میں بھی عمل کرتا ہے لَمْ کی طرح لَمَّا یَفْعَلْ الخ کی گردان کرنا چاہئے۔ ان دونوں کی گردان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مگر معنی لَمْ یَفْعَلْ کے یہ ہیں۔ نہیں کیا اس ایک مرد نے اور لَمَّا یَفْعَلْ کے معنی ہیں۔ اب تک نہیں کیا اس ایک مرد نے زمانہ ماضی میں۔ اول میں مطلقاً زمانہ ماضی کی نفی ہے۔ مگر لمّا میں تمام زمانہ ماضی کی نفی بیان کی جاتی ہے۔ اس نے زمانہ ماضی میں کیا ہی نہیں

قاعدہ:۔ اسی طرح اِنْ، لام امر، اور لائے نہی بھی لم کی طرح عمل کرتے ہیں

لمؔ ہی کی طرح ان کی گردان کرنا چاہئے۔ جیسے اِنْ یَفْعَلْ اِنْ یَفْعَلَا اِنْ یَفْعَلُوْا آخر تک۔
لام امر کی مثال لِیَفْعَلْ لِیَفْعَلَا لِیَفْعَلُوْا الخ لائے نہی کی گردان لَایَفْعَلْ لَایَفْعَلَا لَایَفْعَلُوْا
آخر تک۔ لام امر مجہول کے تمام صیغوں میں آتا ہے۔ یعنی پورے چودہ۱۴ صیغوں میں آتا ہے۔
مذکر ہو یا مؤنث، حاضر ہو یا غائب۔ اور معروف میں لام امر حاضر کے چھ صیغوں میں نہیں آتا ہے۔
باقی آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ تین مذکر غائب تین مونث غائب اور ایک واحد متکلم اور ایک
جمع متکلم۔ لائے نہی پورے چودہ صیغوں میں آتا ہے۔ معروف ہو یا مجہول، مذکر ہو یا مؤنث،
حاضر ہو یا غائب، سب صیغوں میں لائے نہی آتا ہے۔ علماء صرف نے لام امر مجہول اور نہی
کے صیغوں کو یعنی گردان کو الگ الگ بیان کرنا پسند نہیں فرمایا۔ لمؔ کی طرح ان کی
بحث اور بیان کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔ ہاں البتہ امر حاضر معروف کی گردان لام امر اور
لائے نہی سے الگ الگ کرنا چاہئے۔ کیونکہ امر حاضر معروف کی گردان بغیر لام امر کے آتی ہے
جیسے اِفْعَلْ اِفْعَلَا اِفْعَلُوْا، اِفْعَلِیْ اِفْعَلَا اِفْعَلْنَ۔

وقسم ثالث فعل ست پس صیغ امر علیحدہ نوشتہ خواہد بود امر بالام ہموں جا بمعرض نگارش
خواہد آمد للمناسبۃ صیغ نہی اینجا نوشتہ می شود۔
بحث نہی معروف لَایَفْعَلْ لَایَفْعَلَا لَایَفْعَلُوْا لَاتَفْعَلْ لَاتَفْعَلَا لَایَفْعَلْنَ،..
لَاتَفْعَلِیْ لَاتَفْعَلْنَ لَااَفْعَلْ لَانَفْعَلْ۔
بحث نہی مجہول لَایُفْعَلْ لَایُفْعَلَا الی آخرہ

ترجمہ وتشریح

اور تیسری قسم فعل ہے۔ پس امر کے صیغوں کو الگ لکھنا چاہئے۔ امر بالام کے صیغہ اسی جگہ لکھے جائیں گے
یہاں ان کو مصنفؒ نے بیان نہیں کیا۔ البتہ مناسبت مقام کی وجہ سے مصنفؒ نے نہی
کے صیغے اس جگہ ذکر کئے ہیں۔ لمؔ کی مناسبت کی وجہ سے مصنف کا یہ مقصد ہے کہ علماء
صرف نے امر حاضر کے صیغے خواہ معروف ہوں یا مجہول الگ الگ بیان کیا ہے۔ اور امر غائب
معروف ومجہول کو الگ بیان کیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمہ نے اس کو پسند نہیں کیا۔ مصنف
کی رائے میں صرف امر حاضر معروف کی گردان کو الگ بیان کیا جائے کیوں کہ اس میں
لام امر نہیں آتا۔ باقی امر غائب معروف اور امر مجہول خواہ غائب ہو یا حاضر سب کو ایک جگہ
بیان کرنا چاہئے۔

مصنفؒ نے شروع میں فعل کی تین قسمیں بیان کی تھیں۔ ماضی، مضارع، امر، جن میں سے ماضی اور مضارع کو بیان کرنے کے بعد اب امر حاضر معروف کو بیان کرتے ہیں گویا مصنفؒ کے نزدیک امر مجہول اور امر غائب مضارع ہی میں شمار ہوتے ہیں۔ اور امر حاضر الگ مستقل فعل ہے۔

بحث نہی معروف لَا یَفْعَلْ لَا یَفْعَلَا لَا یَفْعَلُوْا الخ نہ کرے وہ ایک مرد، نہ کریں وہ دو مرد، اور نہ کریں وہ سب مرد۔ اسی طرح پوری گردان کرکے ترجمہ کرلیجئے۔

بحث نہی مجہول لَا یُفْعَلْ لَا یُفْعَلَا الخ نہ کیا جائے وہ ایک مرد، نہ کئے جائیں وہ دو مرد۔

در فعلِ مضارع مجزوم بلم و دیگر جوازم اگر لام کلمہ حرف علت باشد بیفتد چوں لَمْ یَدْعُ و لَمْ یَرْمِ وَ لَمْ یَخْشَ وَلَمَّا یَدْعُ وَاِنْ یَدْعُ وَلِیَدْعُ وَلَا یَدْعُ وَهٰکَذَا برائے تاکید در فعل مضارع لام تاکید مفتوحہ و نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ می آید. لام در اول و نون در آخر داخل می شود و ثقیلہ مشدد باشد و در ہمہ صیغ می آید و خفیفہ ساکن و در تثنیہ و جمع مؤنث نمی آید و در باقی صیغ می آید ماقبل نون ثقیلہ در یَفْعَلُ و تَفْعَلُ و اَفْعَلُ و نَفْعَلُ مفتوح می شود و نون اعرابی در صیغ تثنیہ و جمع مذکر و واحد مؤنث حاضر می افتد، پس الف تثنیہ باقی میماند و نون ثقیلہ بعد آں مکسور می گردد چوں لَیَفْعَلَانِّ واو جمع مذکر و یاے مؤنث حاضر می افتد و ضمہ ماقبل واو و کسرہ ماقبل یا باقی می ماند چوں لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ و در جمع مؤنث غائب و حاضر میان نون جمع و نون ثقیلہ الف می آرند تا اجتماع سہ نون لازم نیاید چوں لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ و دریں ہر دو ہم نون ثقیلہ مکسور می باشد

ترجمہ وتشریح

اور فعل مضارع جس میں لَمْ یا دوسرے جوازم (جزم دینے والے) کی وجہ سے جزم آئے۔ ان سب میں اگر لام کلمہ حرف علت ہوگا تو گر جائیگا جیسے لَمْ یَدْعُ اصل میں لَمْ یَدْعُوْ تھا۔ لَمْ کی وجہ سے لام کلمہ یعنی واو جزم آیا اور واو لام کلمہ ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ لَمْ یَدْعُ رہ گیا۔ اس صیغہ میں عین آخری حرف نہیں ہے بلکہ عین کلمہ ہے لام کلمہ یعنی واو ساقط ہوگیا ہے۔

دوسری مثال لَمْ یَخْشَ ہے یَخْشٰی تھا۔ لَمْ داخل ہونے کی وجہ سے لَمْ یَخْشٰی ہوگیا پھر لام کلمہ ہونے کی وجہ سے لَمْ یَخْشَ رہ گیا۔ یا ساقط ہوگئی۔ اور لَمَّا یَدْعُ کو بھی لَمْ یَدْعُ پر قیاس کرلیجئے۔

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ اول ثقیلہ دوم خفیفہ۔ لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور لام تاکید کلمہ کے شروع میں اور نون تاکید کلمہ کے آخر میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے لَيَفْعَلُنَّ میں لام شروع میں مفتوح ہے نون ثقیلہ آخر میں ہے اسی طرح لَيَفْعَلُنْ میں لام تاکید شروع میں اور نون ساکن (خفیفہ) آخر میں ہے۔ نون ثقیلہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے۔ اور پورے چودہ صیغوں میں آتا ہے۔

نون خفیفہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ اور نون خفیفہ چاروں تثنیہ اور جمع مؤنث غائب وجمع مؤنث حاضر میں نہیں آتا ہے۔ اور باقی آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ پانچ جگہوں میں یعنی پانچ صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے مفتوح ہوتا ہے۔ وہ پانچ جگہیں یہ ہیں۔ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم،

نون اعرابی چاروں تثنیہ اور جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر میں گرجاتا ہے۔ لیکن تثنیہ کا الف باقی رہتا ہے۔ البتہ الف تثنیہ کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لَيَفْعَلَانِّ اور صیغہ جمع مذکر غائب وحاضر کا واو ساقط ہوجاتا ہے۔ اور واحد مؤنث حاضر سے ی گرجاتی ہے۔ اور واو سے پہلے ضمہ اور یاء سے پہلے کسرہ آتا ہے جیسے لَيَفْعَلُنَّ میں نون ثقیلہ سے پہلے واو تھا گر گیا۔ اسی طرح لَتَفْعَلِنَّ سے یاء ساقط ہوگئی۔ اور جمع مؤنث غائب وحاضر کے صیغہ میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف لاتے ہیں تاکہ تین نون کا اجتماع لازم نہ آئے جیسے لَيَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلْنَانِّ، اور انہیں دونوں صیغوں میں نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔

بالجملہ بعد الف نون ثقیلہ مکسور می باشد و در دیگر جاہا مفتوح و نون خفیفہ در غیر تثنیہ و جمع مؤنث حال مثل نون ثقیلہ دارد و مضارع بدر آمدن نون ثقیلہ و خفیفہ خاص بمستقبل می گردد۔

ترجمہ حاصل کلام یہ ہے کہ الف کے بعد ہمیشہ نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔ اور دوسری جگہوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور نون خفیفہ کا حال نون ثقیلہ کی طرح ہے۔ البتہ تثنیہ اور جمع میں نون خفیفہ نہیں آتا۔ اور مضارع کے صیغوں میں نون ثقیلہ اور خفیفہ داخل ہونے کی صورت میں مستقبل کے معنی میں خاص ہوجاتا

تشریح لام تاکید اور نون ثقیلہ وخفیفہ کے داخل ہوجانے کے بعد تغیر معنی میں

بھی ہو جاتا ہے۔ اور لفظوں میں تھوڑا بہت تغیر ہو جاتا ہے۔ معنی میں یعنی معنوی تغیر تو یہ ہے کہ مضارع ان دونوں کے داخل ہونے کے بعد مستقبل کے معنی دیتا ہے۔ حال کے معنی نہیں دیتا۔

لفظوں میں تغیر کی ایک صورت یہ ہے کہ بعض صیغوں میں اعراب بدل جاتا ہے۔ مثلاً واحد مذکر غائب و حاضر، واحد مؤنث غائب، واحد متکلم، جمع متکلم میں لام کلمہ میں بجائے ضمہ کے فتحہ ہو جاتا ہے۔ لفظی تغیر کی دوسری صورت یہ ہے کہ جمع مذکر غائب و حاضر دونوں جگہوں سے واؤ گر جاتا ہے کیوں کہ واو ساکن ہے اور نون ثقیلہ میں دو نون ہوتے ہیں اول ساکن دوسرا متحرک، تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حرف علت واو کو گرا دیتے ہیں۔ لَيَفْعَلُنَّ رہ جاتا ہے۔ اور واحد مونث حاضر کے صیغہ سے ی گر جاتی ہے۔ اس میں یا اور نون دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یا کو گرا دیتے ہیں۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے دونوں صیغوں میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل کا لاتے ہیں تاکہ تین نون ایک جگہ جمع نہ ہونے پائیں۔

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَيَفْعَلَنَّ لَيَفْعَلَانِّ لَيَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَيَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلْنَانِّ، لَأَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ۔

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول۔ لَيُفْعَلَنَّ لَيُفْعَلَانِّ لَيُفْعَلُنَّ۔ تا آخر۔

بحث لام تاکید با نون خفیفہ در فعل مستقبل معروف لَيَفْعَلَنْ لَيَفْعَلُنْ، لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلُنْ لَتَفْعَلِنْ لَأَفْعَلَنْ لَنَفْعَلَنْ۔ بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول لَيُفْعَلَنْ تا آخر در امر و نہی ہم نون ثقیلہ و نون خفیفہ می آید ذکر امر بعد ازیں خواہد آمد۔

بحث نہی معروف با نون ثقیلہ لَا يَفْعَلَنَّ لَا يَفْعَلَانِّ لَا يَفْعَلُنَّ، لَا تَفْعَلَنَّ لَا تَفْعَلَانِّ لَا يَفْعَلْنَانِّ، لَا تَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلِنَّ لَا تَفْعَلْنَانِّ، لَا أَفْعَلَنَّ لَا نَفْعَلَنَّ

بحث نہی مجہول با نون ثقیلہ۔ لَا يُفْعَلَنَّ لَا يُفْعَلَانِّ لَا يُفْعَلُنَّ تا آخر

نون ثقیلہ و خفیفہ در فعل مضارع بعد امّا شرطیہ ہم می آید بطریقہ خود چوں إِمَّا يَفْعَلَنَّ تا آخر و إِمَّا يَفْعَلَنْ تا آخر۔ مجہول إِمَّا يُفْعَلَنْ تا آخر۔

و امر حاضر معروف از فعل مضارع می گیرند بایں وضع کہ علامت مضارع را حذف می کنند۔ پس اگر مابعد علامتِ مضارع متحرک است در آخر وقف می کنند چوں عِدْ از تَعِدُ و اگر ساکن است ہمزہ وصل در اول می آرند۔ مضموم اگر عین مضموم باشد چوں اُنْصُرْ از تَنْصُرُ۔

ترجمہ وتشریح گردان کا ترجمہ :- لَیَفْعَلَنَّ ضرور بالضرور کرے گا وہ ایک مرد۔ لَیُفْعَلَنَّ ضرور بالضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد۔ لَیَفْعَلَنْ ضرور بالضرور کرے گا وہ ایک مرد۔ لَیُفْعَلَنْ ضرور بالضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد اور امر و نہی میں بھی نون ثقیلہ و خفیفہ داخل ہوتے ہیں مگر امر کا ذکر اس کے بعد آئے گا۔ ترجمہ لَا یَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد۔ لَا یُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد۔

نون ثقیلہ اور خفیفہ فعل مضارع میں اَمَّا شرطیہ کے بعد بھی آتا ہے جیسے اَمَّا یَفْعَلَنَّ بہرحال وہ ضرور بالضرور کرے گا۔ وَاَمَّا یُفْعَلَنَّ بہرحال وہ ضرور بالضرور کیا جائے گا۔

قاعدہ :- امر حاضر معروف فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے علامت مضارع کو حذف کر دیں پس اگر علامتِ مضارع کا مابعد یعنی فاء کلمہ متحرک ہے تو آخر کو ساکن کر دیں۔ جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔ اور اگر فاء کلمہ ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھیں اگر عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل مضموم اس کے شروع میں لاتے ہیں اور آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔

ومکسور اگر عین مکسور باشد یا مفتوح چوں اِضْرِبْ از تَضْرِبُ و اِفْتَحْ از تَفْتَحُ و در آخر وقف می کنند و نون اعرابی ساقط شود و نون جمع بحال خود ماند و حرف علت ہم از آخر حذف شود چوں اُدْعُ از تَدْعُوْ و اِرْمِ از تَرْمِیْ و اِخْشَ از تَخْشٰی۔

ترجمہ وتشریح اور اگر مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور اس کے شروع میں لائیں گے اور آخر کو ساکن کر دیں گے۔

جیسے اِضْرِبْ امر ہے اور تَضْرِبُ سے اس طرح بنا ہے کہ تاء علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ یعنی ضاد کو دیکھا ساکن ہے تو عین کلمہ یعنی راء کو دیکھا کہ وہ مکسور ہے۔ تو ہمزہ وصل مکسور اس کے شروع میں لائے اور آخر کو یعنی باء کو ساکن کر دیا اِضْرِبْ ہو گیا۔ اسی طرح تَفْتَحُ فعل مضارع حاضر ہے۔ تاء علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد دیکھا کہ (ف) یعنی فاء کلمہ ساکن ہے تو تاء کو دیکھا کہ فتحہ ہے تو ہمزہ وصل مکسور اس کے شروع میں لائے اور آخر کو ساکن کر دیا اِفْتَحْ ہو گیا۔ اور امر کے صیغہ میں نون اعرابی گر جاتا ہے اور نون جمع اپنی حالت پر رہتا ہے۔ اور اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو گرا دیتے ہیں جیسے تَدْعُوْ مضارع ہے اس کے آخر میں واو ہے تو اس کو گرا دیا۔ اسی

طرح تَرْمِیْ سے اِرْمِ . تَرْمِیْ تھا علامتِ مضارع تار کو حذف کیا ۔ اس کے بعد دیکھا کہ رار یعنی فار کلمہ ساکن ہے ہمزہ وصل مکسور اس کے شروع میں لائے اور آخر میں یار ہے تو اس کو گرادیا ۔ اسی طرح اِخْشَ اصل میں تَخْشٰی ہے ۔ تو علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد خار یعنی فار کلمہ ساکن ہے تو شین یعنی عین کلمہ کو دیکھا کہ وہ مفتوح تو ہمزہ وصل مکسور اس کے شروع میں اور آخر سے یار حرف علت کو گرائی اِخْشَ رہ گیا ۔

قولہ: نون اعرابی ساقط شود ۔ اور فعل مضارع جن صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے۔ امر میں آکر نون اعرابی ساقط ہوجاتا ہے ۔ چاروں تثنیہ جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی گر جائیگا ۔ البتہ جمع مؤنث غائب وحاضر میں نون جمع کی علامت ہے ۔

قاعدہ: مضارع جس کا عین کلمہ مضموم ہو تو اس کے شروع میں ہمزۂ وصل مضموم لایا جاتا ہے جیسے یَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ۔ اور اگر مضارع کے عین کلمہ میں کسرہ ہو تو ہمزۂ وصل مکسور شروع میں لاتے ہیں جیسے یَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ۔ اور اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو تو اس کے اول میں بھی ہمزہ وصل مکسور ہی لائے ہیں جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ ۔

بحث امر حاضر معروف :- اُفْعُلْ اُفْعُلَا اُفْعُلُوْا ، اُفْعُلِیْ اُفْعُلْنَ امر غائب متکلم معروف لِیَفْعُلْ لِیَفْعُلَا لِیَفْعُلُوْا ، لِتَفْعُلْ لِتَفْعُلَا لِیَفْعُلْنَ لِاَفْعُلْ لِنَفْعُلْ امر مجہول لِیُفْعَلْ لِیُفْعَلَا لِیُفْعَلُوْا لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِیُفْعَلْنَ لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلُوْا لِتُفْعَلِیْ لِتُفْعَلْنَ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ امر حاضر معروف با نون ثقیلہ اُفْعُلَنَّ اُفْعُلَانِّ اُفْعُلُنَّ، اُفْعُلِنَّ ... اُفْعُلْنَانِّ ۔ با نون خفیفہ اُفْعُلَنْ اُفْعُلُنْ اُفْعُلِنْ ۔

امر غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ لِیَفْعُلَنَّ لِیَفْعُلَانِّ لِیَفْعُلُنَّ لِتَفْعُلَنَّ لِتَفْعُلَانِّ لِیَفْعُلْنَانِّ لِاَفْعُلَنَّ لِنَفْعُلَنَّ ۔ با نون خفیفہ لِیَفْعُلَنْ لِیَفْعُلُنْ لِتَفْعُلَنْ لِاَفْعُلَنْ لِنَفْعُلَنْ ۔

امر غائب مجہول با نون ثقیلہ لِیُفْعَلَنَّ لِیُفْعَلَانِّ لِیُفْعَلُنَّ تا آخر مضارع مجہول جز اینکہ لام ش مکسور است امر مجہول با نون خفیفہ لِیُفْعَلَنْ تا آخر مثل فعل مضارع

ترجمہ اُفْعُلْ کر تو ایک مرد[۱] لِیَفْعُلْ چاہئے کہ کرے وہ ایک مرد[۲] نصر و بالفور

کرتو ایک مرد ۔ چاہیئے کہ ضرور بالضرور کرے وہ ایک مرد ۔ یَفْعَلَنَّ چاہیئے کہ ضرور بالضرور کرے وہ ایک
مرد ۔ چاہیئے کہ ضرور بالضرور کیا جائے وہ ایک مرد ۔

مضارع مجہول اور امر مجہول میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں ہے ۔ امر مجہول کا لام مکسور
ہوتا ہے ۔ دوسرا کوئی فرق نہیں ہے ۔

فصل دوم دربیان اسمائے مشتقہ

ششش اسم از فعل مشتق می شوند ۔ اسم فاعل اسم مفعول اسم تفضیل صفت مشبہ اسم آلہ
اسم ظرف ۔ اسم فاعل کہ دلالت کند برکنندہ کار از ثلاثی مجرد مطلقاً بروزن فاعِلٌ آید ۔

بحث اسم فاعل فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلَیْنِ فَاعِلُوْنَ فَاعِلِیْنَ فَاعِلَۃٌ فَاعِلَتَانِ
فَاعِلَتَیْنِ فَاعِلَاتٌ تثنیہ بحالت رفع بالف آید وبحالت نصب وجر بیا کہ ماقبلش
مفتوح بود و نون تثنیہ مکسور باشد وجمع بحالت رفع بواو آید وبحالت نصب وجر کہ ماقبلش
مکسور باشد و نونِ جمع مفتوح بود ۔

ترجمہ وتشریح

یہ دوسری فصل اسمائے مشتقہ کے بیان میں ہے ۔ اور
وہ فعل سے چھ اسم مشتق ہوئے ہیں اسم فاعل، اسم مفعول
اسم تفضیل، صفت مشبہ، اسم آلہ، اسم ظرف ۔

اسم فاعل وہ ہے کہ جو کام کے کرنے والے پر دلالت کرے ۔ اور وہ بھی ثلاثی مجرد سے
مطلقاً فاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے بحث اسم فاعل فَاعِلٌ فَاعِلَانِ آخر تک ۔

اسم فاعل کے تثنیہ کا صیغہ رفع کی حالت میں الف کے ساتھ آتا ہے یعنی آخر میں الف
ہوتا ہے جیسے فَاعِلَانِ اور نصب وجر کی حالت میں یا، ماقبل مفتوح ہوتا ہے ۔ اور
تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے جیسے فَاعِلَیْنِ ۔ اور اسم فاعل کے جمع کا صیغہ رفع کی
حالت میں واو کے ساتھ آتا ہے ۔ جیسے فَاعِلُوْنَ اور نصب وجر کی حالت میں یا، ماقبل
مکسور کے ساتھ آتا ہے ۔ جیسے فَاعِلِیْنَ ۔ اور نون جمع ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے ۔

خلاصہ یہ ہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر تثنیہ وجمع کا اعراب ضمناً
بیان فرمایا ہے ۔ ورنہ اس کا یہ مقام نہیں تھا اسم فاعِل جیسے فاعِلٌ واحد کرنے والا
ایک مرد، تثنیہ فاعِلانِ کرنے والے دو مرد ۔ تثنیہ کے آخر میں الف اور نون مکسور ہوتا ہے ۔

یہ رفع کی حالت ہے۔ اور اسم فاعل تثنیہ کا اعراب بحالت نصب و جر فاعِلَیْنِ ہے۔ یعنی نصب و جر کی حالت میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ آتا ہے۔ اور اسم فاعل جمع کا صیغہ فَاعِلُوْنَ اور فَاعِلِیْنَ ہے۔ رفع کی حالت میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح ہوتا ہے۔ نصب اور جر کی حالت میں یاء ماقبل مکسور ہوتا ہے جیسے فَاعِلِیْنَ۔

اسم مفعول کہ دلالت کند بر ذاتیکہ فعل برو واقع شدہ باشد از ثلاثی مجرد بروزن مفعولٌ آید بحث اسم مفعول مَفْعُوْلٌ مَفْعُوْلَانِ مَفْعُوْلَیْنِ مَفْعُوْلُوْنَ مَفْعُوْلِیْنَ مَفْعُوْلَۃٌ مَفْعُوْلَتَانِ مَفْعُوْلَتَیْنِ مَفْعُوْلَاتٌ۔

اسم تفضیل کہ دلالت کند بر زیادت معنی فاعلیت نسبت بدیگر بروزن اَفْعَلُ آید از لون و عیب نمی آید چہ دریں ہر دو اَفْعَلُ برائے صفت مشبہ می آید چوں اَحْمَرُ وَ اَعْمٰی و از غیر ثلاثی مجرد نمی آید بحث اسم تفضیل اَفْعَلُ اَفْعَلَانِ اَفْعَلَیْنِ اَفْعَلُوْنَ اَفْعَلِیْنَ اَفَاعِلُ، فُعْلٰی فُعْلَیَانِ فُعْلَیَیْنِ فُعْلَیَاتٌ فُعَلٌ۔ اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر است و فُعَلٌ جمع تکسیر مؤنث افعلون و فعلیاتٌ جمع سالم اند

جمع سالم آنرا گویند کہ بنائے واحد دراں سلامت ماند در مذکر بواو و نون آید۔ و در مؤنث بالف و تا آید۔

جمع تکسیر آنکہ بنائے واحد دراں سلامت نماند اسم تفضیل گاہے برائے زیادت معنی مفعولیت ہم می آید چوں اَشْهَرُ بمعنے مشہور تر۔

ترجمہ وتشریح اسم مفعول وہ ہے کہ جو دلالت کرے ایسی ذات پر کہ جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ اور وہ ثلاثی مجرد سے مفعولٌ کے وزن پر آتا ہے۔

اسم تفضیل فاعلیت کے معنی میں زیادتی بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ یعنی فاعل کے مقابلے میں اسم تفضیل کے اندر زیادتی پائی جاتی ہے۔ جیسے ضَارِبٌ مارنے والا۔ اور اَضْرَبُ زیادہ مارنے والا۔ اور اسم تفضیل کا واحد اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ اور ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل آتا ہے۔ ثلاثی مزید وغیرہ سے نہیں آتا۔ اسی طرح جس صیغہ میں رنگ اور عیب کے معنی پائے جائیں گے۔ اس مادہ اور صیغہ سے اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آتا۔ اس لئے کہ لون اور عیب کے معنی میں صفت مشبہ کا وزن آتا ہے۔ جیسے اَحْمَرُ

بہت زیادہ سرخ ۔ اَعْمٰی زیادہ اندھا ۔ اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے نہیں آتا ۔ اَفْعَلُ زیادہ کرنے والا مرد ۔ اَفْعَلَانِ زیادہ کرنے والے دو مرد ۔ الخ فُعْلٰی زیادہ کرنے والی ایک عورت ۔ فُعْلَیَانِ زیادہ کرنے والی دو عورتیں ۔ فُعْلَیَاتٌ زیادہ کرنے والی سب عورتیں ۔ فُعَلُ زیادہ کرنے والی سب عورتیں ۔ اَفَاعِلُ جمع تکسیر مذکر ہے ۔ اور فُعَلُ جمع تکسیر مؤنث ہے ۔ اور اَفْعَلُوْن اور فُعْلَیَاتٌ جمع سالم ہیں ۔ اَفْعَلُون جمع مذکر سالم اور فُعْلَیَاتٌ جمع مؤنث سالم ہیں ۔

جمع سالم اس جمع کو کہتے ہیں کہ واحد کا وزن اس جمع میں باقی رہے ۔ جمع مذکر سالم میں واو اور نون آتا ہے اور جمع مؤنث سالم میں الف اور تاء آتی ہے ۔

جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن جمع میں ٹوٹ جائے ۔

اور اسم تفضیل کبھی کبھی مفعولیت کے معنی میں زیادتی پیدا کرنے کے لئے بھی آتا ہے جیسے اَشْهَرُ زیادہ شہرت یافتہ ۔

اسم تفضیل کی خاصیت یہ ہے کہ وہ رنگ وعیب کے معنی میں نہیں آتا ۔ یعنی جس صیغہ میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں گے اس کا اسم تفضیل نہیں آتا ۔ وجہ یہ ہے کہ اسم فاعل اور اسم تفضیل دونوں حدوث پر دلالت کرتے ہیں ۔ یعنی ان میں تجدد ہوتا رہتا ہے ۔ کبھی اپنے موصوف کے ساتھ قائم ہو جاتے ہیں ۔ اور کبھی دور ہو جاتے ہیں ۔ ہمیشہ موصوف کیساتھ قائم نہیں رہتے جیسے رجلٌ ضاربٌ میں مرد کبھی وصف ضرب کے ساتھ موصوف ہوگا ۔ اور کبھی وصف ضرب کے ساتھ متصف نہ ہوگا ۔ اسی طرح زید اضربُ من عمرٍو یعنی زید عمرو سے زیادہ مارنے والا ہے ۔ اس مثال میں بھی ضرب زید کے ساتھ ہمیشہ قائم نہ رہے گی بلکہ جدا ہو جاتی ہے برخلاف رنگ اور عیب کے جس اسم کے ساتھ یہ وصف لگ جاتا ہے تو وہ کتنی ہی مدت سہی ۔ مگر اس مدت میں برابر قائم رہتے ۔ جدا نہیں ہوتے ۔

صفت مشبہ آنکہ دلالت کند بر اتصاف ذاتی بمعنی مصدری بوضع ثبوت و اسم فاعل دلالت می کند بر اتصاف بطور حدوث ولہذا صفت مشبہ ہمیشہ لازم باشد اگرچہ از فعل متعدی آید پس فرق در سَامِعٌ و سَمِیْعٌ اینست کہ سامع دلالت می کنند بر ذاتیکہ موصوف باشد بشنیدن چیزے بالفعل ۔ ولہذا بعد آں مفعول آمدن می تواند چوں سَامِعٌ کلامَكَ و سَمِیْعٌ دلالت می کند بر ذاتے کہ موصوف بسمع باشد بطور ثبوت اعتبار تعلق بچیزے دراں ملحوظ نیست بلکہ عدم اعتبار تعلق بچیزے ملحوظ پس سَمِیْعٌ کلامَكَ نمی تواں گفت ۔

اوزان صفت مشبہ بسیار است چوں صَعْبٌ صِفْرٌ صُلْبٌ حَسَنٌ خَشِنٌ نَدُسٌ زِنَمٌ بِلِزٌ حُطَمٌ جُنُبٌ اَحْمَرُ کَابِرٌ کَبِیْرٌ غَفُوْرٌ جَیِّدٌ جَبَانٌ هِجَانٌ شُجَاعٌ عَطْشَانٌ عَطْشٰی حُبْلٰی حَمْرَاءُ عُشَرَاءُ۔

ترجمہ وتشریح صفت مشبہ وہ ہے جو کسی ذات کے متصف ہونے پر دلالت کرے معنی مصدری کے ساتھ بطور ثبوت کے۔

یعنی ایسی ذات جس کے ساتھ وصف سمع ذاتی کے ساتھ قائم ہو۔ اس لئے اس کے لئے مفعول لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً سَمِیْعٌ کَلَامَكَ نہیں کہا جاتا۔ اس کے برخلاف اسم فاعل ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ وصفِ سمع بطور حدوث کے قائم ہو جیسے سَامِعٌ کَلَامَكَ، اور اسی وجہ سے اسم فاعل میں مفعول لاتے ہیں۔

ولہذا الخ اسی وجہ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہمیشہ لازم آتا ہے اس کا مفعول نہیں لایا جاتا۔ جیسے سَمِیْعٌ کہتے ہیں۔ سَمِیْعٌ کَلَامَكَ نہیں کہا جاتا۔ اگرچہ صفت مشبہ فعل متعدی سے ہی کیوں نہ آئے۔ پس سَامِعٌ اور سَمِیْعٌ میں یہ فرق ہے کہ سامع ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ جو بالفعل کلام سن رہا ہو اور سمیع کے لئے کلام کو بالفعل سن رہا ہو جب کہہ سکتے ہیں اور بالفعل کلام نہ سُن رہا ہو جب بھی کہا جاسکتا ہے۔ نیز سمیع باری تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے باری تعالیٰ کے سمیع ہونے میں دوسرے کے کلام کا کوئی دخل نہیں ہے۔ دوسرا بولے نہ بولے حق تعالیٰ بہرحال سمیع کی صفت کے ساتھ متصف ہیں۔

اوزان صفت مشبہ الخ صفت مشبہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ طلباء کو چاہئے کہ اوزان صفت مشبہ کو خوب یاد کرلیں مفید رہیگا۔

صَعْبٌ معنی دشوار، صِفْرٌ خالی، صُلْبٌ سخت۔ حَسَنٌ خوبصورت۔ خَشِنٌ سخت، نَدُسٌ سمجھ دار، زِنَمٌ پراگندہ بِلِزٌ موٹا، حُطَمٌ پراگندہ، جُنُبٌ ناپاک، اَحْمَرُ سرخ مذکر، کَابِرٌ بڑا، کَبِیْرٌ بہت بڑا، غَفُوْرٌ مغفرت کرنے والا۔ جَیِّدٌ عمدہ، اچھا۔ جَبَانٌ بزدل۔ هِجَانٌ سفید اونٹ۔ شُجَاعٌ پہلوان، بہادر، دلیر، عَطْشَانٌ پیاسا آدمی، عَطْشٰی مونث کا صیغہ ہے وہ عورت جو پیاسی ہو۔ حُبْلٰی وہ عورت جو حمل سے ہو۔ حَمْرَاءُ سرخ مونث۔ عُشَرَاءُ ایسی عورت جس کا حمل دس ماہ کا ہو چکا ہو۔

بحث صفت مشبہ حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنَیْنِ حَسَنُوْنَ حَسَنِیْنَ حَسَنَۃٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَتَیْنِ حَسَنَاتٌ۔

اسم آلہ کہ دلالت کند بر آلۂ صدور فعل بر سہ وزن آید مِفْعَلٌ مِفْعَلَۃٌ مِفْعَالٌ

بحث اسم آلہ مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مِنْصَرَیْنِ مَنَاصِرُ مِنْصَرَۃٌ مِنْصَرَتَانِ مِنْصَرَتَیْنِ مَنَاصِرُ۔ مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مِنْصَارَیْنِ مَنَاصِیْرُ۔

وگاہے بر وزن فاعل آید چوں خَاتَمٌ آلۂ ختم یعنی مہر کردن و عالم آلۂ علم دانستن مگر دریں قسم معنی اسمی غالب آمدہ علی الاطلاق بمعنی اشتقاقی مستعمل نیست ہر آلۂ ختم را خاتم و ہر آلۂ علم را عالم نتواں گفت۔

ترجمہ وتشریح

حَسَنٌ ایک خوبصورت مرد، حَسَنَانِ دو خوبصورت مرد، حَسَنُوْنَ بہت سے خوبصورت مرد، حَسَنَۃٌ ایک خوبصورت عورت، حَسَنَتَانِ دو خوبصورت عورتیں، حَسَنَاتٌ بہت سی خوبصورت عورتیں۔

مِنْصَرٌ مدد کرنے کا ایک آلہ، مِنْصَرَانِ مدد کرنے کے دو آلے۔ مَنَاصِرُ مدد کرنے کے بہت سے آلے، یہ برائے مذکر ہیں۔ مِنْصَرَۃٌ مدد کرنے کا ایک آلہ برائے مونث آخر تک اسی طرح پوری گردان کے معنی طلبا سے سننا چاہئے۔

قولہ مِنْصَرَانِ مدد کرنے کے دو آلے تثنیہ مذکر ہے۔ بحالت رفع الف کے ساتھ آئیگا اور مِنْصَرَیْنِ یہ بھی تثنیہ ہے۔ مگر بحالت نصب وجر استعمال کیا جاتا ہے مَنَاصِرُ جمع ہے۔ مدد کرنے کے بہت سے آلے، برائے مذکر۔ مِنْصَرَۃٌ مدد کرنے کا ایک آلہ برائے واحد مونث مِنْصَرَتَانِ مدد کرنے کے دو آلے برائے مونث۔ مِنْصَرَتَیْنِ مدد کرنے کے دو آلے برائے تثنیہ مونث، بحالت نصب وجر استعمال ہوتا ہے۔ مَنَاصِرُ مدد کرنے کے بہت سے آلے،

اسم آلہ کے مشہور وزن وہی ہیں۔ جو ہم نے گردان میں تحریر کئے ہیں۔ مذکر و مونث ہر ایک کے الگ الگ گردان سے واضح ہیں۔ اسی طرح واحد، تثنیہ، جمع کے اوزان الگ الگ مقرر ہیں۔ اور یہی مشہور اوزان بھی ہیں۔ مگر اسم آلہ کا وزن کبھی کبھی فاعل (یعنی عین کا فتحہ) کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے خَاتَمٌ مہر لگانے کا آلہ، یا جیسے عَالَمٌ جاننے کا آلہ، مگر اسی وزن پر آلہ کے بجائے اسم کے معنی غالب ہیں۔ اور فاعل کا وزن اسم آلہ کے لئے مستعمل بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہر ختم کے آلہ کو خاتم نہیں کہتے۔ اسی طرح

ہر علم کے آلہ کو عالم نہیں کہتے۔

اسم آلہ مفعل کے وزن پر اور اسم آلہ فاعل کے وزن پر جو آتے ہیں۔ ان دونوں کا فرق یہ ہے۔ مثال کے طور پر مِضْرَبٌ مارنے کے آلہ کو کہتے ہیں۔ کسی نے لکڑی سے مارا تو لکڑی آلہ ضرب ہوئی۔ اور رسی سے مارا تو رسی آلہ ضرب ہوئی تو مضرب چونکہ ضرب بمعنی مارنے سے مشتق ہے۔ اس لئے مارنے کے معنی دے گا۔ اور ہر آلہ ضرب کو مضرب کہیں گے۔ اس کے برخلاف فاعل کا وزن جو اسم آلہ ہے کہ ہر علم کے آلے کو عالم اور ختم کے آلے کو خاتم کہدیں ایسا نہیں ہے۔ مثلاً آپ نے دھویں کو دیکھا اس کے ذریعہ سے آپ کو آگ کا علم حاصل ہوا تو دھواں آلہ علم نہیں ہے۔ اس دھویں کو عالم نہ کہیں گے اسی طرح مثال کے طور پر آپ نے کسی جگہ ایک تخت کو دیکھ کر کاریگر اور مستری کا علم ہوا مگر تخت کو عالم نہ کہا جائیگا۔ اسی طرح خاتم ختم سے مشتق ہے تو ہر وہ چیز جو کسی چیز کو ختم کرے اس کو خاتم کہنا چاہئے۔ جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی اور اس نے اس جگہ کے تمام چیزوں کو جلا کر ختم کر دیا تو آگ کو خاتم نہ کہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم علم سے مشتق تو ہے مگر ماسوی اللہ فہو عالم کے لئے خاص کر دیا گیا ہے۔ دوسری چیزوں پر عالم کا استعمال نہ کیا جائے گا۔ اسی طرح خاتم ختم سے مشتق ہے۔ مگر اس کو اس آلہ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے جس سے کسی چیز پر مہر لگاتے ہیں۔ خاتم اور عالم پر اسم کے معنی غالب آنے کا یہی مفہوم ہے کہ تمام جزئیاتِ علم کو عالم اور تمام جزئیات ختم کو خاتم نہیں کہا جاتا۔ بلکہ دونوں ایک ایک فرد کے لئے خاص کر دیئے گئے ہیں۔

اسم ظرف دلالت می کند بر جائے صدور فعل یا وقت صدور فعل از مفتوح العین و مضموم العین و ناقص مطلقاً بروزن مَفْعَلٌ آید بفتح عین چوں مَفْتَحٌ و مَنْصَرٌ و مَرْمًى و از مکسور العین و از مثال مطلقاً بروزن مَفْعِلٌ آید بکسر عین چوں مَضْرِبٌ و مَوْقِعٌ و آنکہ بعضے صرفیاں گفتہ اند کہ از مضاعف ہم مطلقاً بفتح عین آید صحیح نیست و استدلال کردہ اند بلفظ مَفَرٌّ کہ از یَفِرُّ بکسر عین است و در قرآن مجید واقع فَأَيْنَ الْمَفَرُّ۔ و صحیح اینست از مضاعف مکسور العین بکسر عین آید چنانچہ مَحِلٌّ از حَلَّ يَحِلُّ و لفظ مَحِلٌّ ہم در قرآن مجید واقع حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ و لفظ مَفَرٌّ را جواب دادہ اند کہ ظرف نیست بلکہ مصدر میمی ست صیغہ ظرف کہ بر معنی وقت دلالت کند آں را ظرف زماں گویند و آں کہ بر معنی جائے دلالت کند۔ آں را

ظرف مکان گویند۔

ترجمہ و تشریح

اسم ظرف جو کہ دلالت کرتا ہے فعل کے صادر ہونے کی جگہ پر یا فعل کے صادر ہونے کے زمانہ پر۔

اسم ظرف مفتوح العین (وہ جسکا عین کلمہ مفتوح ہو) اور مضموم العین (جس فعل کا عین کلمہ مضموم ہو) اور ناقص وہ فعل ہے جس کے حروف اصلی میں لام کلمہ حرف علت ہو۔ مَفْعَلٌ عین کلمہ کے فتح کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے مَفْتَحٌ مفتوح العین کی مثال ہے۔ مَنْصَرٌ مضارع مضموم العین کی مثال ہے۔ مَرْمًى مضارع ناقص کی مثال ہے۔ اور مضارع مکسور العین اور مثال کے مضارع سے خواہ وہ کسی باب کا ہو اسم ظرف ہمیشہ مکسور العین کے وزن پر آتا ہے۔ مضارع مکسور العین کی مثال مَضْرِبٌ۔ اور مضارع مثال کی مثال مَوْقِعٌ ہے۔

مثال اس فعل کو کہتے ہیں جس کے ماضی میں فاء کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ مَوْقِعٌ مثال واوی کی مثال ہے۔

و آنکہ بعض صرفیاں گفتہ اند الخ وہ جو بعض صرفیوں نے کہا ہے کہ مضاعف چاہے جس باب سے بھی ہو (یعنی مضموم العین یا مفتوح العین یا مکسور العین) اسم ظرف عین کلمہ کے فتح کے ساتھ آتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ اور دلیل دیا ہے کہ مَفَرٌّ اسم ظرف ہے۔ فَرَّ یَفِرُّ مضارع مکسور العین سے آیا ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی اسی طرح استعمال ہوا ہے جیسے اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ مضارع مضاعف مکسور العین سے اسم ظرف مکسور العین قرآن مجید میں بھی آیا ہے جیسے حتی یبلغ الھدی مَحِلَّہٗ۔ اور مَفَرٌّ کا جواب یہ دیتے ہیں۔ مَفَرٌّ اسم ظرف نہیں ہے بلکہ مصدر میمی ہے۔ صیغۂ ظرف بر معنی وقت دلالت کند الخ اسم ظرف کا صیغہ جو وقت کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو ظرف زماں اور جو صیغہ جگہ اور مکان کے معنی پر دلالت کرے اس کو ظرف مکان کہتے ہیں۔

بحث اسم **ظرف** مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضْرِبَیْنِ مَضَارِبُ الخ گاہے ظرف بروزن مُفْعَلَۃٌ ہم می آید چوں مُکْحُلَۃٌ و بعضے اوزان ظرف از غیر مکسور العین ہم مکسور آید۔ چوں مَسْجِدٌ مَنْسِكٌ مَطْلِعٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ مَجْزِرٌ مگر دریں اوزان موافق قیاس

بروزن مُفْعَلٌ ہم می آید۔
فائدہ برائے جائیکہ چیزے در آنجا بکثرت باشد وزن مَفْعَلَۃٌ آید چوں مَقْبَرَۃٌ و مَاسَدَۃٌ وزن فُعَالَۃٌ برائے چیزے کہ بوقتِ غسل بیفتد چوں غُسَالَۃٌ آبیکہ وقت غسل بیفتد۔ کُنَاسَۃٌ چیزے کہ وقت جاروب کشیدن از جاروب بیفتد۔

ترجمہ و تشریح

مَضْرِبٌ مارنے کی ایک جگہ، یا مارنے کا ایک زمانہ۔
مَضْرِبَانِ دو مارنے کے زمانے یا مارنے کی دو جگہ۔
مَضَارِبُ مارنے کے بہت سے زمانے یا مارنے کی بہت سی جگہ۔
گاہے بروزن مُفْعَلَۃٌ ہم می آید الخ۔ اور کبھی کبھی اسم ظرف میم کے ضمہ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جیسے مُکْحُلَۃٌ سرمہ رکھنے کی جگہ (سرمہ دان)
و بعضے اوزان ظرف الخ اور اسم ظرف کے بعض ایسے وزن بھی آتے ہیں جو مضارع غیر مکسور العین سے بھی مکسور العین ہی آتے ہیں۔ جیسے مَسْجِدٌ، مَنْسِكٌ مَطْلِعٌ، مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ، مَجْزِرٌ۔ ان تمام مثالوں میں مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے۔ قاعدہ تو یہ تھا کہ سب مفتوح العین ہی آتے مگر بطور استثناء مکسور العین بھی آتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ان کو مفتوح العین لانا چاہیے تو لا سکتا ہے۔ فائدہ برائے جائے کہ الخ ایسی جگہ جہاں کوئی چیز کثیر تعداد میں پائی جاتی ہو اس جگہ کو مَفْعَلَۃٌ مفتوح العین لاتے ہیں۔ جیسے مَقْبَرَۃٌ اور مَاسَدَۃٌ مقبرہ قبرستان کو کہتے ہیں۔ کیوں کہ وہاں قبریں کثرت سے ہوتی ہیں۔ مَاسَدَۃٌ وہ جگہ جہاں شیر زیادہ تعداد میں رہتے ہوں۔
فُعَالَۃٌ الخ اور فُعَالَۃٌ کا وزن ایسی چیز کے لئے آتا ہے جو کام کرتے وقت زمین پر گرتی ہے۔ جیسے غُسَالَۃٌ وہ پانی جو نہاتے وقت زمین پر گرتا ہے۔ کُنَاسَۃٌ وہ کوڑا جو جھاڑو سے گرتا ہے۔
مضارع مضاعف سے اسم ظرف بعض صرفیوں کے نزدیک بفتح العین آتا ہے مضارع مضاعف خواہ مکسور العین ہو یا مفتوح العین دلیل یہ دیتے ہیں کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ الخ قرآن مجید میں آیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ مَفَرٌّ قرآن مجید میں اسم ظرف نہیں ہے بلکہ مصدر میمی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ مضارع مضاعف مکسور العین سے اسم ظرف مکسور العین آتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں حتی یَبْلُغَ الْهَدْیُ

مَحِلَّۃً وارد ہے۔ اور مَحِلٌ اسم ظرف ہے۔ اور مضارع مکسور العین ہے۔

فائدہ نزد کوفیاں مصدر ہم از مشتقات فعل ست ایشاں اسمای مشتقہ ہفت می گویند و تحقیق حق دریں باب در فصل افادات خواہد آمد۔ اوزان مصدر ثلاثی مجرد قاعدہ منضبطہ ندارد و از غیر آں وزنے مقررست چنانچہ خواہد آمد جناب استادی مولوی سید محمد صاحب اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ اکثر اوزانِ مصدر ثلاثی مجرد رابوضعی نظم فرمودہ اند کہ برضبطِ حرکات و امثلہ مشتملست برائے افادہ می نویسم و آں اینست

ترجمہ وتشریح کوفیوں کے نزدیک مصدر بھی فعل کے مشتقات میں سے ہے یعنی مصدر فعل سے مشتق ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک اسمائے مشتقہ سات ہیں۔ اس کی تحقیق اسی باب میں افادات کی فصل میں عنقریب آجائے گی۔

بصریوں کے نزدیک اسمائے مشتقہ چھ ہیں۔ کوفی مصدر کو بھی مشتق مانتے ہیں۔ بصری نہیں مانتے۔ اس کے لئے کوفیوں کے نزدیک سات اور بصریوں کے نزدیک صرف چھ ہیں

اوزان ثلاثی مجرد الخ ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ البتہ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب کے مصادر کے اوزان کے قاعدے مقرر ہیں۔ جیساکہ آگے آئے گا

میرے محترم استاذ مولانا مولوی سید محمد صاحب نے حق تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے اور ان کے مراتب بلند فرمائے۔ آمین۔ ثلاثی مجرد پر ایک نظم لکھی ہے۔ جس میں ثلاثی مجرد کے بیشتر اوزان کو نظم کی صورت میں مرتب کر دیا ہے۔ جن میں مخصوص اوزان اور ان کی مثالیں اعراب دے کر تحریر فرما دیا ہے۔ برائے افادہ لکھے جاتے ہیں۔
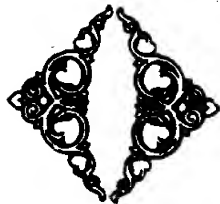
از ثلاثی مجرد چہل وچار
فَعَلٌ فَعْلیٰ فَعْلَۃٌ فَعْلان بفتح
ہم بخواں در چار ہین فتح دوم
فِعْل وفِعْلیٰ فِعْلَۃٌ وفِعْلان بکسر
فُعْل وفُعْلیٰ فُعْلَۃٌ وفُعْلان بضم
مَفْعَلَۃ مَفْعَلٌ فَعَلٌ فَعْلولَۃ ست
فَیْعَلُولَۃ ہم فَعَالَۃ ہم فَعَال
ہم فَعَالِیَۃ ازیں اوزاں بداں
عین اول در ہمہ مفتوح خواں
مَفْعَلَۃ مَفْعَل فَعَل فَعْلُوۃ ست
ہم فَعِیْلَۃ ہم فَعِیْل وفَاعِلَۃ
ایں ہمہ بالفتح اول کسرہ عین
مَفْعُلَۃ مَفْعُول ہم مَفْعُولَۃ ست
ہم فَعُوْلٌ ہم فُعُوْلَۃ ہم فُعُول
ایں ہمہ بافتح اول ضم عین۔
ہم فَعَلٌ دیگر فِعَالَۃ ہم فِعَال
ہم فُعَلٌ دیگر فُعَالَۃ ہم فُعَال
اندریں ہا فتح عین وکسر فا
بعد ازاں فَعَلاء وفَعُولَۃ بفتح
در دوم تشدید وضم مر عین را

وزن مصدر آمدہ اے ذی وقار
قَتْلٌ ودَعْوىٰ رَحْمَۃٌ لَیَّان بفتح
عین ثالث داں بفتح کسرہ ہم
فِسْق وذِکْریٰ نِشْدَۃ وحِرْمَان بکسر
شُغْل وبُشْریٰ کُدْرَۃ وغُفْرَان بضم
مَنْقَبَۃ مَدْخَلٌ طَلَبٌ قَیْلولۃ است
نحو کَیْنُونَۃ شَہَادَۃ ہم کَمَال
پس کَرَاہِیَۃٌ شدہ موزون آن
عین رابع گشت مستثنیٰ ازان
مَحْمِدَۃ مَرْجِعٌ خَنِق جَبَرُوۃ ست
چوں قَطِیْعَۃ ہم وَمِیْضٌ وکاذِبَۃ
عین رابع ساکن ست ای نور عین
مَمْلُکَۃ مَکْذُوْبٌ ہم مَکْذُوبَۃ ست
چوں قَبُوْل ہم مُہُوبَۃ ہم دُخُول
خامس وسادس بداں با ضمتین
چوں صِغَرٌ دیگر دِرَایَۃٌ ہم فِصَال
چوں ھُدیٰ دیگر بُغَایَۃ ہم سُوَال
در سہ وزن وضمہ فا در سہ جا
وزن آں رَغْبَاء وَجَبُّوْرَۃ بفتح
وزنہا شد ختم از فضلِ خدا

ترجمہ و تشریح

ثلاثی مجرد کے چوالیس مشہور وزن ہیں۔ ہم ذیل میں اوپر لکھی گئی نظم سے اوزان الگ الگ تحریر کرتے ہیں۔

پہلے شعر میں چار مصدر مذکور ہیں۔ ان میں فاء کلمہ مفتوح ہے۔ اور چوتھے وزن یعنی فَعلان میں عین کا فتحہ اور سکون دونوں مصدر کے وزن ہیں۔ اور فَعلۃ میں تین صورتیں ہیں۔ فَعْلَۃٌ عین کا سکون فَعَلَۃٌ عین کلمہ کا فتحہ۔ اور فَعِلَۃ عین کلمہ کا کسرہ۔ یہ سات وزن ہوئے۔

چوتھے اور پانچویں شعر میں سے ہر ایک میں چار چار وزن ذکر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ چوتھے شعر میں جتنے اشعار ہیں۔ ان سب کا فاء کلمہ مکسور ہے اور ان کا عین کلمہ ساکن ہے۔

چھٹے اور ساتویں اور آٹھویں شعر میں آٹھ وزن ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں سب اوزان کا پہلا حرف مفتوح ہے۔ اور فعلولۃ کا وزن چھوڑ کر چھٹے شعر کا جو چوتھا وزن ہے۔ اس کا عین کلمہ ساکن ہے۔ باقی تمام وزنوں میں عین کلمہ مفتوح پڑھنا چاہئے مگر اس سے چوتھے مصدر کا عین کلمہ مستثنیٰ ہے۔ عین اول اس شعر میں اصل شعر اس طرح ہے۔ عین اول درہمہ مفتوح خواں۔

دسویں گیارہویں شعر میں مصدر کے سات وزن مذکور ہیں۔ یہ سب فتح اول اور کسرۂ عین کے ساتھ ہیں۔ سوائے چوتھے وزن کے یعنی فَعلُوۃٌ کہ اس کا عین ساکن ہے۔

چودہویں اور تیرہویں شعر میں مصدر کے چھ وزن ذکر کئے گئے ہیں۔ الکا پہلا حرف مفتوح ہے اور عین کلمہ مضموم ہے۔ البتہ پانچویں اور چھٹے شعر میں فعولۃ اور فعول کا فاء کلمہ بھی مضموم ہے۔

سولہویں اور سترہویں شعر میں چھ وزن ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں تین وزن مکسور الفاء اور مفتوح العین ہیں۔ اور آخر کے تین فاء کلمہ اور مضموم عین کلمہ مفتوح ہے۔ انیسویں شعر میں مصدر کے دو وزن ذکر کئے گئے ہیں ان میں سے دوسرے وزن کا عین کلمہ مضموم اور مشدد ہے۔ اور پہلے کا عین ساکن ہے۔ فاء کلمہ دونوں کا مفتوح ہے۔ بیسویں شعر میں جو لفظ مر آیا ہے وہ اسی کے لئے آیا ہے کہ ضمہ کی حرکت کا فاء سے تعلق نہیں وہ تو صرف عین کی حالت بتانا چاہتا ہے مر کے معنی خاص کے ہیں یہ

چوالیس اوزان پر اجمالی نظر ہے۔

فَعْلَةٌ در ثلاثی مجرد برائے مرۃ آید چوں ضَرْبَةٌ یکبار زدن و فِعْلَةٌ برائے نوع چوں صِبْغَةٌ یک نوع رنگ کردن و فُعْلَةٌ برائے مقدار چوں اُكْلَةٌ ولُقْمَةٌ

ترجمہ وتشریح فَعْلَةٌ کا وزن ثلاثی مجرد میں مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے ضَرْبَةٌ ایک بار مارنا۔ اور فِعْلَةٌ نوعیت بیان کرنے کے واسطے آتا ہے۔ صِبْغَةٌ رنگ کی ایک قسم۔ فُعْلَةٌ مقدار بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے اُكْلَةٌ ولُقْمَةٌ کھانے کی ایک مقدار یعنی ایک لقمہ۔

فائدہ برائے مبالغہ صیغہ فَعَّالٌ آید چوں ضَرَّابٌ وفُعَّالٌ چوں طُوَّالٌ وفَعِلٌ چوں حَذِرٌ وفَعِيلٌ چوں عَلِيمٌ وفرق درمعنی صیغۂ مبالغہ و اسم تفضیل اینست کہ در صیغۂ مبالغہ منظور زیادت می باشد در معنی فاعلیت فی حد ذاتہ نظر بدیگرے ودر اسم تفضیل زیادت منظور می باشد بدیگرے اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ یا اَضْرَبُ القَوْمِ خواہند گفت زنندہ تر است از زید یا زنندہ تر است از قوم و اگر صرف لفظ اَضْرَبُ یا اَكْبَرُ آید معنی نسبت مقدر می باشد مثلاً در اَللّٰهُ اَكْبَرُ مراد اینست کہ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ بزرگ تر است از ہر شئ ومعنی ضَرَّابٌ زیادہ زنندہ است و بس نسبت بکسے ملحوظ نیست۔

ترجمہ وتشریح فَعَّالٌ کا صیغہ مبالغہ کے لئے آتا ہے جیسے ضَرَّابٌ بہت زیادہ مارنے والا۔ دوسرا وزن مبالغہ کا... فُعَّالٌ ہے جیسے طُوَّال بہت زیادہ طویل۔ تیسرا وزن فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ۔ بہت زیادہ ڈرنے والا اور پرہیز کرنے والا۔ چوتھا وزن فَعِيلٌ جیسے عَلِيمٌ بہت زیادہ جاننے والا۔ علم رکھنے والا۔

وفرق در صیغہ مبالغہ و اسم تفضیل الخ مبالغہ کے صیغہ اور اسم تفضیل کے صیغہ میں فرق یہ ہے کہ مبالغہ کے صیغہ میں نفس فاعلیت کے معنی میں زیادتی مقصود ہوتی ہے۔ اس میں دوسرے کا تقابل پیش نظر نہیں ہوتا۔ جیسے طُوَّالٌ بہت زیادہ لمبا۔

عَلِیمٌ بہت زیادہ جاننے والا۔ ضَرَّاب بہت زیادہ مارنے والا۔ فی نفسہ فاعل کے معنی میں زیادتی مقصود ہے ۔ اس کے برخلاف اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں زیادتی مقصود ہوتی ہے ۔ نفس فاعلیت کی زیادتی مقصود نہیں ہوتی مثلاً فَلَانٌ اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ میں فلاں شخص زید کے مقابلے میں زیادہ مارنے والا ہے ۔ فی نفسہ زیادہ مارتا ہے یا زیادہ نہیں مارتا۔ اس سے اس میں کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ یا مثلاً زَیْدٌ اَضْرَبُ الْقَوْمِ اس مثال میں قوم کے مقابلے میں زید کے مارنے کی زیادتی بیان کی گئی ہے ۔ نہ یہ کہ زید فی نفسہ بہت زیادہ مارنے والا ہے ۔ اور اگر کسی جگہ صرف اسم تفضیل کا صیغہ مذکور ہو اور مقابل اس کا مذکور نہ ہو تو وہاں مقابل کو محذوف منوی مان کر مطلب لیا جائے گا ۔ جیسے اَضْرَبُ فلاں شخص زیادہ مارنے والا ہے ۔ کسی محذوف شخص یا قوم کے مقابلے میں یا مثلاً اللّٰہُ اَکْبَرُ میں مراد یہ ہوتا ہے اللّٰہ اکبر من کلِّ شیٔ حق تعالیٰ ہر شئ سے زیادہ بڑے ہیں تو یہاں نسبت اور مقابل محذوف و مقدر ہے ۔

فائدہ صیغۂ فاعل دراعداد برائے مرتبہ می آید خَامِس بمعنی پنجم وعَاشِرٌ بمعنی دہم یعنی آنچہ در شمار بایں مرتبہ باشد مگر در مرکبات جزء اوّل را بوزن فاعل سازند و ثانی را بحال خود گذارند چوں حادی عشر ثانی عشر حادی وعشرُون رابع وثلثون در عقود بعد عشر وہموں عدد اسم برائے مرتبہ ہم باشد مثلاً عِشْرُونَ بست ہم باشد در بستم ہم و صیغہ فاعل برائے نسبت ہم می آید و این را فاعل ذی کذا گویند چوں تَامِرٌ ولَابِنٌ بمعنی صاحب تمر و صاحب لبن و ہمچنین .. تَمَّارٌ و لبَّانٌ ۔

ترجمہ وتشریح فاعِلٌ اسم فاعل کا وزن عدد میں مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے خامِس پانچواں ، یعنی شمار میں جو چیز پانچویں درجہ میں ہو اس کو خامس کہتے ہیں اور جیسے عاشِرٌ دسواں جو چیز شمار میں دسویں مرتبہ میں ہو اس کو عاشر کہتے ہیں ۔ یہ قاعدہ صرف ایک سے دس تک کے لئے ہے ۔ لیکن اگر کوئی چیز گیارہویں اور بارہویں مرتبہ میں ہو یا اس سے زائد مرتبہ میں ہو جیسے اکیسویں بائیسویں بیالسواں وغیرہ تو اس کا قاعدہ

یہ ہے کہ مرکبات میں دو جز ہوں گے۔ اول جز کو فاعل کے وزن پر رکھیں گے اور دوسرے جز کو اپنی حالت پر برقرار رکھیں گے۔ جیسے گیارہویں کے لئے حَادِیْ عَشَرَ اور بارہویں کے لئے ثَانِیْ عَشَرَ کہتے ہیں اور جیسے اکیسویں کو حَادِیْ وَعِشْرُوْنَ اور چوبیسویں کو رَابِعٌ وَعِشْرُوْنَ کہتے ہیں۔

دوسرا قاعدہ دہائیوں کا ہے یعنی دس کے علاوہ بیس تیس وغیرہ کا۔ اس میں جو وزن عدد کا ہے۔ وہی وزن بلا کسی تبدیلی کے مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ بیس اور بیسواں ثَلٰثُوْنَ تیس اور تیسواں دونوں کے لئے مشترک ہے۔ **قاعدہ دوم**۔ فاعل کا صیغہ ایک معنی اور بھی دیتا ہے۔ فاعل کی طرف نسبت ظاہر کرنے کے لئے بھی آتا ہے۔ اس کو فاعل ذی کذا بھی کہتے ہیں۔ جیسے تَامِرٌ وَلَابِنٌ صاحب تمر اور صاحب لبن کو کہتے ہیں۔ اور ان کے مبالغہ کا صیغہ تمّار بہت زیادہ چھواروں والا۔ لبّان بہت زیادہ دودھ کا کام کرنے والا۔

خلاصہ یہ ہے کہ فَاعِلٌ اسم فاعل کے صیغہ میں مختلف معنی عربی زبان میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱) اسم فاعل فعل مضارع سے مشتق ہوتا ہے۔ اور اپنے فاعل (کام کرنے والے) کے ساتھ بطور حدوث کے قائم ہوتا ہے۔ یعنی کام کرنے والا موصوف ہوتا ہے۔ اور یہ اس کی صفت پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) اسی طرح فَاعِلٌ کا صیغہ جو فعل مضارع سے مشتق نہ ہو (وہ عدد سے عدد کا مرتبہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے) جیسے خَمْسٌ پانچ اور خَامِسٌ پانچواں اسی طرح ثَامِنٌ آٹھواں اور تِسْعٌ نو اور تَاسِعٌ نواں عشرہ دس اور عَاشِرٌ دسواں "یہ قاعدہ عدد مفرد سے فاعل بنانے کا ہے۔ اور عدد مرکب سے فاعل بنانے کا قاعدہ دوسرا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عدد مرکب کے دو جزوں میں سے پہلے جز کو فاعل کے وزن پر لاکر دوسرے جز کو اپنے حال پر چھوڑیں۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ گیارہ کا عدد ہے۔ اور مرکب ہے۔ اول جز اَحَدَ ہے اور دوسرا جز عَشَرَ ہے۔ اس میں جز اول اَحَدَ کو فاعل کے وزن پر لائیں گے اور اَحَدَ کو حادی بناکر دوسرا جز عشر ہے اس سے مرکب کردیں گے جیسے حَادِیْ عَشَرَ گیارہواں یعنی وہ عدد جو شمار میں گیارہویں درجہ میں ہو یہ قاعدہ انیس تک اسی طرح پر چلے گا۔ لیکن بیس کے عدد میں عدد اور شمار کا مرتبہ والا عدد دونوں ایک ہی وزن پر آتے ہیں۔ جیسے

عِشْرُونَ بیس اور عَاشِرُونَ بیسواں ۔ اس کے بعد آگے اکیس سے انتیس تک کے لئے پھر جز اول کو فاعل کے وزن پر لاکر دوسرے جز کو اپنی حالت پر رکھ کر مرکب کریں گے جیسے احد وعشرون اکیس اور حادی وعشرون اکیسواں ، انتیس تک یہی طریقہ قائم رہے گا ۔ اس کے بعد تیس اور دیگر تمام دھائیوں اربعون خمسون ، ستون ، سبعون وغیرہ کا وہی قاعدہ ہے کہ عدد اور شمار کا عدد دونوں اپنی ہی حالت پر رہتے ہوئے دونوں معنی دیتے ہیں ۔
ثلاثون تیس اور تیسواں ، اَرْبَعُونَ چالیس اور چالیسواں ۔ خَمْسُوْن پچاس اور پچاسواں وغیرہ ۔
(۳) فاعل کی تیسری قسم فاعل ذی کذا ہے ۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جس مادہ سے فاعل بنانا ہو ۔ اسی مادہ سے فاعل کا وزن بناکر فاعل ذی کذا بناتے ہیں جیسے تمر سے تامِرٌ اور لبن سے لابنٌ اسی سے مبالغہ کا صیغہ بھی بنایا جاتا ہے ۔ جیسے تَمَّار اور لَبَّان ۔

بابِ دوم دربیان ابواب مشتمل بر چہار فصل

فصل اول در ابواب ثلاثی مجرد چوں از بیانِ صیغ افعال ومشتقات فارغ شدیم حالا بیان ابواب می کنیم از بیان سابق دانستی کہ ثلاثی مجرد راشش باب است باب اول فَعَلَ یَفْعُلُ بفتح عین ماضی وضم عین غابر یعنی مضارع غابر بمعنی باقی است بعد زمان حال استقبال کہ مضارع برآں دلالت دارد ۔ باقی می ماند ۔ لہٰذا مضارع را غابر گویند ۔ اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَۃُ یاری کردن ۔
تصریفہٗ نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا وَنُصْرَۃً فھو نَاصِرٌ ونُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا ونُصْرَۃً فھو منصورٌ الْاَمْرُ مِنْہُ اُنْصُرْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَنْصُرْ الظَّرْفُ مِنْہُ مَنْصَرٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِنْصَرٌ وَمِنْصَرَۃٌ ومِنْصَارٌ وَتَثْنِیَتُھُمَا مَنْصَرَانِ ومِنْصَرَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَنَاصِرُ وَمَنَاصِیْرُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ منہ اَنْصَرُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ نُصْرٰی وَتَثْنِیَتُھُمَا اَنْصَرَانِ

وَنُصَیْرِیَانِ وَالجمعُ منهما اَلنُّصَیْرُونَ وَاَنَا صِرٌ وَنُصَیْرٌ وَنُصَیْرِیَاتٌ۔

ترجمہ وتشریح دوسرا باب مختلف ابواب کے بیان میں اور یہ بیان چار فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل ثلاثی مجرد کے ابواب کے بیان میں ہے۔ جب ہم افعال کے صیغوں اوران کے مشتقات کے بیان سے فارغ ہوئے تو اب بابوں کا ذکر اس فصل میں کرتے ہیں۔ پہلے بیان میں تم پڑھ چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے چھ ۶ باب ہیں۔ پہلا باب فَعَلَ یَفْعُلُ ماضی میں عین کلمہ کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ۔

علمائے صرف مضارع کو غابر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ غابر کے معنی باقی بچا کے ہیں۔ اور ماضی کے بعد حال اور استقبال باقی بچتے ہیں۔ اس وجہ سے مضارع کو غابر کہتے ہیں۔ النَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ مدد کرنا۔ اس کی گردان نَصَرَ یَنْصُرُ الخ

باب دوم فَعَلَ یَفْعِلُ بفتح عین ماضی وکسر عین غابر الضَّرْبُ زدن ورفتن بر روئے زمین و پدید کردن مثل ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْباً الخ

باب سوم فَعِلَ یَفْعَلُ بکسر عین ماضی وفتح عین غابر السَّمْعُ شنیدن سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعاً الخ۔

باب چہارم فَعَلَ یَفْعَلُ بفتح عین فیہما الفَتْحُ کشادن فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحاً الخ شرط این باب اینست کہ ہر کلمہ صحیح کہ ازیں باب آید در عین فعل یا لام فعل او حرف حلق باشد۔ شعر

حرف حلقی شش بود اے نور عین ❊ ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین وغین

باب پنجم فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فیہما الکَرَمُ والکَرَامَةُ گرامی شدن۔ کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَماً وکَرَامَةً فَهُوَ کَرِیْمٌ الاَمْرُ منه اُکْرُمْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَکْرُمْ الخ ایں باب لازم است ازاں مجہول ومفعول نمی آید۔

ترجمہ وتشریح دوسرا باب فَعَلَ یَفْعِلُ ہے۔ ماضی میں عین کلمہ کو فتح اور عین کلمہ کو کسرہ مضارع میں۔ الضَّرْبُ مارنا

زمین پر چلنا، اور کہاوت بیان کرنا۔ گردان ضَرَبَ یَضْرِبُ ضربا الخ. باب ضَرَبَ اور باب نَصَرَ کا ماضی ایک ہی وزن پر آتا ہے۔ البتہ دونوں بابوں کے... مضارع میں فرق ہے۔ نصر میں عین کلمہ کو ضمہ آتا ہے۔ اور ضرب میں عین کلمہ کو کسرہ آتا ہے۔ اسی طرح امر اور اسم ظرف میں فرق ہے۔ نصر میں مضموم العین اور ہمزہ مضموم ہوگا۔ ضَرَبَ میں امر کا ہمزہ مکسور آئے گا۔ اور اسم ظرف میں مکسور العین آتا ہے۔

تیسرا باب فَعِلَ یَفْعَلُ ماضی میں عین کلمہ کو کسرہ اور مضارع میں عین کلمہ کو فتحہ ہوگا۔ مصدر ہے السَّمْعُ سننا۔ اس کی گردان سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعاً فَهُوَ سَامِعٌ وسُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعاً فَهُوَ مَسْمُوعٌ الامْرُ مِنْهُ اِسْمَعْ والنهی عَنْهُ لَا تَسْمَعْ الخ

چوتھا باب فَعَلَ یَفْعَلُ عین کلمہ کا فتحہ دونوں میں۔ مصدر الفَتْحُ کھولنا اس کی گردان. فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحاً فَهُوَ فَاتِحٌ وَفُتِحَ یُفْتَحُ فَتْحاً فَهُوَ مَفْتُوحٌ، الامْرُ مِنْهُ اِفْتَحْ والنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَفْتَحْ الخ، اس چوتھے باب سے جو بھی صحیح ماضی و مضارع اور مصدر آئے گا۔ اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی میں سے کوئی حرف ہو اور حروف حلقی چھ ہیں۔

ہمزہ، حا، خا، ہا، عین، غین، اگر کوئی کلمہ صحیح کے علاوہ دوسرے اقسام میں سے ہو جیسے مہموز، معتل، یا مضاعف میں سے ہو تو مذکورہ شرط نہیں ہے۔

ان چار بابوں کے اوزان میں فرق یہ ہے کہ باب ضرب، نصر، فتح، تینوں کے ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ البتہ باب ضرب کا مضارع مکسور العین آتا ہے۔ اور باب نصر کا مضارع مضموم العین ہوتا ہے۔ اور باب سَمِعَ کا ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین آتا ہے۔ اور ان کا امر حاضر کا صیغہ سَمِعَ اور فتح کا ایک وزن پر یعنی ہمزہ مکسور کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِسْمَعْ، اِفْتَحْ اور باب ضرب کا امر حاضر معروف اِضْرِبْ ہمزہ مکسور العین آتا ہے۔

پانچواں باب فَعُلَ یَفْعُلُ ہے۔ ماضی اور مضارع دونوں کا عین کلمہ مضموم آتا ہے۔ جیسے الکَرَمُ وَالکَرَامَۃُ بزرگ ہونا۔ کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَماً وَکَرَامَۃً فَهُوَ کَرِیمٌ الخ یہ باب لازم ہے۔ اس باب سے مجہول اور مفعول نہیں آتا۔ اس باب کے ماضی کا عین کلمہ مضموم ہوتا جبکہ باقی چار ابواب میں سے کسی باب کے ماضی کا عین کلمہ مضموم نہیں آتا۔ نیز باب نصر، ضرب، فتح اور سمع لازم اور متعدی

دونوں آتے ہیں۔ مگر باب کرُم ہمیشہ لازم آتا ہے۔ متعدی نہیں آتا۔

فعل بر دو قسم ست۔ لازم و متعدی۔ لازم فعلے را گویند کہ بر فعل تام شود و اثر آں بر دیگرے ظاہر نشود چوں کَرُمَ زَیْدٌ وَجَلَسَ زَیْدٌ متعدی آں کہ اثر آں از فاعل بدیگرے رسد مثل ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَاَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا ہمیں جہت کہ اثر فعل لازم بدیگرے ظاہر نمی شود و مفعول ہموں می باشد کہ براں اثر ظاہر می شود از فعل لازم مفعول نمی آید و فعل مجہول منسوب بمفعول می باشد۔ لہٰذا آں ہم از لازم نمی آید مگر ہر گاہ کہ فعل لازم را بحرف جر متعدی می کنند۔ مجہول و مفعول از اں می آید چوں کُرِمَ بِہٖ مَکْرُوْمٌ بِہٖ

باب ششم فَعِلَ یَفْعِلُ بکسر العین فیہما الحَسْبُ والحِسْبَانُ پنداشتن حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا فَھُوَ حَاسِبٌ حُسِبَ یُحْسَبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا فَھُوَ مَحْسُوْبٌ الخ

ترجمہ وتشریح

فعل کی دو قسمیں ہیں۔ اول فعل لازم دوم فعل متعدی فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل پر پورا ہو جائے اور اس کا اثر دوسرے پر ظاہر نہ ہو جیسے کَرُمَ زَیْدٌ زید بزرگ ہوا۔ جَلَسَ زَیْدٌ زید بیٹھا۔

فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں کہ فعل کا اثر فاعل سے گذر کر دوسرے تک پہونچے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا زید نے عمرو کو مارا۔ اَکْرَمَ بَکْرٌ خَالِدًا بکر نے خالد کی عزت کی۔ اور اس وجہ سے کہ فعل لازم کا اثر دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور مفعول اسی قسم کا ہوتا ہے۔ کہ اس پر فعل کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ فعل لازم سے مفعول نہیں آتا۔ اور چونکہ فعل مجہول مفعول ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اس لئے فعل مجہول بھی فعل لازم کا نہیں آتا۔ البتہ جب کبھی فعل لازم کو حرف جر داخل کر کے متعدی بنالتے ہیں تو اس فعل کا مجہول اور مفعول آ جاتا ہے۔ جیسے کُرِمَ بِہٖ (وہ بزرگ کر دیا گیا) کُرِمَ کو بار کی وجہ سے مجہول لایا گیا۔ اور مَکْرُوْمٌ بِہٖ (اس کو بزرگ بنایا گیا) میں بار کی وجہ سے مَکْرُوْم لایا گیا۔

چھٹا باب فَعِلَ یَفْعِلُ عین کلمہ کو کسرہ ماضی اور مضارع دونوں میں آتا ہے
جیسے الحَسَبُ والحِسْبَان جاننا۔ گمان کرنا۔ حَسِبَ یَحْسِبُ الخ

صحیح ازیں باب حَسِبَ یَحْسِبُ نیامدہ و دران ہم در مضارع فتح عین نیز آمدہ است دیگر چند کلمہ مثال ولفیف ازیں باب آمدہ اند۔

ترجمہ و تشریح

اس باب میں حَسِبَ کے علاوہ کوئی دوسرا فعل صحیح اس باب سے نہیں آیا۔ البتہ مضارع کے عین کلمہ کو فتحہ بھی ثابت ہے۔ اور چند کلمات لفیف اور مثال کے بھی آئے ہیں۔
حاصل یہ ہے کہ صحیح صرف اسی باب حَسِبَ ہی سے آتا ہے۔ جس میں حرف اصلی کی جگہ حرف علت ہو نہ ہمزہ البتہ مثال اور لفیف کے چند افعال اس باب سے آئے ہیں جو یہ ہیں وَثِقَ وَرِثَ وَرِمَ وَرِیَ وَحِرَ وَغِرَ وَلِهَ وَهِلَ وَهِمَ وَطِئَ یَئِسَ وَجِلَ وَبِطَ وَجِعَ وغیرہ۔
اس باب حَسِبَ اور باب ضَرَبَ کا امر ایک ہی وزن پر آتا ہے۔ جیسے اِضْرِبْ، اِحْسِبْ اور اسم ظرف مَضْرِبٌ، مَحْسِبٌ اور جس وقت باب حَسِبَ کا مضارع مفتوح العین آئے گا تو اس کا ظرف بھی مفتوح العین آئے گا۔ یَحْسَبُ مَحْسَبٌ۔

فصل دوم در ابواب ثلاثی مزید فیہ مطلق ثلاثی مزید فیہ دو قسم است۔ ملحق وغیر ملحق۔ غیر ملحق کہ مطلقش نامند ملحق آں را گویند کہ بزیادت حرف بروزن رباعی گردد۔ و جز معنی باب ملحق بمعنی دیگر دراں بنا شد چوں جَلْبَبَ و مطلق آں کہ چنیں نہ باشد یعنی بروزن رباعی نگردد۔ گرد و باب آں معنی دیگر ہم داشتہ باشد چوں اِجْتَنَبَ و اَکْرَمَ چوں کہ ذکر ملحق بعد ذکر رباعی می آید چہ فہم آں برفہم رباعی موقوف است لہٰذا اولا ذکر مطلق کردہ می شود۔ و آں بر دو قسم است۔

ترجمہ و تشریح

دوسری فصل ثلاثی مزید فیہ مطلق کے ابواب کے بیان میں۔ ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں۔

اول ملحق دوم غیر ملحق۔ غیر ملحق کا دوسرا نام مطلق ہے۔
ثلاثی مزید فیہ مطلق اس فعل کو کہتے ہیں کہ اگر اس میں کوئی حرف زیادہ کردیا جائے تو رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اور ملحق بہ کے علاوہ اور دوسرے معنیٰ اس میں نہ ہوں۔ جیسے جَلْبَبَ۔
ثلاثی مزید فیہ ملحق وہ فعل ہے جو ایسا نہ ہو۔ یعنی رباعی کے وزن پر نہ ہو اور اگر ہو تو اس کا باب ملحق بہ کے علاوہ دوسرے معنی بھی رکھتا ہو جیسے اِجْتَنَبَ اور اَکْرَمَ۔ اور چونکہ ملحق کا ذکر رباعی کے بیان کے بعد آئے گا۔ اس لئے پہلے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق کو بیان کیا جاتا ہے اور یہ دو قسم پر ہے۔

قسم اول ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی با ہمزہ وصل و قسم دوم ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل۔ با ہمزہ وصل اول را ہفت باب است

ترجمہ وتشریح با ہمزہ کے سات باب ہیں۔ جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔ اب تک کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جس فعل کے ماضی میں تین حرف اصلی سے زائد نہ ہوں۔ وہ ثلاثی مجرد ہے۔ اس کا بیان گذر چکا۔ اور وہ فعل کہ جس کے ماضی میں تین حرف اصلی سے زائد ہوں۔ اس کا نام ثلاثی مزید فیہ ہے۔ پھر ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم ثلاثی مزید فیہ ملحق دوسری قسم ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی۔ اگر فعل ثلاثی میں کوئی اضافہ کے بعد رباعی کے وزن پر ہو گیا۔ اور رباعی کے خواص بھی پیدا ہو گئے۔ اور معنی کوئی نئے نہیں پیدا ہوئے۔ جیسے جَلَبَ اس نے اوڑھا۔ اور اس میں ایک باء کا اضافہ کر کے جَلْبَبَ کر لیا تو جو معنی جَلْبَبَ کے ہیں وہی جَلَبَ کے بھی ہیں۔ کوئی نئے معنی پیدا نہیں ہوئے۔ اس ثلاثی مزید فیہ کو ملحق برباعی مجرد کہتے ہیں۔ اور اگر ثلاثی مزید میں اضافہ کے بعد رباعی کے وزن پر نہ ہو یا ہو مگر معنی سابق کے علاوہ نئے معنی اور نئی خاصیت اس میں پیدا ہو جائے تو اس کو ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی مجرد کہتے ہیں۔ جیسے اِجْتَنَبَ اس کا مجرد جنب ہے اور یہ رباعی کے وزن پر نہیں ہے۔ اور اَکْرَمَ اضافہ کے بعد رباعی کے وزن پر ہو گیا ہے مگر اس میں مجرد کے معنی دوسرے ہیں۔ اور مزید کے معنی دوسرے ہیں۔

باب اول اِفْتِعَال علامت ایں باب تائے زائد است بعد فا کلمہ چوں اَلْاِجْتِنَابُ پرہیز کردن۔ تصریفہ۔ اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنِبٌ اُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنَبٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِجْتَنِبْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَجْتَنِبْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجْتَنَبٌ۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی مجرد کے سات ابواب میں سے پہلا باب افتعال ہے۔ اس باب کی علامت تاء کی زیادتی ہے فا کلمہ کے بعد۔ جیسے اَلْاِجْتِنَابُ پرہیز کرنا۔ اس کی گردان اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنِبٌ، اُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنَبٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِجْتَنِبْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَجْتَنِبْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُجْتَنَبٌ ہے۔

دریں باب وجملہ ابواب ثلاثی مزید فیہ ورباعی مجرد ومزید فیہ درفعل ماضی مجہول سوائے ماقبل آخر کہ مکسور می باشد ہر حرف متحرک مضموم می شود وساکن بحال خود می ماند پس در اُجْتُنِبَ ہمزہ وتا ہر دو مضموم است وہمچنیں در اُسْتُنْصِیَ ودر نفی ماضی ایں باب وجملہ ابواب ہمزہ وصل چوں ہمزہ وصل بسبب آمدن ما ولا بیفتد الف ما ولا ہم ساقط شود پس مَا اجْتَنَبَ لَا اجْتَنَبَ مَا انْفَطَرَ لَا انْفَطَرَ مَا اسْتَنْصَیٰ لَا اسْتَنْصَیٰ گویند

ترجمہ وتشریح

اس باب (اِفْتِعَال) اور ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں اسی طرح رباعی مجرد۔ اور رباعی مزید میں جب ان کا ماضی مجہول بنائیں گے تو تمام متحرک حروف کو ضمہ دیا جائیگا۔ اور ساکن اپنی حالت میں ساکن ہی رہے گا۔ البتہ آخری حرف کا ماقبل مکسور ہوگا۔ پس اِجْتَنَبَ میں اُجْتُنِبَ پڑھا جائے گا۔ ہمزہ اور تاء کو ضمہ اور آخر کا ماقبل یعنی نون مکسور پڑھا جائے گا۔ اسی طرح اِسْتَنْصَیٰ میں اُسْتُنْصِیَ مجہول آئے گا۔ اور ان ابواب کی نفی جب ما و لا داخل کریں گے۔ تو ہمزہ وصل اور ما اور لا کا الف گر جائے گا۔ لکھنے

میں الف باقی رہے گا۔ مگر پڑھنے میں ساقط کردیا جائے گا۔ پس مَا اجْتَنَبَ مَا انْفطَرَ مَا اسْتَنْصَرَ اور لَا اجْتَنَبَ لَا انفطَرَ لَا اسْتَنْصَرَ میں الف ساقط کر کے ماولا کو فاء کلمہ سے ملا کر پڑھیں گے۔ اس عبارت میں صاحب کتاب نے دو قاعدے بیان کئے ہیں۔

پہلا قاعدہ ان کے مجہول بنانے کا یہ ہے کہ ماضی کے تمام متحرک حروف جس کو (سوائے آخر کے ماقبل والے حرف کے) ضمہ دیا جائیگا۔ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیا جائے گا۔

دوسرا قاعدہ یہ بیان کیا ہے۔ ان ابواب کا ہمزۂ وصل ما اور لا حروف نفی کے داخل ہونے کے وقت ان الف اور ہمزہ وصل دونوں پڑھنے میں ساقط کردیئے جائیں گے۔ اور ماولا کو فاء کلمہ سے ملا کر پڑھیں گے۔

اسم فاعل دریں باب وجملہ ابواب ثلاثی مزید و رباعی بروزن مضارع معروف آید جز اینکہ میم مضموم بجائے علامتِ مضارع می آرند و ماقبل آخر را کسرہ می دہند اگر مکسور نباشد و اسم مفعول مثل اسم فاعل می باشد مگر ماقبل آخر دران مفتوح می باشد و اسم ظرف بروزن اسم مفعول آں باب آید و آلہ واسم تفضیل ازیں ابواب نیاید اگر ادائے معنی آلہ منظور باشد لفظ ما بہ بر لفظ مصدر بیفزایند مثلاً مَا بِهِ الْاِجْتِنَابُ گویند و اگر ادائے معنی تفضیل منظور باشد لفظ اَشَدُّ بر مصدر منصوب بیفزاید مثلاً اَشَدُّ اِجْتِنَابًا گویند و در لون و عیب کہ در ثلاثی مجرد ہم اسم تفضیل ازاں نیاید ہم ادائے معنی تفضیل ہمیں وضع کنند مثلاً اَشَدُّ حُمْرَةً وَاَشَدُّ صَمَمًا گویند۔

ترجمہ وتشریح

اس باب یعنی باب افتعال اسی طرح ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید کے تمام ابواب میں اسم فاعل مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے سوا اس کے کہ اسم فاعل میں میم مضموم آتی ہے۔ اور مضارع میں علامتِ مضارع آتی ہے۔ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لاتے ہیں اور آخری حرف سے پہلے والے حرف کو کسرہ دیتے ہیں۔ اگر مکسور نہ ہو۔

اور اسم مفعول اسم فاعل ہی طرح آتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اسم مفعول میں آخر کے ماقبل والے حرف کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ اور اسم ظرف ہر باب کا وہی آتا ہے جو اسم مفعول کا صیغہ آتا ہے۔ جیسے مُجْتَنَبٌ اسم مفعول بھی ہے اور اسم ظرف بھی۔
اسم آلہ کا صیغہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ کے معنی کی ادائیگی مقصود ہوتی ہے تو لفظ مَابِهٖ مصدر کے لفظ میں بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً مَابِهِ الْاِجْتِنَاب کہتے ہیں۔ بچنے کا آلہ۔ یا جس کی وجہ سے بچا جائے۔ اور اگر اسم تفضیل کے معنی کا ارادہ ہوتا ہے تو مصدر کے شروع میں لفظ اَشَدُّ بڑھا دیتے ہیں۔ اور مصدر کو منصوب پڑھتے ہیں۔ جیسے اَشَدُّ اِجْتِنَاباً بہت زیادہ بچنے والا۔ اور اگر لون کے معنی یا عیب کے معنی ادا کرنے کا ارادہ ہو تو اسم تفضیل کی طرح ثلاثی مجرد پر اَشَدُّ کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔ جیسے اَشَدُّ حُمْرَةً اور اَشَدُّ صُمَمًا، بہت زیادہ سرخ، بہت زیادہ بہرہ۔

قاعدہ اگر فائے افتعال دال یا ذال یا زا باشد تائے افتعال بدال بدل شود و دراں دال فا کلمہ وجوباً مدغم باشود چوں اِدَّعٰی و ذال سہ حالت دارد و گاہے بدال بدل شدہ در دال مدغم شود چوں اِدَّکَرَ گاہے دال را ذال کردہ۔ فا کلمہ را دران ادغام کردند چوں اِذَّکَرَ و گاہے بے ادغام دارند چوں اِذْدَکَرَ و زا دو حالت دارد گاہے بے ادغام دارند چوں اِزْدَجَرَ و گاہے دال را زا کردہ زائے فا کلمہ را دران ادغام کنند چوں اِزَّجَرَ۔

ترجمہ وتشریح اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ دال، ذال یا زا ہو تو باب افتعال کی تاء دال سے بدل جاتی ہے اور اس دال میں وجوباً مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِدَّعٰی۔ اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔ دال فاء کلمہ میں واقع ہوئی اس لئے تاء کو بھی دال کرلیا اور دال کو دال میں ادغام کردیا اور یہ ادغام واجب اور ضروری ہے۔ اسی طرح فا کلمہ کی جگہ اگر ذال ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں (۱) ذال کو دال سے بدل دیتے ہیں۔ اور دال میں ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے اِدَّکَرَ کہ اصل میں اِذْدَکَرَ تھا۔ ذال فاء کلمہ کی جگہ واقع ہوئی۔ اس لئے ذال کو دال سے بدل کر دال

میں ادغام کردیا۔

(۲) اور کبھی دال کو ذال سے بدل دیتے ہیں۔ اور ذال کو ذال میں دغام کردیتے ہیں جیسے اِذَّکَرَ کہ اصل میں اِذْدَکَرَ تھا۔ دال کو ذال سے بدل دیا۔ اور ذال کو ذال میں ادغام کردیا۔

(۳) اور کبھی بغیر ادغام کے چھوڑدیتے ہیں جیسے اِذْدَکَرَ فا کلمہ کی جگہ ذال ہے۔ مگر دال سے نہیں بدلا نہ ادغام کیا اسی طرح اگر باب افتعال کا فا کلمہ کی جگہ زا ہو تو ان کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) زا کو بغیر ادغام کے رکھتے ہیں جیسے اِزْدَجَرَ فا کلمہ میں زار ہے مگر زار کو دال سے نہیں بدلا گیا اور نہ دال کو زار سے بدلا گیا نہ ادغام کیا گیا۔

(۲) کبھی دال کو زار سے بدل کر زار کو زار میں ادغام کردیتے ہیں۔ جیسے اِزْدَجَرَ سے اِزَّجَرَ بنالیا گیا۔

قاعدہ اگر فائے افتعال صاد وضاد وطا وظا باشد تائے افتعال بطا بدل شود پس طا مدغم شود وجوباً چوں اِطَّلَبَ وظا گاہے طا شدہ مدغم شود چوں اِطَّلَمَ وگاہے بے ادغام ماند چوں اِظْطَلَمَ وگاہے طا را ظا کردہ ادغام کنند چوں اِظَّلَمَ وصاد وضاد بے ادغام می ماند چوں اِصْطَبَرَ و اِضْطَرَبَ وگاہے طا را صاد یا ضاد کردہ ادغام می کنند چوں اِصَّبَرَ و اِضَّرَبَ۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ اگر باب افتعال کے فا کلمہ کی جگہ صاد ضاد، طار، ظا ہو تو باب افتعال کی تا کو طار سے بدل دیتے ہیں۔ اور طار میں ادغام کردیتے ہیں۔ اور یہ ادغام واجب ہوتا ہے۔ جیسے اِطَّلَبَ کہ اِطْتَلَبَ تھا۔ تار کو طار کیا اور طار میں ادغام کردیا۔ اِطَّلَبَ ہوگیا۔ اور فا کلمہ اگر ظار ہو تو کبھی طار سے بدل جاتی ہے۔ اور طار میں مدغم ہوجاتی ہے جیسے اِطَّلَمَ کہ اصل میں اِظْطَلَمَ تھا۔ ظار کو طا سے بدل کر طار میں ادغام کردیا گیا اِطَّلَمَ ہوگیا۔ اور کبھی بغیر ادغام کئے چھوڑدی جاتی ہے جیسے اِظْطَلَمَ۔ اور کبھی طار کو ظار سے بدل کر ظار میں ادغام کردیتے ہیں۔ جیسے اِظَّلَمَ۔ اور اگر فا کلمہ کی جگہ صاد یا ضاد ہو تو کبھی بغیر ادغام کئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں جیسے اِضْطَرَبَ

اِصَّبَرَ۔ اور کبھی طا، کو صاد سے ضاد سے بدل کر صاد یا ضاد میں ادغام کردیتے ہیں۔ جیسے اِصَّبَرَ کہ اصل میں اِصْطَبَرَ تھا طا، کو صاد سے بدل کر صاد میں ادغام کردیا گیا۔ اور جیسے اِضْطَرَبَ تھا۔ طا، کو ضاد سے بدل کر ضاد میں ادغام کردیا گیا۔ اِضَّطَرَبَ ہوگیا۔

قاعدہ اگر فائے افتعال ثا باشد رواست کہ تا ثا شود پس ادغام یابد چوں اِثَّارَ

قاعدہ عین افتعال اگر تا و ثا وجیم وزا و دال و ذال و سین و شین و صاد و ضاد و طا و ظا باشد چنانچہ در اِخْتَصَمَ و اِهْتَدَیٰ تائے افتعال را ہمچنین عین کردہ حرکتش بما قبل دادہ ادغام کنند و ہمزۂ وصل بیفتد پس خَصَّمَ وهَدّیٰ شود و مضارع یَخَصِّمُ وَیَهَدّیٰ وکسرۂ فا ہم جائز است۔ چوں خَصَّمَ یَخَصِّمُ وهَدّیٰ یَهِدّیٰ یَخِصِّمُوْن ویَهِدّیٰ کہ در قرآن مجید آمدہ ازہمیں باب است ودر اسم فاعل ضمِ فا ہم آمدہ مُخَصِّمٌ مُخِصِّمٌ مُخُصِّمٌ ہرسہ جائز است

ترجمہ وتشریح

قاعدہ: یہ چوتھا قاعدہ ہے۔ پہلے تین قاعدوں میں باب افتعال کی تا، کو فا، کلمہ کے تابع کرکے صاد، ضاد، طا، ظا، بنا دیا گیا تھا۔ اور ادغام کیا گیا تھا۔ اب اس چوتھے قاعدہ میں تا، افتعال کو عین کلمہ کے تابع کریں گے۔ اور تمام کو عین کلمہ میں ادغام کیا جائے گا۔

باب افتعال کا عین کلمہ اگر تا، ثا، جیم، زا، ذال، دال، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا ہو۔ جیسے اِخْتَصَمَ اور اِهْتَدیٰ تو باب افتعال کی تا، کو عین کلمہ کے ہم جنس کرکے اس کی حرکت کو ماقبل میں دیدیں گے۔ اور عین کلمہ میں ادغام کردیں گے۔ اور فا کلمہ کے متحرک ہو جانے کی وجہ سے ہمزہ وصل کو گرادیں گے۔ لہٰذا اِخْتَصَمَ خَصَّمَ ہو جائے گا۔ اور اِهْتَدیٰ هَدّیٰ ہو جلئے گا۔ اور اس کا مضارع یَخَصِّمُ اور یَهَتَدّیٰ ہو جائے گا۔ یہاں پر فا، کلمہ کو فتحہ کے بجائے کسرہ بھی جائز ہے۔ خَصَّمَ یَخِصِّمُ، هِدّیٰ یَهِدّیٰ یَخِصِّمُوْن، اور اس طرح یَهِدّیٰ قرآن مجید میں اسی باب سے استعمال ہوا ہے۔ مضارع کے بعد صیغۂ اسم فاعل میں فا، کلمہ کو ضمہ دینا بھی آیا ہے۔۔

مُخَصِّمٌ مُخِصِّمٌ مُخُصِّمٌ تینوں اعراب فتحہ، کسرہ، ضمہ، جائز ہیں۔
اِخْتَصَمَ میں تاء کی حرکت خاء فاء کلمہ کو دیدیا۔ اور تاء کو صاد سے بدل دیا۔ اور صاد کو صاد میں ادغام کردیا۔ اور ہمزۂ وصل کو گرادیا خَصَّمَ ہوگیا۔

باب دوم استفعال علامت آں زیادت سین و تاست قبل فا چوں.. اَلاِسْتِنْصَارُ طلب مدد کردن تصریفہ اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَاُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصَرٌ الامرُ مِنْهُ اِسْتَنْصِرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَنْصِرْ الظرفُ مِنْهُ مُسْتَنْصَرٌ۔
فائدہ در اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ جائز ست کہ تائے استفعال حذف کنند فَمَا اسْطَاعُوْا مَالَمْ تَسْطِعْ در قرآن مجید از ہمیں باب ست۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید باہمزۂ وصل کا دوسرا باب باب استفعال ہے۔ اس باب کی علامت س اور تاء کی زیادتی ہے۔ فاء کلمہ سے پہلے۔ جیسے اَلاِسْتِنْصَارُ مدد طلب کرنا۔ اس میں ن، ص، ر، اصلی حروف ہیں۔ باقی سین اور تاء زائد ہیں۔ اور ہمزہ وصل کے لئے ہے۔ نَصَرَ کے معنی مدد کرنا اور اِسْتَنْصَرَ مدد طلب کرنا۔ اس کی پوری گردان متن سے دیکھ کر یاد کرائی جائے۔
فائدہ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ میں تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ چنانچہ اِسْتَطَاعَ کے بجائے اِسْطَاعَ اور یَسْتَطِیْعُ کے بجائے یَسْطِیْعُ پڑھنا درست ہے۔ فَمَا اسْطَاعُوْا اور مَالَمْ تَسْطِعْ قرآن مجید میں اسی باب سے ہیں۔

باب سوم انفعال علامت آں زیادت نون ست قبل فا و این باب ہمیشہ لازم آید چوں اَلاِنْفِطَارُ شگافتہ شدن۔ تصریفہ اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فَهُوَ مُنْفَطِرٌ الامرُ مِنْهُ اِنْفَطِرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْفَطِرْ الظرفُ مِنْهُ مُنْفَطَرٌ
قاعدہ ہر لفظیکہ فائے او نون باشد از باب انفعال نیاید بلکہ اگر ادائے معنی انفعال منظور باشد آں را بباب افتعال برند چوں اِنْتَكَسَ سرنگوں شد۔ **باب چہارم** افعلال علامت آں تکرار لام ست و بودن چار

حرف بعد ہمزہ وصل در ماضی چوں اَلْاِحْمِرَارُ سرخ شدن۔
تصریفہ اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فَھُوَ مُحْمَرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ وَالنَّھْیُ لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُحْمَرٌّ۔
اِحْمَرَّ در اصل اِحْمَرَرَ بود دو حرف یک جنس جمع آمدند اول را ساکن کرد در دوم ادغام کردند اِحْمَرَّ و بر ہمیں قیاس ست تعلیل یَحْمَرُّ و مُحْمَرٌّ و اشباہ آن در واحد مذکر امر بسبب وقف اجتماع ساکنین شد کہ ہر دو را ساکن کنند گاہے رائے دوم را فتحہ دادند اِحْمَرَّ شد و گاہے کسرہ پس اِحْمَرِّ و گاہے فک ادغام کردند اِحْمَرِرْ شد لَمْ یَحْمَرِّ و دیگر صیغ مضارع مجزوم را ہمبرین نمط باید فہمید۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید با ہمزہ وصل کا تیسرا باب انفعال ہے اس باب کی علامت فا کلمہ سے پہلے نون کی زیادتی ہے۔ اور یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔ جیسے اَلْاِنْفِطَارُ چرا ہوا ہونا، پھٹنا اس کی گردان اوپر لکھدی گئی ہے۔

قاعدہ ہر وہ فعل کہ اس کا فاء کلمہ نون ہو۔ یعنی فاء کلمہ کی جگہ نون ہو اور اس فعل کے معنی لازم ادا کرنا ہو تو اس کو باب انفعال کے بجائے باب افتعال میں لے جائیں گے۔ اور اس کے لازم معنی ادا کریں گے۔ جیسے نَکَسَ اس صیغہ میں ن، ک، اور س، حروف اصلی ہیں اور جھکنے کے معنی ہیں تو اس کو انفعال میں لے جاکر اننکاس نہ پڑھیں گے۔ بلکہ باب افتعال سے لاکر انتکاس کریں گے اور سرنگوں ہونے کے معنی لیں گے ...
اِنْتَکَسَ سرنگوں ہوا وہ ایک مرد۔

باب چہارم اِفْعِلَالٌ۔ اور ثلاثی مزید با ہمزہ وصل کا چوتھا باب افعلال ہے اس باب کی علامت لام کلمہ کا تکرار ہے۔ ہمزہ وصل کے بعد چار حرف کا ہونا ہے یعنی اس باب میں لام کلمہ کا مکرر ہونا ہے۔
اور ماضی میں ہمزہ وصل کے علاوہ چار حروف ہوں گے۔ جیسے اَلْاِحْمِرَارُ سرخ ہونا۔ اس کی گردان متن سے دیکھ کر یاد کر لیجئے۔
اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا۔ دو لفظ (یعنی دو راء) ایک جنس کے جمع ہوئے۔ اول حرف کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کر دیا۔ اِحْمَرَّ ہوگیا۔

اسی طریقہ پر اِحْمَرَّ کے مضارع معروف یَحْمَرُّ اور مضارع مجہول یُحْمَرُّ کی بھی تعلیل کی جائے گی۔

اور امر حاضر واحد مذکر میں یعنی اِحْمَرْ میں چونکہ امر کا آخری حرف ساکن ہوتا ہے اس لئے دو ساکن جمع ہوئے۔ اس لئے رائے اول کو تو ساکن ہی رکھدیں گے اور دوسرے راء کو کبھی تو فتحہ دیں گے تو اِحْمَرَّ پڑھیں گے۔ اور کبھی کسرہ دے کر اس کو اِحْمَرِّ پڑھتے ہیں۔ اور کبھی ادغام کھول کر ہر ہر لفظ کو الگ الگ پڑھتے ہیں جیسے اِحْمَرِرْ اس کے علاوہ اس طرح کے جتنے صیغے ایسے ہوں گے کہ ان کے آخر میں جزم آتا ہوگا ان کو انہیں تین طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی ادغام کے ساتھ فتحہ، ادغام کے ساتھ کسرہ اور فک ادغام مضارع مجزوم میں بھی یہی طریقہ جاری ہوگا۔

فائدہ لام این باب ہمیشہ مشدد باشد مگر در ناقص چون اِرْعَوٰی کہ در ان با حکام لفیف کاربند شود کہ واو اول را سلامت دارند و در واو دوم تعلیلات حسب قواعد ناقص کنند **باب پنجم** افعیلال علامت آں تکرار لام است یا زیادت الف قبل لام اول کہ آن الف در مصدر بیا بدل شدہ چون اِدْهِيمَامٌ سخت سیاہ شدن۔ اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيمَامًا فَهُوَ مُدْهَامٌّ الْاَمْرُ مِنْهُ اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ۔ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُدْهَامٌّ ادغام در صیغ این باب مثل صیغ باب افعلال گردیدہ ہر صیغہ را بالقیاس مشاکل خود اصل برآوردہ تعلیل می باید کرد و درین ہر دو باب معنی لون و عیب بیشتر آید و این ہر دو باب ہمیشہ لازم باشند۔

ترجمہ وتشریح باب افعلال کا لام کلمہ ہمیشہ مشدد ہوگا۔ البتہ ناقص یعنی باب افعلال کا وہ صیغہ جو ناقص ہوگا۔ یعنی لام کلمہ حرف علت ہوگا وہ مشدد نہ ہوگا۔ بلکہ اس میں احکام لفیف کے جاری ہوں گے۔ یعنی جس میں حرف علت دو ہوں جو معاملہ ایسے کلمہ کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی عمل اس میں بھی کیا جائے گا۔ اور عمل یہ ہے کہ پہلے واو کو اپنی حالت پر باقی رکھیں گے۔ اور دوسرے واو میں تعلیل کریں گے اور تعلیلات بھی ناقص

والی جاری کریں گے ۔ لہذا اِرْعَوٰی کی واو کو باوجودیکہ حرف علت متحرک ہے اپنی حالت پر باقی رکھیں گے ۔ اور واو دوم کو پہلے تو یار سے بدل دیں گے ۔ کیونکہ دوسری واو کلمہ میں پانچویں جگہ ہے ۔ پھر یار ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یار کو الف سے بدل دیں گے ۔ باب پنجم ثلاثی مزید باہمزہ وصل کا پانچواں باب افعیلال ہے ۔ اس باب کی علامت لام کلمہ کا مکرر ہونا اور لام سے پہلے الف کا زائد ہونا ہے ۔ یعنی اس باب کا لام کلمہ مقرر ہوگا ۔ اور لام اول سے پہلے الف زائد موجود ہوگا ۔ اور وہ الف مصدر میں ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یار سے بدل جائے گا ۔ جیسے اَلِادْهِيْمَامُ سخت سیاہ ہونا ۔ اس میں حروف اصلی د، ھ، م، م ہیں اور میم ثانی زائد ہے ۔ پہلی میم سے پہلے جو یار ہے وہ الف سے بدلی ہوئی ہے ۔

اِدْهَامَّ کی اصل اِدْهَامَمَ تھی ۔ اول میم کو ساکن کر کے دوسری میم میں ادغام کر دیا ۔ اِحْمَرَّ کی طرح اس باب میں ادغام اور فک ادغام اور اعراب کا طریقہ جاری کیا جائے گا ۔ دونوں باب لازم آتے ہیں ۔ اور لون وعیب کے معنی زیادہ آتے ہیں

باب ششم اِفْعِيْعَالٌ علامت آں تکرار عین است بتوسط واو میان دو عین وآں واو در مصدر بسبب کسرۂ ماقبل بیا بدل شدہ چون اَلْاِخْشِيْشَانُ سخت درشت شدن تصریفہ اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيْشَانًا فَهُوَ مُخْشَوْشِنٌ الامر منہ اِخْشَوْشِنْ والنہی عنہ لَا تَخْشَوْشِنْ الظرف منہ مُخْشَوْشَنٌ این باب بیشتر لازم می آید وگاہے متعدی آمدہ چون اِحْلَوْلَيْتُهٗ شیریں پنداشتم آں را **باب ھفتم** اِفْعِوَّالٌ علامت آں واو مشدد است بعد عین چون اَلِاجْلِوَّاذُ شتافتن ۔ اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فَهُوَ مُجْلَوِّذٌ الامر منہ اِجْلَوِّذْ والنہی عنہ لَا تَجْلَوِّذْ ۔ الظرف منہ مُجْلَوَّذٌ ۔

ترجمہ وتشریح ثلاثی مزید باہمزہ وصل کا چھٹا باب افعیعال ہے ۔ اس باب کی علامت عین کلمہ کا مکرر ہونا ہے ۔ اور ان دونوں کے درمیان واو کا داخل ہونا ہے ۔ یعنی اس باب میں عین کلمہ مکرر ہوگا ۔ اور دونوں عین کے درمیان میں واو ہوگا ۔ اور مصدر میں یہ واو ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے یا سے بدل جائے گا ۔ جیسے اَلِاخْشِيْشَانُ بہت زیادہ سخت ہونا

اور کھردرا ہونا۔ اَلْاِخْشِیْشَانُ اس اصل اِخْشِوْشَانٌ تھی۔ واو ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واو یاء سے بدل گیا۔ اِخْشِیْشَانٌ ہوگیا یہ باب ہمیشہ بلکہ اکثر لازم ہی آتا ہے۔ مگر کبھی کبھی متعدی بھی آجاتا ہے جیسے اِحْلَوْلَیْتُہٗ میں نے اس کو میٹھا جانا۔ گردان تین سے دیکھ کر یاد کرلیجئے۔ اور ماضی ومضارع کی گردانیں اسی طرح پر الگ الگ کیجئے۔ اِخْشَوْشَنَ اِخْشَوْشَنَا اِخْشَوْشَنُوْا الخ، مضارع۔ یَخْشَوْشِنُ یَخْشَوْشِنَانِ یَخْشَوْشِنُوْنَ الخ۔

ثلاثی مزید باہمزہ وصل کا ساتواں باب اِفْعِوَّالٌ ہے۔ اس باب کی علامت عین کلمہ کے بعد واو کا مشدد ہونا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی علامت نہیں ہے۔ جیسے اَلْاِجْلِوَّاذُ دوڑنا۔

گردان فعل ماضی مطلق اِجْلَوَّذَ اِجْلَوَّذَا اِجْلَوَّذُوْا الخ۔

گردان فعل مضارع یَجْلَوِّذُ یَجْلَوِّذَانِ یَجْلَوِّذُوْنَ الخ۔

ثلاثی مزید مطلق بے ہمزہ وصل را پنج باب ست

باب اول اِفْعَالٌ علامت آن ہمزہ قطعی است در ماضی وامر وعلامت مضارع آن در معروف ہم مضموم می باشد تصریفہ اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فَہُوَ مُکْرِمٌ وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَہُوَ مُکْرَمٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اَکْرِمْ وَالنَّہْیُ عَنْہُ لَا تُکْرِمْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُکْرَمٌ۔ ہمزہ قطعی کہ در ماضی بود در مضارع بیفتاد ورنہ مضارع یُأَکْرِمُ یُأَکْرِمَانِ الخ می آید پس در اُأَکْرِمُ دو ہمزہ جمع می آمدند بسبب کراہت آن ازان حذف یک ہمزہ مناسب بود پس برائے موافقت از جملہ صیغ مضارع حذف کردند۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں۔ ان کا پہلا باب افعال

ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور امر کے صیغوں میں ہمزہ قطعی ہو گا۔ اور مضارع کی علامت اس باب میں مجہول کی طرح معروف میں بھی مضموم ہوتی ہے۔ ماضی کی مثال اَکْرَمَ ہے۔ اور مضارع کی یُکْرِمُ اور امر کی اَکْرِمْ ہے۔ پوری گردان متن سے یاد کیجئے۔

ہمزہ قطعی الخ ماضی میں جو ہمزہ قطعی ہے مضارع میں وہ ہمزہ گر جاتا ہے اور اگر مضارع میں ہمزہ کو نہ گرایا جائے تو مضارع کا صیغہ یُؤَکْرِمُ ہو گا۔ اور واحد متکلم کا صیغہ اُأَکْرِمُ ہو گا۔ اور دو ہمزہ جمع ہو جائیں گے۔ اور چوں کہ یہ پسندیدہ نہیں ہے۔ لہٰذا کراہت کی وجہ سے دو میں سے ایک ہمزہ کو حذف کرنا مناسب معلوم ہوا۔ لہٰذا اسے حذف کر کے اُکْرِمُ کرلیا۔ جب ایک صیغہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا تو باقی صیغوں سے بھی ہمزہ کو حذف کر دیا گیا تاکہ مضارع کے تمام صیغے ایک ہی طرح کے ہو جائیں۔

باب دوم تَفْعِیْلٌ علامت آن تشدید عین است بے تقدم تا بر فا و علامت مضارع درین باب ہم در معروف مضموم می باشد چوں اَلتَّصْرِیْفُ گردانیدن تصریفہ صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً فَهُوَ مُصَرِّفٌ وَصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفاً فَهُوَ مُصَرَّفٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ صَرِّفْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُصَرِّفْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُصَرَّفٌ ۔ مصدر این باب فِعَّالٌ ہم می آید چون کِذَّابٌ قال اللہ تعالیٰ وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا و بر وزن فَعَالٌ ہم می آید چون سَلَامٌ وکَلَامٌ۔

باب سوم مُفَاعَلَةٌ علامت آن زیادت الف ست بعد فا بے تقدم تا بر فا علامت مضارع درین باب ہم در معروف مضموم می باشد چوں. اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ باہم کارزار کردن. تصریفہ قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَاتِلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُقَاتِلْ وَالظَّرْفُ مِنْهُ مُقَاتَلٌ در فعل ماضی مجہول الف بسبب ضمۂ ماقبل واو شدہ۔

ترجمہ و تشریح

ثلاثی مزید بے ہمزۂ وصل کا دوسرا باب تفعیل ہے اس باب کی علامت عین کلمہ کا مشدد ہونا ہے۔ اور فاء کلمہ سے پہلے تا مقدم نہ ہوگی۔ مضارع کی علامت اس باب

میں بھی مضارع معروف میں مضموم ہوتی ہے جیسے اَلتَّصْرِیْفُ سے صَرَّفَ ہے۔
اس میں صاد فار کلمہ ہے اور اس سے پہلے تار نہیں ہے اور رار عین کلمہ ہے جوکہ مشدد ہے یُصَرِّفُ مضارع معروف ہے۔ جس کی علامت مضارع مضموم ہے۔
اس باب کا مشہور مصدر تفعیل ہے دوسرا مصدر فِعَّالٌ بھی آتا ہے جیسے ... کِذَّابٌ اس کا استعمال قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا۔
اس باب سے تیسرا مصدر فَعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَلَامٌ ماضی سَلَّمَ مضارع یُسَلِّمُ آتا ہے۔ اور کَلَّمَ یُکَلِّمُ تَکْلِیْمًا وَکَلَامًا استعمال کیا جاتا ہے۔
تیسرا باب ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل کا باب مفاعلت ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ فار کلمہ کے بعد الف زائد آئے گا۔ مگر فار کلمہ سے پہلے اس باب میں بھی تار نہیں آتی۔ اور مضارع معروف میں علامت مضارع نیز مضموم ہوتی ہے۔
اَلْمُقَاتَلَۃُ وَالْقِتَالُ آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کرنا۔ پوری گردان متن میں مذکور ہے دیکھ کر یاد کریں۔
ماضی قَاتَلَ ہے جب اس کی ماضی مجہول بنائیں گے تو قاف کو ضمہ دینے کے بعد الف ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے واو سے بدل دیا جاتا ہے جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ اس میں واو الف سے بدل کر آیا ہے۔

باب چہارم تفعّلٌ علامتش تشدید عین است باتقدم تا بر فا چون اَلتَّقَبُّلُ پذیرفتن۔ تصریفہ تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبِّلٌ وَتُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبَّلٌ الامرُ مِنْهُ تَقَبَّلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَقَبَّلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَبَّلٌ

باب پنجم تفاعُلٌ علامتش زیادت الف است بعد فا و زیادت تا قبل فا چوں اَلتَّقَابُلُ بایک دیگر مقابل شدن
تصریفہ تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابِلٌ وَتُقُوْبِلَ یُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابَلٌ الامرُ مِنْهُ تَقَابَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَقَابَلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَابَلٌ

ترجمہ وتشریح ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل کا چوتھا باب تَفَعُّلٌ ہے۔ اس باب کی علامت عین کلمہ کی تشدید ہے اور فار کلمہ سے پہلے تار کا داخل ہونا ہے۔ جیسے اَلتَّقَبُّلُ قبول کرنا۔

یعنی اس باب کی پہچان یہ ہے کہ عین کلمہ مشدد ہوگا۔ اور فا کلمہ سے پہلے تاء ہوگی۔ جیسے تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً الخ
باب تفعل اور باب تفعیل میں فرق یہ ہے کہ تفعل کی ماضی میں تاء آتی ہے۔ اور تفعیل کے ماضی میں فاء کلمہ سے پہلے تاء نہیں آتی۔ یہی فرق ان دونوں بابوں کے مضارع میں بھی ہے۔
ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل کا پانچواں باب تفاعل ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ کے بعد الف زائد آتا ہے۔ اور فاء کلمہ سے پہلے تاء آتی ہے۔ جیسے اَلتَّقَابُلُ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا۔ یعنی باب تفاعل کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائد ہوتی ہے اور فاء کلمہ کے بعد الف زائد ہوتا ہے۔

در ماضی مجہول الف بسبب ضمۂ ماقبل واو شدہ و تا دریں باب و در تفعُّل بقاعدہ کہ نوشتہ ایم یعنی اینکہ غیر ماقبل آخر در ماضی مجہول ہر متحرک مضموم می شود مضموم گشتہ۔
قاعدہ دریں ہر دو باب در مضارع ہرگاہ دو تائے مفتوحہ جمع شوند جائز است کہ یکے را حذف کنند چوں تَقَبَّلُ در تَتَقَبَّلُ و تَظَاهَرُوْنَ در تَتَظَاهَرُوْنَ۔
قاعدہ چوں فائے ازیں دو باب یکے ازیں حروف باشد تا، ثا، جیم، دال، ذال، زا، سین شین، صاد، ضاد، طا، ظا، جائز است کہ تائے تَفَعُّلُ وَتَفَاعُلُ را بفا کلمہ بدل کردہ در ان ادغام کنند و دریں صورت در ماضی و امر ہمزہ وصل خواہد آمد۔

ترجمہ وتشریح باب تفاعل کی ماضی مجہول میں بھی ماقبل الف ضمہ ہونے کی وجہ سے واو سے بدل دیا جاتا ہے جیسے تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ نیز پہلے ایک قاعدہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ثلاثی مزید کے صیغوں میں ماضی مجہول بناتے وقت تمام متحرک حروف کو ضمہ دے دیا جاتا ہے علاوہ صرف اس ایک حرف کے جو آخری حرف سے پہلے ہو۔ یہی قاعدہ ضمہ دینے کا ان دونوں ابواب کے ماضی میں یعنی ماضی مجہول میں جاری کیا جاتا ہے جیسے تُقُبِّلَ تُقُوْبِلَ
قاعدہ ان دونوں ابواب میں مضارع کے صیغوں میں جب کبھی دو تاء جمع ہو جائیں اور دونوں تاء مفتوحہ ہوں تو ان دونوں میں سے ایک تاء کو حذف کرنا

جائز ہے واجب اور ضروری نہیں ہے جیسے تَتَقَبَّلُ اور تَقَبَّلَ۔

قاعدہ ان دونوں بابوں یعنی باب تفعل و باب تفاعل کے فاء کلمہ میں ان گیارہ حروف یعنی تا، ثا، جیم، دال، ذال، زا، س، شین، وغیرہ میں سے کوئی حرف ہو تو جائز ہے کہ باب تفعل وتفاعل کی تاء کو ان حروف کے ہم جنس حرف سے بدل کر ادغام کردیں۔ اور ابتداء باسکون لازم آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل مکسور شروع میں لے آویں۔

باب اِفَّعُل و اِفَّاعُل کہ صاحب منشعب آن را در ابواب ہمزۂ وصلی شمردہ ہمیں قاعدہ پیدا شدہ اند چوں اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُرًا فَهُوَ مُطَّهِرٌ واِثَّاقَلَ يَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا فَهُوَ مُثَّاقِلٌ۔

ترجمہ وتشریح چونکہ منشعب کے مصنف نے باب افعّل اور افّاعل کو ہمزۂ وصلی میں شمار کیا ہے۔ وہ در حقیقت اوپر بیان کئے ہوئے قاعدہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

قاعدہ یہ ہے کہ باب تفعل کی فاء کلمہ کی جگہ ان گیارہ حرفوں میں سے ایک طا پایا گیا ہے۔ اس لئے تاء کو طاء سے بدل کر ادغام کردیا۔ اور ابتداء بالسکون کی وجہ سے ہمزہ مکسور شروع میں لائے۔ اس لئے تَطَهَّرُ سے اِطَّهَّرَ ہوگیا۔ اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُرًا فَهُوَ مُطَّهِرٌ اصل میں تَطَهَّرَ يَتَطَهَّرُ اِتَّطَهُّرًا فَهُوَ مُتَطَهِّرٌ تھی۔ تاء طاء سے بدل کر ادغام کردیا۔ اور ہمزہ وصل مکسور شروع میں لے آئے۔ یہی قاعدہ افاعل میں جاری کیا گیا کہ اِثَّاقَلَ اصل میں تَثَاقَلَ تھا۔ تاء کو ثا سے بدلا اور ثاء کو ثاء میں ادغام کردیا۔ اور ہمزہ وصل مکسور شروع میں لے آئے اِثَّاقَل ہوگیا۔

فصل سوم

در رباعی مجرد و مزید فیہ چوں از بیان ابواب ثلاثی مزید غیر ملحق فارغ شدیم قبل بیان ابواب ملحق ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ بیان می کنیم پس بدانکہ رباعی مجرد ایک باب ست فَعْلَلَةٌ چوں اَلبَعْثَرَةُ برانگیختن۔

تصریفہ، بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثِرٌ وبُعْثِرَ يُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثَرٌ الامرُ مِنهُ بَعْثِرْ والنَّهيُ عَنهُ لَاتُبَعْثِرْ اَلظَّرفُ مِنهُ مُبَعْثَرٌ۔

علامت این باب بودن چار حرف اصلی در ماضی است و بس علامت مضارع درین باب ہم در معروف مضموم می باشد۔

ترجمہ و تشریح

فصل سوم رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے بیان میں ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل سے فارغ ہوئے تو اب ملحق ابواب کو بیان کرنے سے پہلے رباعی مجرد اور رباعی مزید کے ابواب کو بیان کررہے ہیں۔

اس لئے فرمایا پس بیان می کنیم الخ۔ لہٰذا اب ہم رباعی مجرد کو بیان کرتے ہیں۔ جان لو کہ رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔ اور وہ فَعْلَلَۃٌ ہے جیسے اَلْبَعْثَرَۃُ ابھارنا۔ اس کی گردان متن میں ذکر کی گئی ہے۔

اس باب کی علامت اس کے ماضی میں چار حروف اصلی کا ہونا ہے اور بس علامت مضارع اس باب میں بھی معروف میں مضموم ہوتی ہیں۔

قاعدہ کلیہ در حرکت علامت مضارع این ست کہ اگر در ماضی چہار حرف باشد ہمہ اصلی یا بعضے اصلی و بعضے زائد علامت مضارع آن در معروف ہم مضموم باشد چون یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ، یُقَاتِلُ، یُبَعْثِرُ والامفتوح چون یَنْصُرُ یَجْتَنِبُ یَتَقَابَلُ۔

رباعی مزید فیہ یا بے ہمزہ وصل باشد و آن را یک باب ست تَفَعْلُلٌ۔
علامت آن زیادت تاست قبل چار حرف اصلی چون اَلتَّسَرْبُلُ پیراہن پوشیدن۔ تصریفہ: تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلاً فَھُوَ مُتَسَرْبِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ تَسَرْبَلْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَتَسَرْبَلْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُتَسَرْبَلٌ۔

و یا با ہمزہ وصل و آن را دو باب ست۔

اول اِفْعِلَّالٌ علامتش تشدید لام دوم است و زیادت آن یک لام است بر چار حرف اصلی و ہمزہ وصل در ماضی و امر چون اَلْاِقْشِعْرَارُ موی بر تن خاستن۔ تصریفہ: اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فَھُوَ مُقْشَعِرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ

اِقْشَعَرَّ دراصل اِقْشَعْرَرَ بود و یَقْشَعِرُّ یَقْشَعْرِرُ و ہمچنیں در دیگر صیغ ایں باب ہمچنانکہ در صیغ اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ ادغام کردند ہمچنیں در صیغ ایں باب ہم کردند مگر دریں باب ماقبل اول متجانسین ساکن بود۔ لہٰذا حرکتش بماقبل دادہ ادغام کردند۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ کلیہ۔ مضارع کی علامت کے مفتوح یا مضموم ہونے کی پہچان اس قاعدے سے بآسانی ہوجائے گی۔ قاعدہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت کی حرکت کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ماضی میں چار حرف ہوں خواہ تمام اصلی ہوں یا بعض اصلی اور بعض زائدہ ہوں مگر چار حرف ہوں تو اس میں مضارع کی علامت مضموم ہوگی جیسے یُکْرِمُ یُقَاتِلُ، یُبَعْثِرُ ۔ اور اگر چار حرف نہ ہوں خواہ تین حرف ہوں جیسے یَنْصُرُ، یَضْرِبُ۔ اور خواہ پانچ حرف ہوں یَتَسَرْبَلُ و یَقْشَعِرُّ یَجْتَنِبُ تَسَرْبَلَ، اِقْشَعَرَّ، اِجْتَنَبَ میں چار حرف سے زائد ہیں۔ اس لئے علامت مضارع ان میں مفتوح ہوگی۔ اَکْرَمَ، صَرَّفَ، قَاتَلَ بَعْثَرَ میں چار حرف ہیں۔

اَکْرَمَ میں تین حرف اصلی اور ہمزہ زائد ہے صَرَّفَ، قَاتَلَ اور بَعْثَرَ میں چار حرف اصلی ہیں۔ ان کے مضارع کی علامت مضموم ہوگی۔ رباعی مزید فیہ یا بے ہمزہ وصل ہوگی۔ اور اس کا ایک باب ہے تَفَعْلُلٌ ۔ اس باب کی علامت چار حروف اصلیہ سے پہلے تاء کی زیادتی ہے۔ جیسے اَلتَّسَرْبُلُ جامہ پہننا۔ کرتا پہننا۔ اس کی گردان متن میں ذکر کی گئی ہے۔

یا رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل ہوگا۔ اور اس کے دو باب ہیں۔

باب اول اِفْعِلَّالٌ ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ دوسرا لام مشدد ہوگا اور یہ لام چار حروف اصلی کے بعد زائد ہوگا۔ اور ماضی اور امر میں ہمزہ وصل آتا ہے۔ جیسے اَلِاقْشِعْرَارُ بدن پر رواں کھڑا ہونا۔ اس کی گردان اِقْشَعَرَّ اصل میں اِقْشَعْرَرَ تھا۔ اور یَقْشَعِرُّ اصل میں یَقْشَعْرِرُ تھا۔ جس طرح اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ میں دو حرف ایک جنس کے ہونے کی وجہ سے اول کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کردیا گیا۔

اس باب کے تمام صیغوں میں بھی ادغام کردیتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ اس باب میں متجانسین کا ماقبل ساکن ہے۔ لہٰذا اول حرف کی حرکت ماقبل

کو دے دیا۔ اور بعد میں دوسرے میں ادغام کر دیا گیا۔
اِقْشَعَرَّ میں ق، ش، ع، ر حروف اصلی ہیں اور دوسری را زائد ہے۔
ماضی، مضارع اور اسم فاعل وغیرہ کی گردان طالب علم کو مشق کرائیے۔

باب دوم اِفْعِنْلَالٌ علامتش زیادت نون ست بعد عین و ہمزۂ وصل در ماضی وامر چون اَلْاِبْرِنْشَاقُ سخت شاد شدن۔
تصریفہ اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا فَهُوَ مُبْرَنْشِقٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِبْرَنْشِقْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَبْرَنْشِقْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُبْرَنْشَقٌ۔

ترجمہ وتشریح رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل کا دوسرا باب افعنلال ہے۔

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوگا۔ اور ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل ہوگا۔ جیسے اَلْاِبْرِنْشَاقُ خوش ہونا۔
اس کے حروف اصلی ب، ر، ش، ق ہیں۔ اور نون زائد ہے۔ ماضی مضارع اسم فاعل وغیرہ کی گردانیں طلباء کو یاد کرائی جائیں۔

ذیل میں کچھ سوال وجواب تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ طلباء کو ابواب اچھی طرح یاد ہوجائیں

سوال ۔ ثلاثی اور رباعی میں کیا فرق ہے؟
جواب ۔ ثلاثی اس فعل کو کہتے ہیں جس میں تین حرف ہوں۔ اور رباعی اس کو کہتے ہیں جس میں چار حرف ہوں۔
سوال ۔ ثلاثی مجرد کسے کہتے ہیں؟
جواب ۔ ثلاثی مجرد اس فعل کو کہتے ہیں جس کے ماضی میں تین حرف سے زائد نہ ہوں۔
سوال ۔ ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب - ثلاثی مجرد کے پانچ باب ہیں اور وہ یہ ہیں۔ باب نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ، فَتَحَ، کَرُمَ۔

سوال - ثلاثی مزید کسے کہتے ہیں۔ اور اس کے کتنی قسمیں ہیں۔ اور کون کون سی ہیں؟

جواب - ثلاثی مزید اس فعل کو کہتے ہیں۔ جس میں تین حروف سے بھی زائد ہوں۔ ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں۔ باہمزہ وصل۔ بے ہمزہ وصل۔

سوال - ثلاثی مزید باہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب - ثلاثی مزید باہمزہ وصل کے سات باب ہیں جو علم الصیغہ میں بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں اِفْتِعَالٌ جیسے اِجْتِنَابٌ اور اِسْتِفْعَالٌ جیسے اِسْتِنْصَارٌ، اِنْفِعَالٌ جیسے اِنْفِطَارٌ، اِفْعِلَالٌ جیسے اِحْمِرَارٌ، اِفْعِیْلَالٌ جیسے اِدْھِیْمَامٌ، اِفْعِیْعَالٌ جیسے اِخْشِیْشَانٌ، اِفْعِوَّالٌ جیسے اِجْلِوَّاذٌ۔

سوال - ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب - ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں۔ اِفْعَال جیسے اِکْرَام۔ تفعیل جیسے تصریف، مفاعلة جیسے مقاتلة، تَفَعُّلٌ جیسے تَقَبُّلٌ، تَفَاعل جیسے تَقَابُلٌ

سوال - رباعی مجرد کے کتنے باب ہیں؟

جواب - رباعی مجرد کا صرف ایک ہی باب ہے۔ فَعْلَلَةٌ جیسے بَعْثَرَةٌ۔

سوال - رباعی مزید کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب - رباعی مزید کی دو قسمیں ہیں رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل (۲) رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل۔ رباعی مزید باہمزہ وصل کا ایک باب ہے تفعلل جیسے تَسَرْبُلٌ اور بے ہمزہ وصل کے دو باب ہیں باب اول افعلال جیسے اِقْشِعْرَارٌ باب دوم افعنلال جیسے اِبْرِنْشَاق

فصل چہارم در ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی

ثلاثی مزید فیہ ملحق یا ملحق برباعی مجرد باشد یا ملحق برباعی مزید اول راہفت باب ست فَعْلَلَةٌ علامت آن تکرار لام است چون اَلْجَلْبَبَةُ چادر پوشانیدن۔
تصریفہ جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ الخ

ترجمہ و تشریح

مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید

غیر ملحق بہ رباعی کی بحث سے فارغ ہو گئے۔ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید کو بیان کر چکے تو اب چوتھی فصل میں ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی کو بیان کرتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ ملحق کی دو قسمیں ہیں۔ اول ثلاثی مزید ملحق بر باعی مجرد ہوگا۔ دوم ثلاثی مزید ملحق بر باعی مزید ہوگا۔ اول کے سات باب ہیں۔

باب اول فَعْلَلَةٌ ہے۔ اس باب کی علامت لام کلمہ کا تکرار ہے۔ یعنی لام کلمہ مکرر ہوگا۔ جیسے اَلْجَلْبَبَةُ چادر پہننا۔ یہ مصدر اصل جَلْبٌ تھا۔ یعنی تین حرف والا تھا۔ مگر ایک بار کا اضافہ کرکے جَلْبَبَةٌ بنا لیا گیا ہے۔

صرف صغیر جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبِبٌ وَجُلْبِبَ یُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبَبٌ الامرُ منهُ جَلْبِبْ والنهیُ عنه لا تُجَلْبِبْ الظرفُ منهُ مُجَلْبَبٌ۔

ماضی کی گردان ۔ جَلْبَبَ جَلْبَبَا جَلْبَبُوا جَلْبَبَتْ جَلْبَبَتَا جَلْبَبْنَ جَلْبَبْتَ جَلْبَبْتُمَا جَلْبَبْتُمْ ، جَلْبَبْتِ جَلْبَبْتُمَا جَلْبَبْتُنَّ ، جَلْبَبْتُ جَلْبَبْنَا۔

مضارع معروف یُجَلْبِبُ یُجَلْبِبَانِ یُجَلْبِبُوْنَ ، تُجَلْبِبُ تُجَلْبِبَانِ یُجَلْبِبْنَ تُجَلْبِبُ تُجَلْبِبَانِ تُجَلْبِبُوْنَ تُجَلْبِبِیْنَ تُجَلْبِبَانِ تُجَلْبِبْنَ اُجَلْبِبُ نُجَلْبِبُ۔

اسم فاعل مُجَلْبِبٌ مُجَلْبِبَانِ مُجَلْبِبُوْنَ مُجَلْبِبَةٌ مُجَلْبِبَتَانِ مُجَلْبِبَاتٌ

امر حاضر معروف جَلْبِبْ جَلْبِبَا جَلْبِبُوْا جَلْبِبِیْ جَلْبِبَا جَلْبِبْنَ۔

نہی حاضر معروف لَا تُجَلْبِبْ لَا تُجَلْبِبَا لَا تُجَلْبِبُوْا لَا تُجَلْبِبِیْ لَا تُجَلْبِبْنَ

باب دوم فَعْوَلَةٌ زیادت آن واو است بعد عین چون السَّرْوَلَةُ شلوار پوشانیدن تصریفہ ، سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ الخ۔

باب سوم فَیْعَلَةٌ بزیادت یا بعد فا چون الصَّیْطَرَةُ برگماشتہ شدن۔ تصریفہ صَیْطَرَ یُصَیْطِرُ الخ۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید ملحق بر باعی مجرد کا دوسرا باب فَعْوَلَةٌ ہے۔ اس باب میں عین کلمہ کے بعد واو بڑھا کر رباعی مجرد کے وزن پر بنایا گیا ہے۔ اصل میں یہ ثلاثی ہے۔ واو بڑھا کر رباعی کے وزن پر کر لیا گیا ہے۔ جیسے سَرْوَلَةٌ پاجامہ پہننا۔

گردان فعل ماضی معروف سَرْوَلَ سَرْوَلَا سَرْوَلُوْا، سَرْوَلَتْ سَرْوَلَتَا سَرْوَلْنَ سَرْوَلْتَ سَرْوَلْتُمَا سَرْوَلْتُمْ، سَرْوَلْتِ سَرْوَلْتُمَا سَرْوَلْتُنَّ، سَرْوَلْتُ سَرْوَلْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یُسَرْوِلُ یُسَرْوِلَانِ یُسَرْوِلُوْنَ، تُسَرْوِلُ تُسَرْوِلَانِ یُسَرْوِلْنَ تُسَرْوِلُوْنَ تُسَرْوِلِیْنَ تُسَرْوِلْنَ اُسَرْوِلُ نُسَرْوِلُ۔

بحث اسم فاعل مُسَرْوِلٌ مُسَرْوِلَانِ مُسَرْوِلُوْنَ مُسَرْوِلَةٌ مُسَرْوِلَتَانِ مُسَرْوِلَاتٌ

بحث امر حاضر معروف سَرْوِلْ سَرْوِلَا سَرْوِلُوْا سَرْوِلِیْ سَرْوِلَا سَرْوِلْنَ

بحث نہی حاضر معروف لَا تُسَرْوِلْ لَا تُسَرْوِلَا لَا تُسَرْوِلُوْا، لَا تُسَرْوِلِیْ لَا تُسَرْوِلْنَ

باب سوم:- ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مجرد کا تیسرا باب فیعلۃ ہے۔ اس باب کی علامت فا کلمہ کے بعد یاء کا زائد ہونا ہے۔ گویا فاء کلمہ کے بعد ثلاثی کو رباعی بنالیا گیا ہے جیسے صَیْطَرَ ص، ط، ر اصلی ہیں اس میں ص کے بعد یاء زیادہ کی گئی ہے۔

بحث فعل ماضی معروف صَیْطَرَ صَیْطَرَا صَیْطَرُوْا، صَیْطَرَتْ صَیْطَرَتَا صَیْطَرْنَ، صَیْطَرْتَ صَیْطَرْتُمَا صَیْطَرْتُمْ، صَیْطَرْتِ صَیْطَرْتُمَا صَیْطَرْتُنَّ صَیْطَرْتُ صَیْطَرْنَا

بحث فعل مضارع معروف یُصَیْطِرُ یُصَیْطِرَانِ یُصَیْطِرُوْنَ تُصَیْطِرُ تُصَیْطِرَانِ یُصَیْطِرْنَ تُصَیْطِرُوْنَ تُصَیْطِرِیْنَ تُصَیْطِرْنَ، اُصَیْطِرُ نُصَیْطِرُ۔

بحث اسم فاعل مُصَیْطِرٌ مُصَیْطِرَانِ مُصَیْطِرُوْنَ مُصَیْطِرَةٌ مُصَیْطِرَتَانِ مُصَیْطِرَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف۔ صَیْطِرْ صَیْطِرَا صَیْطِرُوْا صَیْطِرِیْ صَیْطِرْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَا تُصَیْطِرْ لَا تُصَیْطِرَا لَا تُصَیْطِرُوْا۔ لَا تُصَیْطِرِیْ لَا تُصَیْطِرْنَ

باب چہارم فَعْیَلَۃٌ بزیادت یا بعد عین چون اَلشَّرْیَفَۃُ افزونی برگہائے کشت بریدن۔ تصریفہ شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ الخ

باب پنجم فَوْعَلَۃٌ بزیادت واو بعد فا چون اَلْجَوْرَبَۃُ پاتابہ پوشیدن تصریفہ جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ الخ

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کا چوتھا باب فَیْعَلَۃٌ ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد یا زیادہ کی گئی ہے۔ جیسے اَلشَّرْیَفَۃُ کھیتی کی بڑھی ہوئی گھاس کو کاٹ دینا۔ اس میں حروف اصلی تین ہیں۔ ش، ر، ف، اور را کے بعد یا کو زیادہ کیا گیا ہے۔ تاکہ رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اس کی گردان حسب ذیل ہے۔

بحث فعل ماضی معروف شَرْیَفَ شَرْیَفَا شَرْیَفُوْا شَرْیَفَتْ شَرْیَفَتَا شَرْیَفْنَ شَرْیَفْتَ شَرْیَفْتُمَا شَرْیَفْتُمْ شَرْیَفْتِ شَرْیَفْتُمَا شَرْیَفْتُنَّ شَرْیَفْتُ شَرْیَفْنَا۔ بحث فعل مضارع معروف یُشَرْیِفُ یُشَرْیِفَانِ یُشَرْیِفُوْنَ تُشَرْیِفُ تُشَرْیِفَانِ یُشَرْیِفْنَ تُشَرْیِفُ تُشَرْیِفَانِ تُشَرْیِفُوْنَ تُشَرْیِفِیْنَ تُشَرْیِفْنَ اُشَرْیِفُ نُشَرْیِفُ

بحث اسم فاعل مُشَرْیِفٌ مُشَرْیِفَانِ مُشَرْیِفُوْنَ مُشَرْیِفَۃٌ مُشَرْیِفَتَانِ مُشَرْیِفَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف شَرْیِفْ شَرْیِفَا شَرْیِفُوْا شَرْیِفِیْ شَرْیِفْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَا تُشَرْیِفْ لَا تُشَرْیِفَا لَا تُشَرْیِفُوْا لَا تُشَرْیِفِیْ لَا تُشَرْیِفْنَ۔

پانچواں باب

ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد کا پانچواں باب فَوْعَلَۃٌ ہے۔ اس باب کے فا کلمہ کے بعد واو زیادہ کرکے ثلاثی کو رباعی مجرد کے وزن پر کر دیا گیا جیسے اَلْجَوْرَبَۃُ پائتابہ پہننا۔ اس میں بھی تین حروف اصلی ہیں۔ ج، ر، ب، واوَ الحاق کے واسطے ہے۔

گردان فعل ماضی معروف جَوْرَبَ جَوْرَبَا جَوْرَبُوْا جَوْرَبَتْ جَوْرَبَتَا جَوْرَبْنَ جَوْرَبْتَ جَوْرَبْتُمَا جَوْرَبْتُمْ جَوْرَبْتِ جَوْرَبْتُمَا جَوْرَبْتُنَّ جَوْرَبْتُ جَوْرَبْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یُجَوْرِبُ یُجَوْرِبَانِ یُجَوْرِبُوْنَ تُجَوْرِبُ تُجَوْرِبَانِ یُجَوْرِبْنَ تُجَوْرِبُ تُجَوْرِبَانِ تُجَوْرِبُوْنَ تُجَوْرِبِیْنَ تُجَوْرِبْنَ اُجَوْرِبُ نُجَوْرِبُ۔

بحث اسم فاعل مُجَوْرِبٌ مُجَوْرِبَانِ مُجَوْرِبُوْنَ مُجَوْرِبَۃٌ مُجَوْرِبَتَانِ مُجَوْرِبَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف جَوْرِبْ جَوْرِبَا جَوْرِبُوْا جَوْرِبِیْ جَوْرِبْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف۔ لَا تُجَوْرِبْ لَا تُجَوْرِبَا لَا تُجَوْرِبُوْا۔ لَا تُجَوْرِبِیْ لَا تُجَوْرِبْنَ اسم ظرف مُجَوْرَبٌ الخ۔

باب ششم: فَعْنَلَۃٌ بزیادت نون بعد عین چوں اَلْقَلْنَسَۃُ کلاہ پوشانیدن
تصریفہ، قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ الخ
باب ہفتم فَعْلاۃٌ بزیادت یا بعد لام چوں اَلْقَلْسَاۃُ کلاہ پوشانیدن
تصریفہ۔ قَلْسیٰ یُقَلْسِی قَلْسَاۃً فَہُوَ مُقَلْسٍ وَقُلْسِیَ یُقَلْسٰی قَلْسَاۃً فَہُوَ مُقَلْسًی الامر منہ قَلْسِ والنہی عنہ لاتُقَلْسِ الظرف منہ مُقَلْسًی۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کا چھٹا باب فعنلۃٌ ہے۔ اس باب میں عین کلمہ کے بعد نون زیادہ کر کے ثلاثی کو رباعی مجرد کے وزن پر کر دیا گیا جیسے اَلْقَلْنَسَۃُ ٹوپی پہننا۔

بحث فعل ماضی معروف قَلْنَسَ قَلْنَسَا قَلْنَسُوْا، قَلْنَسَتْ قَلْنَسَتَا قَلْنَسْنَ قَلْنَسْتَ قَلْنَسْتُمَا قَلْنَسْتُمْ قَلْنَسْتِ قَلْنَسْتُنَّ قَلْنَسْتُ قَلْنَسْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یُقَلْنِسُ یُقَلْنِسَانِ یُقَلْنِسُوْنَ، تُقَلْنِسُ تُقَلْنِسَانِ یُقَلْنِسْنَ تُقَلْنِسُوْنَ تُقَلْنِسِیْنَ تُقَلْنِسْنَ اُقَلْنِسُ نُقَلْنِسُ

بحث اسم فاعل مُقَلْنِسٌ مُقَلْنِسَانِ مُقَلْنِسُوْنَ مُقَلْنِسَۃٌ مُقَلْنِسَتَانِ مُقَلْنِسَاتٌ

بحث امر حاضر معروف قَلْنِسْ قَلْنِسَا قَلْنِسُوْا قَلْنِسِیْ قَلْنِسْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَاتُقَلْنِسْ لَاتُقَلْنِسَا لَاتُقَلْنِسُوْا لَاتُقَلْنِسِیْ لَاتُقَلْنِسْنَ

باب ہفتم بزیادت یا بعد لام۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کا ساتواں باب فعلاۃٌ ہے۔ اس باب میں یا، لام کلمہ کے بعد زیادہ کر کے ثلاثی کو رباعی مجرد کے وزن پر کر دیا گیا ہے۔

بحث فعل ماضی معروف قَلْسیٰ قَلْسَیَا قَلْسَوْا قَلْسَتْ قَلْسَتَا قَلْسَیْنَ قَلْسَیْتَ قَلْسَیْتُمَا قَلْسَیْتُمْ قَلْسَیْتِ (قَلْسَیْتُمَا) قَلْسَیْتُنَّ قَلْسَیْتُ قَلْسَیْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یُقَلْسِیْ یُقَلْسِیَانِ یُقَلْسُوْنَ تُقَلْسِیْ تُقَلْسِیَانِ تُقَلْسِیْنَ تُقَلْسُوْنَ تُقَلْسِیْنَ اُقَلْسِیْ نُقَلْسِیْ

بحث اسم فاعل مُقَلْسٍ مُقَلْسِیَانِ مُقَلْسُوْنَ مُقَلْسِیَۃٌ مُقَلْسِیَتَانِ مُقَلْسِیَاتٌ

بحث امر حاضر معروف قَلْسِ قَلْسِیَا قَلْسُوْا قَلْسِیْ قَلْسِیْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَا تَقَلْسَ لَا تَقَلْسِيَا لَا تَقَلْسَوْا لَا تَقَلْسِیْ لَا تَقَلْسِيْنَ
بحث اسم ظرف مُقَلْسَیً

اصل قَلْسٰی قَلْسَیَ بود یا متحرک ماقبل مفتوح یا را الف کردند وہمچنیں قَلْسَاۃً که مصدر قَلْسَیَۃً بود وہمچنیں یُقَلْسٰی مضارع مجہول که اصل آن یُقَلْسَیُ بود ودر مُقَلْسًی مفعول که اصل آن مُقَلْسَیٌ بود لیکن دراں الف بسبب اجتماع ساکنین یا تنوین بیفتاد یُقَلْسِیْ مضارع معروف که اصل آن یُقَلْسِیُ بود یا را ساکن کردند وہمچنیں مُقَلْسٍ اسم فاعل که اصل آن مُقَلْسِیٌ بود لیکن یائے آن بعد سکون بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد و ملحق بر باعی مزید فیہ یا ملحق بتفعلل ست یا ملحق بافعنلال یا ملحق بافعلال اول را ہشت باب است۔

باب اوّل تَفَعْلُلٌ بزیادت تا قبل فا وتکرار لام چون التَّجَلْبُبُ چادر پوشانیدن

ترجمہ وتشریح

قَلْسٰی فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب ہے۔ اس کی اصل قَلْسَیَ تھی۔ قاعدہ پایا گیا کہ یار متحرک ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہے۔ اس لئے یار کو الف سے بدل دیا۔ اسی طرح قَلْسَاۃً مصدر کی اصل قَلْسَیَۃً تھی یا متحرک ماقبل متحرک اس لئے یار کو الف سے بدل دیا گیا۔ اسی طرح فعل مضارع مجہول یُقَلْسٰی میں یار متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا دو ساکن جمع ہوئے الف اور تنوین تنوین کو گرا دیا اسی طرح مُقَلْسًی صیغہ اسم مفعول اس کی اصل مُقَلْسَیٌ تھی یار کو الف سے بدلنے کے بعد دو ساکن کے جمع ہونے کی وجہ سے الف کو گرا دیا (دو ساکن الف اور تنوین ہیں) یُقَلْسِیْ اصل میں یُقَلْسِیُ تھی یار متحرک ماقبل مکسور یار کو ساکن کردیا۔ اسی طرح مُقَلْسٍ صیغہ اسم فاعل کی اصل مُقَلْسِیٌ تھی۔ یار متحرک ماقبل مکسور یار کو ساکن کردیا دو ساکن جمع ہوئے یار اور تنوین۔ یا کو گرادیا مُقَلْسٍ ہوگیا۔

تنبیہ

ان ساتوں بابوں میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے۔ اور ملحق بہ رباعی مزید یا ملحق بتفعلل ہے یا ملحق بافعنلال ہے یا ملحق بافعلال۔ پہلے یعنی ملحق بہ تفعلل کے آٹھ باب ہیں۔

باب اوّل تَفَعْلُلٌ اس باب کی علامت یہ ہے کہ فار کلمہ سے پہلے تار زائد

ہوگی اور لام کلمہ مکرر ہوگا۔ جیسے تجلبب اس میں حروف اصلی ج، ل، ب، ہیں۔ تا، اور دوسری با، زائد ہیں۔

صرف صغیر تجلبب یتجلبب تجلببا فھو متجلبب و تجلبب یتجلبب تجلببا فھو متجلبب الامر منہ تجلبب والنھی عنہ لاتجلبب الظرف منہ متجلبب۔

صرف کبیر فعل ماضی مطلق تجلبب تجلببا تجلببوا تجلببت تجلببتا تجلببن تجلببت تجلببتما تجلببتم تجلببت تجلببتما تجلببتن تجلببت تجلببنا۔

بحث فعل مضارع معروف یتجلبب یتجلببان یتجلببون تجلبب تجلببان یتجلببن تجلببون تجلببین تجلببن اتجلبب نتجلبب

اسم مفعول و اسم فاعل متجلبب متجلببان متجلببون متجلببۃ متجلببتان متجلببات۔

امر حاضر معروف تجلبب تجلببا تجلببوا تجلببی تجلببن

نہی حاضر معروف لاتجلبب لاتجلببا لاتجلببوا لاتجلببی لاتجلببن۔

اسم ظرف متجلبب الخ

باب دوم تفعول بزیادت تا قبل فا و واؤ میان عین و لام چوں تسرول شلوار پوشیدن۔

ترجمہ و تشریح

دوسرا باب تفعول ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ تا، کی زیادتی فا سے پہلے ہے۔ اور واؤ کی زیادتی عین اور لام کلمہ کے درمیان ہے۔

صرف صغیر تسرول یتسرول تسرولا فھو متسرول و تسرول یتسرول تسرولا فھو متسرول الامر منہ تسرول والنھی عنہ لاتتسرول الظرف منہ متسرول۔

صرف کبیر: ماضی مطلق تسرول تسرولا تسرولوا تسرولت تسرولتا تسرولن تسرولت تسرولتما تسرولتم تسرولت تسرولتما

تَسَرْوَلْتُنَّ تَسَرْوَلْتُ تَسَرْوَلْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یَتَسَرْوَلُ یَتَسَرْوَلَانِ یَتَسَرْوَلُوْنَ تَتَسَرْوَلُ تَتَسَرْوَلَانِ یَتَسَرْوَلْنَ تَتَسَرْوَلُوْنَ تَتَسَرْوَلِیْنَ تَتَسَرْوَلْنَ اَتَسَرْوَلُ نَتَسَرْوَلُ۔

بحث اسم فاعل مُتَسَرْوِلٌ مُتَسَرْوِلَانِ مُتَسَرْوِلُوْنَ مُتَسَرْوِلَةٌ مُتَسَرْوِلَتَانِ مُتَسَرْوِلَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف تَسَرْوَلْ تَسَرْوَلَا تَسَرْوَلُوْا تَسَرْوَلِیْ تَسَرْوَلْنَ

بحث نہی حاضر معروف لَا تَسَرْوَلْ لَا تَسَرْوَلَا لَا تَسَرْوَلُوْا لَا تَسَرْوَلِیْ لَا تَسَرْوَلْنَ اسم ظرف مُتَسَرْوَلٌ۔

باب سوم تَفَیْعُلٌ بزیادت تا قبل فا و یا بعد فا چون تَشَیْطُنٌ شیطان شدن۔ باب چہارم تَفَوْعُلٌ بزیادت تا قبل فا و او بعد فا چون تَجَوْرُبٌ پائتابہ پوشیدن۔

ترجمہ وتشریح

تیسرا باب تَفَیْعُلٌ ہے۔ اس باب میں فا سے پہلے تا زائد ہے اور فا کلمہ کے بعد یا زائد آتی ہے۔

اس کا مصدر تَشَیْطُنٌ ہے۔ شیطان ہونا۔

(صرف صغیر) تَشَیْطَنَ یَتَشَیْطَنُ تَشَیْطُنًا فَهُوَ مُتَشَیْطِنٌ الامر منه تَشَیْطَنْ والنهی عنه لَا تَتَشَیْطَنْ الظرف منه مُتَشَیْطَنٌ۔

(صرف کبیر) بحث فعل ماضی معروف تَشَیْطَنَ تَشَیْطَنَا تَشَیْطَنُوْا تَشَیْطَنَتْ تَشَیْطَنَتَا تَشَیْطَنَّ تَشَیْطَنْتَ تَشَیْطَنْتُمَا تَشَیْطَنْتُمْ تَشَیْطَنْتِ تَشَیْطَنْتُمَا تَشَیْطَنْتُنَّ تَشَیْطَنْتُ تَشَیْطَنَّا۔

بحث فعل مضارع معروف یَتَشَیْطَنُ یَتَشَیْطَنَانِ یَتَشَیْطَنُوْنَ تَتَشَیْطَنُ تَتَشَیْطَنَانِ یَتَشَیْطَنَّ تَتَشَیْطَنُوْنَ تَتَشَیْطَنِیْنَ تَتَشَیْطَنَّ اَتَشَیْطَنُ نَتَشَیْطَنُ

بحث اسم فاعل مُتَشَیْطِنٌ مُتَشَیْطِنَانِ مُتَشَیْطِنُوْنَ مُتَشَیْطِنَةٌ مُتَشَیْطِنَتَانِ مُتَشَیْطِنَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف تَشَیْطَنْ تَشَیْطَنَا تَشَیْطَنُوْا تَشَیْطَنِیْ تَشَیْطَنَّ

بحث نہی حاضر معروف لَاتَتَشَیْطَنْ لَاتَتَشَیْطَنَا لَاتَتَشَیْطَنُوْا لَاتَتَشَیْطَنِیْ لَاتَتَشَیْطَنَّ اسم ظرف مُتَشَیْطَنٌ۔

باب چہارم ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رباعی مزید ملحق بہ تفعلل کا چوتھا باب تَفَوْعُلٌ ہے۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ فا کلمہ سے پہلے تاء اور فا کلمہ کے بعد واو زائد ہے۔ جیسے تَجَوْرُبٌ (ج، ر، ب حروف اصلی ہیں۔ تا اور واو زائد ہیں۔

(صرف صغیر) تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فَهُوَ مُتَجَوْرِبٌ و تُجُوْرِبَ وَیُتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فَهُوَ مُتَجَوْرَبٌ الامر منہ تَجَوْرَبْ والنہی عنہ لَاتَتَجَوْرَبْ الظرف منہ مُتَجَوْرَبٌ۔

(صرف کبیر) بحث ماضی معروف تَجَوْرَبَ تَجَوْرَبَا تَجَوْرَبُوْا تَجَوْرَبَتْ تَجَوْرَبَتَا تَجَوْرَبْنَ تَجَوْرَبْتَ تَجَوْرَبْتُمَا تَجَوْرَبْتُمْ تَجَوْرَبْتِ تَجَوْرَبْتُمَا تَجَوْرَبْتُنَّ تَجَوْرَبْتُ تَجَوْرَبْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یَتَجَوْرَبُ یَتَجَوْرَبَانِ یَتَجَوْرَبُوْنَ تَتَجَوْرَبُ تَتَجَوْرَبَانِ یَتَجَوْرَبْنَ تَتَجَوْرَبُ تَتَجَوْرَبُوْنَ تَتَجَوْرَبِیْنَ تَتَجَوْرَبْنَ اَتَجَوْرَبُ نَتَجَوْرَبُ

بحث اسم فاعل مُتَجَوْرِبٌ مُتَجَوْرِبَانِ مُتَجَوْرِبُوْنَ مُتَجَوْرِبَةٌ مُتَجَوْرِبَتَانِ مُتَجَوْرِبَاتٌ

بحث امر حاضر معروف تَجَوْرَبْ تَجَوْرَبَا تَجَوْرَبُوْا تَجَوْرَبِیْ تَجَوْرَبْنَ نہی حاضر معروف لَاتَتَجَوْرَبْ لَاتَتَجَوْرَبَا لَاتَتَجَوْرَبُوْا لَاتَتَجَوْرَبِیْ لَاتَتَجَوْرَبْنَ اسم ظرف مُتَجَوْرَبٌ

باب پنجم تَفَعْنُلٌ بزیادت تا قبل فا و نون بعد عین چوں تَقَلْنُسٌ کلاہ پوشیدن۔ **باب ششم** تَمَفْعُلٌ بزیادت تا و میم قبل فاء چون تَمَسْکُنٌ مسکین شدن

ترجمہ وتشریح پانچواں باب تَفَعْنُلٌ ہے۔ اس باب کی علامت فا کلمہ سے پہلے تاء کی زیادتی ہے۔ اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوتا ہے۔ جیسے تَقَلْنُسٌ ٹوپی پہننا۔

چھٹاں باب تَمَفْعُلٌ ہے اس باب میں فا کلمہ سے پہلے تا اور میم زائد

ہوتے ہیں تَمَسْکُنٌ غریب و مسکین ہونا۔

تصریف باب پنجم

صرف صغیر:۔ تَقَلْنَسَ یَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فَهُوَ مُتَقَلْنِسٌ وَتُقُلْنِسَ یُتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فَهُوَ مُتَقَلْنَسٌ الامرُ مِنْهُ تَقَلْنَسْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقَلْنَسْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَقَلْنَسٌ

صرف کبیر:۔ **بحث ماضی معروف** تَقَلْنَسَ تَقَلْنَسَا تَقَلْنَسُوْا تَقَلْنَسَتْ تَقَلْنَسَتَا تَقَلْنَسْنَ تَقَلْنَسْتَ تَقَلْنَسْتُمَا تَقَلْنَسْتُمْ تَقَلْنَسْتِ تَقَلْنَسْتُمَا تَقَلْنَسْتُنَّ تَقَلْنَسْتُ تَقَلْنَسْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یَتَقَلْنَسُ یَتَقَلْنَسَانِ یَتَقَلْنَسُوْنَ تَتَقَلْنَسُ تَتَقَلْنَسَانِ یَتَقَلْنَسْنَ تَتَقَلْنَسُوْنَ تَتَقَلْنَسِیْنَ تَتَقَلْنَسْنَ اَتَقَلْنَسُ نَتَقَلْنَسُ

بحث اسم فاعل مُتَقَلْنِسٌ مُتَقَلْنِسَانِ مُتَقَلْنِسُوْنَ مُتَقَلْنِسَةٌ مُتَقَلْنِسَتَانِ مُتَقَلْنِسَاتٌ

بحث امر حاضر معروف تَقَلْنَسْ تَقَلْنَسَا تَقَلْنَسُوْا تَقَلْنَسِیْ تَقَلْنَسْنَ

بحث نہی حاضر معروف لَا تَقَلْنَسْ لَا تَقَلْنَسَا لَا تَقَلْنَسُوْا لَا تَقَلْنَسِیْ لَا تَقَلْنَسْنَ

اسم ظرف مُتَقَلْنَسٌ

تصریف باب ششم

صرف صغیر تَمَسْکَنَ یَتَمَسْکَنُ تَمَسْکُنًا فَهُوَ مُتَمَسْکِنٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَمَسْکَنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَمَسْکَنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَمَسْکَنٌ۔

صرف کبیر **بحث فعل ماضی معروف** تَمَسْکَنَ تَمَسْکَنَا تَمَسْکَنُوْا تَمَسْکَنَتْ تَمَسْکَنَتَا تَمَسْکَنَّ تَمَسْکَنْتَ تَمَسْکَنْتُمَا تَمَسْکَنْتُمْ تَمَسْکَنْتِ تَمَسْکَنْتُمَا تَمَسْکَنْتُنَّ تَمَسْکَنْتُ تَمَسْکَنَّا۔

بحث فعل مضارع معروف یَتَمَسْکَنُ یَتَمَسْکَنَانِ یَتَمَسْکَنُوْنَ تَتَمَسْکَنُ تَتَمَسْکَنَانِ یَتَمَسْکَنَّ تَتَمَسْکَنُوْنَ تَتَمَسْکَنِیْنَ تَتَمَسْکَنَّ اَتَمَسْکَنُ نَتَمَسْکَنُ

بحث اسم فاعل مُتَمَسْکِنٌ مُتَمَسْکِنَانِ مُتَمَسْکِنُوْنَ مُتَمَسْکِنَةٌ مُتَمَسْکِنَتَانِ مُتَمَسْکِنَاتٌ

بحث امر حاضر معروف تَمَسْکَنْ تَمَسْکَنَا تَمَسْکَنُوْا تَمَسْکَنِیْ تَمَسْکَنَّ۔

بحث نہی حاضر معروف لَا تَمَسْكَنْ لَا تَمَسْكَنَا لَا تَمَسْكَنُوْا لَا تَمَسْكَنِيْ لَا تَمَسْكَنَا لَا تَمَسْكَنَّ۔ اسم ظرف مُتَمَسْكَنٌ۔

باب هفتم تَفَعْلُتٌ بزیادت تا قبل فا و تائے دیگر بعد لام چون تَعَفْرُتٌ خبیث شدن۔ **باب هشتم** تَفَعْلِيٌ بزیادت تا قبل فا و یا بعد لام چون تَقَلْسِيٌ کلاہ پوشیدن۔

صرف صغیر این ابواب را بوزن صرف صغیر تَسَرْبُلٌ باید گردانید و در باب آخر یعنی تَقَلْسِيٌ تعلیلات بقیاس قَلْسٰى يُقَلْسِيْ باید کرد و در مصدرش ضمہ عین را بکسرہ بدل کرد اعلال مقلس کردہ اند۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید ملحق بر باعی مزید ملحق بتفعلل کا ساتواں باب تَفَعْلُتٌ ہے۔ اس باب کی علامت تار کا زائد ہونا فار سے پہلے۔ اور دوسری تار کا زائد ہونا لام کلمہ کے بعد جیسے تَعَفْرُتٌ خبیث ہونا۔ اس مصدر میں ع، ف، ر اصلی ہیں اور اول و آخر کی دونوں تار زائد ہیں۔ آٹھواں باب تَفَعْلِيٌ ہے۔ اس باب کی علامت تار کی زیادتی فا سے پہلے اور یار کی زیادتی لام کے بعد ہے جیسے تَقَلْسِيٌ ٹوپی پہننا۔ اس مصدر میں ق، ل، س، اصلی حروف ہیں۔ اور تار اور یار زائد ہیں۔ ان دونوں بابوں کی گردانیں نیچے مذکور ہیں

صرف صغیر این ابواب الخ ان تمام ابواب کو تَسَرْبُلٌ کے وزن پر گردانا چاہیے اور آخری باب یعنی باب تقلسی کی تعلیل قلسی یقلسی کی طرح کرنا چاہیے اور اسکے مصدر تَقَلْسِيٌ میں عین کلمہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلکر مُقَلْسٍ کی طرح تعلیل کرنا چاہیے۔

تصریف باب هفتم

صرف صغیر:۔ تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا فَهُوَ مُتَعَفْرِتٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَعَفْرَتْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَعَفْرَتْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَعَفْرَتٌ

صرف کبیر:۔ فعل ماضی معروف تَعَفْرَتَ تَعَفْرَتَا تَعَفْرَتُوْا تَعَفْرَتَتْ تَعَفْرَتَتَا تَعَفْرَتْنَ تَعَفْرَتْتَ تَعَفْرَتْتُمَا تَعَفْرَتْتُمْ تَعَفْرَتْتِ تَعَفْرَتْتُمَا تَعَفْرَتْتُنَّ تَعَفْرَتْتُ تَعَفْرَتْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یَتَعَفْرَتُ یَتَعَفْرَتَانِ یَتَعَفْرَتُوْنَ تَتَعَفْرَتُ تَتَعَفْرَتَانِ یَتَعَفْرَتْنَ تَتَعَفْرَتُوْنَ تَتَعَفْرَتِیْنَ تَتَعَفْرَتْنَ اَتَعَفْرَتُ نَتَعَفْرَتُ

بحث اسم فاعل مُتَعَفْرِتٌ مُتَعَفْرِتَانِ مُتَعَفْرِتُوْنَ مُتَعَفْرِتَۃٌ مُتَعَفْرِتَتَانِ مُتَعَفْرِتَاتٌ

بحث امر حاضر معروف تَعَفْرَتْ تَعَفْرَتَا تَعَفْرَتُوْا تَعَفْرَتِیْ تَعَفْرَتْنَ

بحث نہی حاضر معروف لَا تَعَفْرَتْ لَا تَعَفْرَتَا لَا تَعَفْرَتُوْا لَا تَعَفْرَتِیْ لَا تَعَفْرَتْنَ

اسم ظرف مُتَعَفْرَتٌ۔

تصریف باب ہشتم

صرف صغیر:۔ تقلسی یتقلسی تقلسیا فہو متقلس و تُقُلْسِیَ یُتَقَلْسٰی تَقَلْسِیًا فَہُوَ مُتَقَلْسًی اَلْاَمْرُ مِنْہُ تَقَلْسَ وَالنَّہْیُ عَنْہُ لَا تَتَقَلْسَ وَالظَّرْفُ مِنْہُ مُتَقَلْسًی

صرف کبیر:۔ بحث فعل ماضی معروف تَقَلْسٰی تَقَلْسَیَا تَقَلْسَوْا تَقَلْسَتْ تَقَلْسَتَا تَقَلْسَیْنَ تَقَلْسَیْتَ تَقَلْسَیْتُمَا تَقَلْسَیْتُمْ تَقَلْسَیْتِ تَقَلْسَیْتُمَا تَقَلْسَیْتُنَّ تَقَلْسَیْتُ تَقَلْسَیْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یَتَقَلْسٰی یَتَقَلْسَیَانِ یَتَقَلْسَوْنَ تَتَقَلْسٰی تَتَقَلْسَیَانِ یَتَقَلْسَیْنَ تَتَقَلْسَوْنَ تَتَقَلْسِیْنَ تَتَقَلْسَیْنَ اَتَقَلْسٰی نَتَقَلْسٰی

بحث اسم فاعل مُتَقَلْسٍ مُتَقَلْسِیَانِ مُتَقَلْسُوْنَ مُتَقَلْسِیَۃٌ مُتَقَلْسِیَتَانِ مُتَقَلْسِیَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف تَقَلْسَ تَقَلْسَیَا تَقَلْسَوْا تَقَلْسَیْ تَقَلْسَیْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَا تَتَقَلْسَ لَا تَتَقَلْسَیَا لَا تَتَقَلْسَوْا لَا تَتَقَلْسَیْ لَا تَتَقَلْسَیْنَ اسم ظرف مُتَقَلْسًی

نوٹ

ثلاثی مزید ملحق برباعی کے کل پندرہ ابواب یہاں تک بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے سات ملحق برباعی مجرد کے اور ان میں سے آٹھ باب ثلاثی مزید ملحق بہ تفعلل کے ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ نے ان میں سے بعض ابواب کی گردان لکھی اور بعض کی نہیں لکھی۔ مگر ہم نے ہر باب کے بیان کے ساتھ ساتھ اس باب کی گردان بھی تحریر کر دی ہے تاکہ طلباء کو آسانی ہو جائے۔

مُلحق بَاِفْعِنْلَال

را دو باب ست

باب اول اِفْعِنْلَالٌ بزیادت لام دوم و نون بعد عین و ہمزہ وصل چوں اَلْاِقْعِنْسَاسُ سینہ و گردن برآوردہ خرامیدن۔

ترجمہ و تشریح

ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی ملحق باِفعنلال کے دو باب ہیں۔ پہلا باب افعنلال ہے۔ عین کے بعد نون زائد ہوتا ہے۔ اور لام ثانی بھی زائد ہوتا ہے جیسے اِقْعِنْسَاسٌ اس باب میں ق، ع، س، اصلی ہیں۔ ہمزہ نون اور دوسری سین زائد ہیں اِقْعِنْسَاسٌ گردن اور سینہ تان کر چلنا۔

صرف صغیر:- اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا فَهُوَ مُقْعَنْسِسٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِقْعَنْسِسْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَقْعَنْسِسْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُقْعَنْسَسٌ

صرف کبیر:- بحث فعل ماضی معروف اِقْعَنْسَسَ اِقْعَنْسَسَا اِقْعَنْسَسُوا اِقْعَنْسَسَتْ اِقْعَنْسَسَتَا اِقْعَنْسَسْنَ اِقْعَنْسَسْتَ اِقْعَنْسَسْتُمَا اِقْعَنْسَسْتُمْ اِقْعَنْسَسْتِ اِقْعَنْسَسْتُمَا اِقْعَنْسَسْتُنَّ اِقْعَنْسَسْتُ اِقْعَنْسَسْنَا

بحث فعل مضارع معروف يَقْعَنْسِسُ يَقْعَنْسِسَانِ يَقْعَنْسِسُونَ تَقْعَنْسِسُ تَقْعَنْسِسَانِ يَقْعَنْسِسْنَ تَقْعَنْسِسُونَ تَقْعَنْسِسِيْنَ تَقْعَنْسِسْنَ اَقْعَنْسِسُ نَقْعَنْسِسُ۔

بحث اسم فاعل مُقْعَنْسِسٌ مُقْعَنْسِسَانِ مُقْعَنْسِسُونَ مُقْعَنْسِسَةٌ مُقْعَنْسِسَتَانِ مُقْعَنْسِسَاتٌ۔

بحث امر حاضر معروف اِقْعَنْسِسْ اِقْعَنْسِسَا اِقْعَنْسِسُوا اِقْعَنْسِسِیْ اِقْعَنْسِسْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَاتَقْعَنْسِسْ لَاتَقْعَنْسِسَا لَاتَقْعَنْسِسُوا لَاتَقْعَنْسِسِیْ لَاتَقْعَنْسِسْنَ

بحث اسم ظرف مُقْعَنْسَسٌ۔

باب دوم اِفْعِنْلَاءٌ بزیادت یا بعد لام ونون بعد عین وہمزہ وصل چون اِسْلِنْقَاءٌ برقفا خفتن ۔ اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً فَھُوَ مُسْلَنْقٍ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِسْلَنْقِ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَسْلَنْقِ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُسْلَنْقًی ۔

در مصدر این باب کہ اصلش اِسْلِنْقَایٌ بود یا بسبب وقوع آن در طرف بعد الف ہمزہ شد ودر دیگر صیغ تعلیل بقیاس باب قَلْسٰی باید کرد

ترجمہ و تشریح

دوسرا باب اِفْعِنْلَاءٌ ہے ۔ اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد نون اور لام کلمہ کے بعد یار زائد ہوگی ۔ اور شروع میں ہمزہ وصل ہوگا جیسے اِسْلِنْقَاءٌ گدی کے بل سونا ۔

صرف صغیر :۔ اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً فَھُوَ مُسْلَنْقٍ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِسْلَنْقِ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَسْلَنْقِ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُسْلَنْقًی ۔ اس باب کا مصدر کہ جس کی اصل اِسْلِنْقَایٌ تھی یا طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی اس لئے یار کو ہمزہ سے بدل دیا ۔ اور اس باب کے باقی صیغوں کی تعلیل کو قلسی کے باب پر قیاس کر لیا گیا ہے اس باب میں ہمزہ وصل ہے اور عین کلمہ کے بعد نون اور لام کے بعد یار زائد ہے ۔ اور س، ل، ق اس باب میں حروف اصلیہ ہیں

صرف کبیر :۔ **بحث فعل ماضی معروف** اِسْلَنْقٰی اِسْلَنْقَیَا اِسْلَنْقَوْا اِسْلَنْقَتْ اِسْلَنْقَتَا اِسْلَنْقَیْنَ اِسْلَنْقَیْتَ اِسْلَنْقَیْتُمَا اِسْلَنْقَیْتُمْ اِسْلَنْقَیْتِ اِسْلَنْقَیْتُمَا اِسْلَنْقَیْتُنَّ اِسْلَنْقَیْتُ اِسْلَنْقَیْنَا ۔

بحث فعل مضارع معروف یَسْلَنْقِیْ یَسْلَنْقِیَانِ یَسْلَنْقُوْنَ تَسْلَنْقِیْ تَسْلَنْقِیَانِ یَسْلَنْقِیْنَ تَسْلَنْقُوْنَ تَسْلَنْقِیْنَ تَسْلَنْقِیْنَ اَسْلَنْقِیْ نَسْلَنْقِیْ ۔

بحث اسم فاعل مُسْلَنْقٍ مُسْلَنْقِیَانِ مُسْلَنْقُوْنَ مُسْلَنْقِیَةٌ مُسْلَنْقِیَتَانِ مُسْلَنْقِیَاتٌ ۔

بحث امر حاضر معروف اِسْلَنْقِ اِسْلَنْقِیَا اِسْلَنْقُوْا اِسْلَنْقِیْ اِسْلَنْقِیْنَ

بحث فعل نہی حاضر معروف لَاتَسْلَنْقِ لَاتَسْلَنْقِیَا لَاتَسْلَنْقُوْا ، لَاتَسْلَنْقِیْ لَاتَسْلَنْقِیْنَ ۔

اسم ظرف مُسْلَنْقًی ۔

ملحق بافعلال را ایک باب ست

اِفْوِعْلَالٌ بزیادت واو بعد فا وتکرار لام چون اِکْوِهْدَادٌ کوشش کردن۔
اِکْوَهَدَّ یَکْوَهِدُّ اِکْوِهْدَادًا فَهُوَ مُکْوَهِدٌّ الامرمنه اِکْوَهِدَّ اِکْوَهِدِّ اِکْوَهْدِدْ
وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَكْوَهِدَّ لَاتَكْوَهِدِّ لَاتَكْوَهْدِدْ۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ ملحق بافعلال کا صرف ایک ہی باب ہے۔ اس باب کی علامت واو کی زیادتی ہے فا کلمہ کے بعد اور لام کلمہ مکرر ہے جیسے اِکْوِهْدَادٌ کوشش کرنا۔
اس باب کے مصدر میں حروف اصلی ک، ھ، د اول ہیں۔ دوسری دال اور واو زائد ہیں۔ (صرف کبیر)

بحث فعل ماضی معروف اِکْوَهَدَّ اِکْوَهَدَّا اِکْوَهَدُّوا اِکْوَهَدَّتْ اِکْوَهَدَّتَا اِکْوَهْدَدْنَ اِکْوَهْدَدْتَ اِکْوَهْدَدْتُمَا اِکْوَهْدَدْتُمْ اِکْوَهْدَدْتِ اِکْوَهْدَدْتُمَا اِکْوَهْدَدْتُنَّ اِکْوَهْدَدْتُ اِکْوَهْدَدْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یَکْوَهِدُّ یَکْوَهِدَّانِ یَکْوَهِدُّوْنَ۔ تَکْوَهِدُّ تَکْوَهِدَّانِ یَکْوَهْدِدْنَ تَکْوَهِدُّوْنَ تَکْوَهِدِّیْنَ تَکْوَهْدِدْنَ ۔۔۔۔ اَکْوَهِدُّ نَکْوَهِدُّ۔

بحث اسم فاعل مُکْوَهِدٌّ مُکْوَهِدَّانِ مُکْوَهِدُّوْنَ مُکْوَهِدَّةٌ، مُکْوَهِدَّتَانِ مُکْوَهِدَّاتٌ

بحث امر حاضر معروف اِکْوَهِدَّ اِکْوَهِدَّا اِکْوَهِدُّوا اِکْوَهِدِّیْ اِکْوَهْدِدْنَ

بحث نہی حاضر معروف لَاتَکْوَهِدَّ لَاتَکْوَهِدِّ لَاتَکْوَهْدِدْ لَاتَکْوَهِدَّا لَاتَکْوَهِدُّوا لَاتَکْوَهِدِّیْ لَاتَکْوَهْدِدْنَ۔

اسم ظرف مُکْوَهَدٌّ۔

در جمیع صیغ این باب ادغام است تعلیل بوضع صیغ اِقْشَعَرَّ برزبان باید آورد
فائدہ در کتب مطولہ صرف ملحقات دیگر بسیار ہم برباعی مجرد وہم برباعی مزید فیہ

شمردہ اند درین رسالہ برمشہورات اکتفا کردیم۔

ترجمہ و تشریح اس باب کے تمام صیغوں میں ادغام پایا جاتا ہے۔ باب اِقْشَعَرَّ کی طرح اس میں تعلیل کرنا چاہئے فائدہ:۔ علم صرف کی بڑی کتابوں میں دوسرے ملحقات کی گردانیں بھی بکثرت ذکر کی گئی ہیں۔ اسی طرح رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ تحریر کئے گئے ہیں۔ مگر اس مختصر سے رسالہ میں ہم نے مشہور ملحقات ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔

مشق سوالاتِ مفیدہ

سوال:۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی کے کتنے ابواب ہیں اور کون کون سے ہیں؟
جواب:۔ ثلاثی مزید فیہ کی اولاً دو قسم ہیں۔ اول ملحق برباعی مجرد دوم ملحق برباعی مزید فیہ۔ سوال ملحق برباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں اور کون کون سے ہیں؟
جواب:۔ ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد کے سات باب ہیں اور وہ یہ ہیں۔ اول فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ دوم فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ سوم فَيْعَلَةٌ جیسے صَيْطَرَةٌ چہارم فَعْيَلَةٌ جیسے شَرْيَفَةٌ پنجم فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ ششم فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ ہفتم فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ۔
سوال:۔ ملحق برباعی مزید فیہ کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے ہیں۔
جواب:۔ ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید فیہ کی اولاً تین قسمیں ہیں اول ملحق بتفعلل ہوگا۔ دوم یا ملحق بافعنلال ہوگا۔ سوم یا ملحق بافعلال ہوگا۔
سوال:۔ ملحق بتفعلل کے کتنے باب ہیں۔ اور کون کون سے ہیں۔؟
جواب:۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید ملحق بتفعلل کے آٹھ باب ہیں۔ باب اول تفعلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ دوم تفعوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ سوم تَفَيْعُلٌ جیسے تَشَيْطُنٌ چہارم تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ پنجم تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ ششم تَمَفْعُلٌ جیسے تَمَسْكُنٌ ہفتم تَفَعْلُتٌ جیسے تَعَفْرُتٌ ہشتم تَفَعْلِیٌ جیسے تَقَلْسِیٌ۔

سوال ملحق بافعنلال کے کتنے باب ہیں؟۔
جواب :۔ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی ملحق بافعنلال کے دو باب ہیں۔ باب اول افعنلال جیسے اِقْعِنْسَاسٌ۔ دوم اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ۔
سوال :۔ ملحق بافعلال کے کتنے باب ہیں؟
جواب :۔ ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید ملحق بافعلال کا صرف ایک باب ہے جیسے اِکْوِهْدَادٌ

درباب تمفعل خلجان کردہ اند کہ زیادت الحاق قبل فائی آید جز تاکہ بضرورت ادائے معنی مطاوعت قبل فامی آید پس میم برائے الحاق نمی تواند شد بہمیں جہت صاحب منشعب گفتہ کہ این باب شاذ ازقبیل غلط است میم را اصلی گمان کردہ تابران آوردند ومولانا عبدالعلی صاحب دررسالہ ہدایت الصرف تمفعل را ازملحقات برآوردہ۔ داخل رباعی مزید فیہ کردہ اند وتحقیق اینست کہ ملحق ست واین تقیید کہ زیادت الحاق قبل فانیاید بیجا است۔ صاحب فصول اکبری اکثر صیغ راکہ دران زیادت قبل فاست مثل نَرْجِسٌ وغیرہ ازملحقات شمردہ مناط الحاق برین ست کہ مزید فیہ بسبب زیادت بروزن رباعی گردد ومعنی جدید ازقبیل خواص علاوہ معنی ملحق بہ پیدا نہ کند ہرگاہ این مناط یافتہ شد درملحق بودن تمسکن شبہہ نیست وچون مِسْکِیْنٌ بروزن مفعیل است نہ فِعْلِیْلٌ وقاعدہ معینہ محققان صرف کہ برائے زیادت حرف مناسبت مزید فیہ بامادہ بدلالتی از دلالات ثلثہ یعنی مطابقی وتضمنی والتزامی کافی ست مقتضی زیادت میم ست در تَمَسْکُنٌ ومِسْکِیْنٌ پس عدِ مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ آن را از باب تَسَرْبُلٌ باصالت میم صحیح نیست۔

ترجمہ وتشریح

ثلاثی جوکہ رباعی مزید فیہ کے باب تفعلل کے ساتھ ملحق ہے۔ اس کے آٹھ باب ہیں۔ جن میں فاکلمہ سے پہلے حرف تازیادہ کی گئی ہے۔ اور دوسرا باب فایاعین یالام کلمہ کے بعد بڑھایا گیا ہے۔ صرف ایک باب یعنی تمفعلٌ ایک ایسا باب ہے کہ اس میں دونوں حرف یعنی تا اور میم فاکلمہ سے پہلے الحاق کے واسطے بڑھائے گئے ہیں۔ اور اس کی مثال میں تمسکن کا صیغہ ذکر کیا ہے۔ اس میں تا، اور میم فاکلمہ سے پہلے شروع میں بڑھائے گئے ہیں۔ ادہر علماء صرف کا یہ قانون ہے کہ جو حرف بھی برائے الحاق زیادہ کیا جائے گا وہ فاکلمہ

سے پہلے نہیں ہوگا۔ بلکہ فاعین یالام کے بعد ہوگا۔ مگر اس باب تمسکن میں ایسا نہیں ہے۔ دونوں حرف زائد فار کلمہ سے پہلے زیادہ کئے گئے ہیں۔ اس لئے اشکال پیدا ہوگیا کہ الحاق کیلئے حروف کا اضافہ فار کلمہ کے پہلے نہیں آتی۔ علاوہ تار کے کہ تا مطاوعت کے معنی کو ادا کرنے کے لئے فار سے پہلے بڑھادی جاتی ہے۔ لہٰذا میم تمسکن کی الحاق کے واسطے کیوں آئی۔ چنانچہ اس وجہ سے نشعب کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ باب شاذ ہے۔ اور غلط ہے۔ میم کو اصل سمجھ کر تا اس پر بڑھادی گئی ہے۔ اور رباعی مزید میں لاحق کرلیا گیا ہے۔

وتحقیق اینست الخ مگر حق یہ ہے کہ یہ باب ملحق ہے۔ اور الحاق و اضافہ کے لئے یہ قید لگانا کہ زیادتی فار کلمہ سے پہلے نہیں کی جاسکتی سراسر غلط اور بیجا ہے۔ کیوں کہ فصول اکبری مصنف نے اکثر ان صیغوں کو جن میں زیادتی فاکلمہ سے پہلے ہے۔ مثلاً نرجس وغیرہ ان سب کو ملحقات میں شمار کیا ہے۔

ومناط الحاق دریں است۔ الخ اور الحاق کا دارومدار اس میں بتایا ہے کہ مزید فیہ زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اور ثلاثی ملحق میں الحاق کے بعد وہی خصوصیات ہوں۔ جو خصوصیات رباعی ملحق بہ میں ہوتی ہیں۔ مگر کوئی ایسی خصوصیت پیدا نہ ہو کہ جو ملحق بہ میں نہ پائی جاتی ہو۔ لیکن اگر الحاق کے بعد ملحق بہ کے علاوہ دوسرے نئے معنی یا نئی خصوصیات پیدا ہو جائیں گی۔ تو وہ ہرگز ملحقات میں شمار نہ ہوگا۔ لہٰذا تمسکن کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

وچون مِسکین بروزن مفعیل الخ اور جس طرح مسکین بروز مفعیل ہے۔ نہ فعلیل کے وزن پر۔

خلاصہ یہ ہے کہ الحاق کا دارومدار اس پر ہے کہ ثلاثی مزید فیہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہو جائے۔ اور نئے خواص علاوہ ملحق بہ کے معنی پیدا نہ ہوں۔ جب یہ قاعدہ پایا گیا تو تمسکن کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا۔ اور جب مسکین مفعیل کے وزن پر ہے فعلیل کے وزن پر نہیں ہے تو ادھر علماء صرف کا بنایا ہوا قاعدہ ہے کہ کسی حرف کے زائد ماننے کے لئے مزید فیہ میں اصل مادہ کی مناسبت کسی بھی دلالت کے ذریعہ پایا جانا کافی ہے خواہ دلالت مطابقی ہو یا تضمنی یا التزامی سے اصل مادہ کے ساتھ مناسبت پائی جائے گی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ تمسکن، مسکین میں زیادتی میم کا مقتضی ہے۔

لہٰذا مولانا عبد العلیؒ نے جو تمسکین کی میم اصل مانا اور تسربل کے باب میں شمار کیا ہے درست نہیں ہے۔

گویا معیار الحاق کا یہ ہے کہ حرف زیادہ کرنے کے بعد مزید فیہ میں اپنے اصل مادہ کے ساتھ مناسبت باقی رہنا چاہیئے خواہ مناسبت مطابقی یا تضمنی یا التزامی سے ہو۔ لہٰذا اس قاعدہ سے تمسکین میں میم زائد ہے۔ اصلی نہیں ہے کیوں کہ تمسکن اور مسکین دونوں کا مادہ سکون ہے۔ یہ ثلاثی کا مصدر ہے۔ اب اس کو رباعی کے ساتھ لاحق کر دیا گیا تو تمسکن ہوگیا۔ جس کے معنی مسکین ہونے کے ہیں یعنی فقیر و محتاج ہونا۔ تو تمسکن اور سکون میں اگرچہ معنی مطابقی میں اتحاد باقی نہیں رہا۔ مگر معنی التزامی میں مناسبت باقی ہے۔ کیوں کہ مسکین فقر و غربت کی وجہ سے اپنے مقاصد کو پورا کرنے سے رُکا رہتا ہے۔ لہٰذا سکون کے معنی التزاماً پائے گئے۔

فائدہ صاحبِ شافیہ تفعّل و تفاعل از ملحقات شمردہ جمیع محققین تخطیۂ او نمودہ اند بہیں جہت کہ ہرچند تفعّل و تفاعل بروزن رباعی گردیدہ لیکن درین ہردو باب خواص و معانی زائد است نسبت بہ ملحق بہ پس مناط الحاق یافتہ نمی شود۔

ترجمہ وتشریح باب تفعل اور باب تفاعل دونوں ثلاثی مزید ملحق بر باعی بے ہمزہ وصل ہیں۔ مگر شافیہ کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں بابوں کو ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مزید فیہ ملحق بتفعلل شمار کیا ہے۔ مگر جمہور علماء صرف نے ان کی تغلیط کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں باب رباعی کے وزن پر ہیں۔ مگر الحاق کا اصل قاعدہ یہاں نہیں پایا گیا۔ قاعدہ یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ دونوں ہم وزن ہوں۔ دوسرے یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کے معنی اور خواص میں اتحاد ہو یعنی دونوں کے معنی متحد ہوں یہاں باب تفعل و تفاعل جو کہ ملحق ہیں۔ ملحق بہ یعنی باب تفعلل کے مقابلے خواص اور معنی زائد پائے جاتے ہیں۔

فائدہ حضرت استاذی مولوی سید محمد صاحب بریلوی عفر لہ برائے ضبط حرکات مصادر غیر ثلاثی مجرد قاعدہ تقریر فرمودہ اند افادۃً نوشتہ می شود۔
قاعدہ ہر مصدر غیر ثلاثی مجرد کہ در آخرش تا باشد وفا مفتوح بود یا بعد ساکن اولش مفتوح باشد چون مَفَاعَلَةٌ وَفَعْلَلَةٌ۔

ترجمہ وتشریح

علم الصیغہ کے مصنف مولانا عنایت اللہ علیہ الرحمۃ اپنے استاذ کا بیان کردہ ایک قاعدہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت استاذ مولوی سید محمد بریلوی ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ۔ رباعی مجرد رباعی مزید کے مصادر کی حرکتوں کو یاد رکھنے کا ایک قاعدہ تحریر فرمایا ہے۔

قاعدہ:۔ جو مصدر ثلاثی مجرد نہ ہو اور اس کے اخیر میں تا ہو اور اس مصدر کا فاء کلمہ مفتوح ہو ایسے مصدر میں ساکن کے بعد والا حرف مفتوح ہوگا۔ یعنی مصدر غیر ثلاثی مجرد کا ہو اور فا کلمہ مفتوح ہو اور اس کے آخر میں تا ہو تو ساکن کے بعد والا حرف مفتوح ہوگا جیسے مفاعلۃ اور فعللۃ۔

وملحقات آن وہر مصدر مذکور کہ تا قبل فائے آن باشد وفا مفتوح بود مابعد ساکن اولش مضموم باشد چون تقابلٌ وَتَقَبُّلٌ وتَسَرْبُلٌ وملحقات آن را اگر فا ساکن بود مابعد آن مکسور باشد چون تصریفٌ وہر مصدر کہ ہمزہ وصل در ابتدا داشتہ باشد مابعد ساکن اولش مکسور باشد چون اجتنابٌ واِسْتِنْصَارٌ وغیر آن جز اِفَّعَلٌ واِفَّاعُلٌ کہ از فروع تفعل وتفاعل اند اصلی از ابواب ہمزہ وصل ہستند ہر مصدر کہ ہمزہ قطعی اولش باشد مابعد ساکن اولش مفتوح بود چون افاعل درین قاعدہ وجہ ضبط حرکت مابعد ساکن اول بالخصوص اینست کہ خطا در تلفظ ہمین حرف بیشتر از مردم واقع می شود اکثر مناسبت ودیگر مصادر مفاعلت را بکسر عین واجتناب را بفتح تا برزبان می آرند۔

ترجمہ وتشریح

اور جو مصدر مذکور (یعنی وہ مصدر جو ثلاثی مجرد کا نہ ہو) ایسے مصدر میں فا کلمہ سے پہلے تا ہو اور فاء مفتوح

ہے تو حرف ساکن کے بعد والا حرف مضموم ہوگا۔ جیسے تَفَعُّلٌ تفاعُلٌ، تفعلل وغیرہ اور اگر فار کلمہ ساکن ہو تو اس کے بعد والا حرف مکسور ہوگا جیسے تصریفٌ اس میں ص فا کلمہ ساکن ہے اس لئے اس کے بعد والا حرف رار مکسور ہے۔

اور جو مصدر کہ اس کے شروع میں ہمزہ وصل ہو تو حرف ساکن کے بعد والا حرف مکسور ہوگا۔ جیسے اجتنابٌ اور استنصارٌ۔ مگر اس قاعدہ سے اِفْعَل۔ اور اِفاعل دونوں مستثنیٰ ہیں۔ کیوں کہ مستقل کوئی باب نہیں ہے۔ بلکہ باب تفعل اور باب تفاعل کے فرع ہیں۔ اصلی ہمزہ وصل کے ابواب میں سے نہیں ہیں۔

جس مصدر کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو۔ ساکن کے بعد والا پہلا حرف مفتوح ہوگا جیسے افعال میں شروع میں ہمزہ قطعی ہے۔ اس لئے فار ساکن کے بعد عین مفتوح ہے

قاعدہ :- ساکن کے بعد والے پہلے حرف میں حرکت کون سی ہوتی ہے اس میں پڑھنے اور بولنے میں چونکہ اکثر اوقات غلطی واقع ہوتی ہے مثلاً مناسبت اور دوسرے مصادر مفاعلت کو عین کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اجتناب میں تار کو فتح پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہم کو یہ قاعدہ تحریر کرنا پڑا۔

قاعدہ: برائے ضبط حرکت عین مضارع معلوم در ابواب غیر ثلاثی مجرد اگر در ماضی تاقبل فار باشد عین مضارع مفتوح خواہد بود الا مکسور و در رباعی و ملحقات کل آں لام اول و ہر حرفیکہ بجائے آں باشد حکم عین دارد در تفاعل و تفعل و تفعلل و در ملحقاتش ماقبل آخر در مضارع معلوم مفتوح باشد و در جملہ ابواب دیگر مکسور۔

ترجمہ و تشریح

ثلاثی مجرد کے علاوہ یعنی ابواب کے علاوہ مضارع معروف کے عین کی حرکت ضبط کرنے کے واسطے یہ قاعدہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ماضی میں فا کلمہ سے پہلے تا ہو تو اس ماضی کے مضارع کے عین کو حرکت فتحہ کی دی جائے گی۔ اور اگر ماضی میں فا کلمہ سے پہلے تا ہو تو ایسی ماضی کے مضارع کا عین مکسور ہوگا۔

رباعی اور اس کے کل ملحقات میں لام اول یا وہ حرف جو لام اول کی جگہ ہو اس کو حکم عین کا دیا جائے گا۔ لہٰذا رباعی مجرد کے مضارع میں لام اول مکسور ہوگا۔ کیوں کہ اس باب کی ماضی میں فا سے پہلے تار نہیں ہوتی۔

رباعی مزید فیہ باب تفعلل میں مضارع کا لام اول مفتوح ہوگا کیونکہ اس باب کی ماضی میں فاء سے پہلے تا ہوتی ہے۔ باب تفعل و تفاعل و تفعلل اور ان کے تمام ملحقات میں ماقبل آخر مضارع معروف میں مفتوح ہوگا اور اس کے تمام بابوں میں مکسور ہوگا۔

باب سوم در صرف مہموز و معتل و مضاعف مشتمل بر سہ فصل

چوں از سر ابواب فارغ شدیم حالا بقواعد تخفیف و اعلال و ادغام می پردازیم تغیر ہمزہ را تخفیف گویند و تغیر حرف علت را اعلال و در آوردن یک حرف را در دیگرے مشدد نمودن را ادغام۔

فصل اول در مہموز مشتمل بر دو قسم۔ قسم اوّل در قواعد تخفیف ہمزہ۔

قاعدہ ۱:۔ ہمزہ منفردہ ساکنہ وفق حرکت ماقبل خود شود جوازاً یعنی بعد فتحہ الف و بعد ضمہ واو و بعد کسرہ یا چون رأس و ذئب و بؤس۔

قاعدہ ۲:۔ ہمزہ ساکنہ بعد ہمزہ متحرک وجوباً وفق حرکت ماقبل شود چون اٰمَنَ و اُوْمِنَ و اِیْمَاناً۔

ترجمہ و تشریح

تیسرا باب مہموز، معتل، اور مضاعف کی گردانوں میں یہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے۔ جب ہم ابواب کو تفصیل سے بیان کر چکے تو اب یہاں سے مہموز، معتل اور مضاعف کے قواعد بیان کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ اصطلاح صرف میں ہمزہ کو بدلنے کا نام تخفیف ہے۔ اور حرف علت کے بدلنے کا نام تعلیل اور ایک حرف کو دوسرے حرف میں شامل کر کے مشدد کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔

فصل اوّل:۔ پہلی فصل مہموز کے بیان میں اور یہ بیان دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم تخفیف ہمزہ کے قواعد کے بیان میں۔ یعنی اس فصل میں ہمزہ کو بدلنے یا حذف کرنے کے قواعد بیان کئے جائیں گے۔

قاعدہ ۱:۔ اگر کسی کلمہ میں ہمزہ منفردہ ساکنہ پایا جائے تو اس ہمزہ کو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے موافق اس ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا ہے۔ یعنی ہمزہ منفردہ اگر فتحہ کے بعد ہے تو الف سے اور ضمہ کے بعد واو سے اور کسرہ کے بعد یاء سے بدل جائے گا۔ اور یہ تبدیلی جائز ہے واجب وضروری نہیں ہے جیسے راسٌ، بوسٌ، ذیبٌ پڑھنا جائز ہے۔

قاعدہ ۲:۔ اگر کسی کلمہ میں ہمزہ ساکن ہو اور اس کے بعد دوسرا ہمزہ متحرک موجود ہو تو واجب ہے کہ دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دیں اٰمَنَ اُومِنَ اِیمانًا کہ اصل میں أأمَنَ، أؤمِنَ اور إئْمَاناً تھے۔ ہمزہ ساکن بعد ہمزہ متحرکہ واقع ہوا۔ اس لئے ہمزہ ساکنہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ أأمَنَ کو وجوباً آمن اور أأمِن کو اُومِنَ اور إءمَاناً کو اِیمَاناً بنالیا گیا۔

قاعدہ ۳:۔ ہمزہ منفردہ مفتوحہ بعد ضمہ واو شود و بعد کسرہ یا جوازاً چون جُوَنٌ ومِیَرٌ۔

قاعدہ ۴ درد و ہمزہ متحرکہ اگر یکے ہم مکسور باشد ثانی یا شود وجوباً چون جاءٍ وائِمّۃٌ ورنہ واو چون أوادِمُ وأُوَیْدِمٌ صرفیان این قاعدہ را درصورت کسرہ ہم وجوبی گفتہ اند مگر این صحیح نیست زیرا کہ در بعضے قرأت متواتر لفظ ائمہ بہمزہ دوم آمدہ۔ پس معلوم شد کہ قاعدہ مذکور جواز یست۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ ۳ ہمزہ منفردہ مفتوحہ ضمہ کے بعد واو ہوجاتا ہے۔ اور بعد کسرہ کے یا ہوجاتا ہے جوازاً۔ جُوَنٌ اور مِیَرٌ کہ اصل میں جُؤَنٌ تھا۔ ہمزہ منفردہ بعد ضمہ کے واقع ہوا اس لئے ہمزہ مفتوحہ کو واو سے بدل دیا گیا۔ اسی طرح مِیَرٌ کی اصل مِئَرٌ تھی۔ ہمزہ مفتوح ہے اور کسرہ کے بعد ہے اس لئے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ مگر یہ تبدیل کرنا جوازاً ہے

قاعدہ ۴ اگر ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو اگر ان میں کوئی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے وجوباً بدل دیا جائے گا۔ جیسے جاءٍ اور اَئِمّۃٌ کہ جاءٍ اصل میں جائِئٌ تھا۔ یاء واقع ہوئی الف زائدہ کے بعد اس یاء

کو بدل دیا گیا ہمزہ سے جاءُ ہوا۔ اب قاعدہ پایا گیا کہ دو ہمزہ جمع ہوئے۔ اور دونوں متحرک بھی ہیں اور ایک ہمزہ مکسور ہے۔ لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا۔ جاءِیُ ہوا یا پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس لئے ساکن کر دیا دو ساکن جمع ہوئے یا اور تنوین ساکن یا کو گرا دیا۔ اور تنوین ہمزہ کو دیا جاءٍ ہو گیا۔

اسی طرح أَئِمَّۃٌ میں دو متحرک ہمزہ جمع ہوئے ایک ان میں سے مکسور ہے۔ لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا أَیِمَّۃٌ ہو گیا۔

اور اگر کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں مگر ان دونوں میں سے کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیتے ہیں جیسے أَوَادِمُ اور أُوَامِلُ کہ اصل میں أَءَادِمُ اور أُءَامِلُ تھے۔ دو متحرک ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ان میں سے کوئی مکسور نہیں ہے۔ اس لئے دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیا أَوَادِمُ اور أُوَامِلُ ہو گیا۔

فائدہ ہمزہ بعد واو و یائے مدہ زائدہ و یائے تصغیر جنس ماقبل گشتہ دران ادغام یابد جواز اچون مقروۃٌ وخطیۃٌ و اُفَیّسٌ۔

قاعدہ چون بعد الف مفاعل ہمزہ قبل یا واقع شود بیائے مفتوحہ بدل شود یا بالف چون خطایا جمع خطیئۃ خطائیُ بود بسبب وقوع آن قبل طرف بعد الف جمع ہمزہ شد پس خطاءِءُ گردید بعد ازان ہمزہ ثانیہ بقاعدہ جاءٍ یا شد پس حسب این قاعدہ ہمزہ را یائے مفتوحہ و یا را الف کردند خطایا شد۔

ترجمہ و تشریح اگر کسی کلمہ میں واو اور یا کے بعد ہمزہ واقع ہو اور وہ واو اور یا مدّہ زائد ہوں اصلی نہ ہوں تو یہ ہمزہ اگر واو کے بعد ہے تو ہمزہ کو واو سے بدل دیں گے۔ جیسے مَقْرُوْءَۃٌ ہمزہ واو زائد کے بعد واقع ہوا اور وہ واو مدہ زائد ہے لہٰذا ہمزہ کو واو سے بدل دیا اور واو کو واو میں ادغام کر دیا مَقْرُوَّۃٌ ہو گیا۔

اور خَطِیَّۃٌ اصل میں خَطِیْئَۃٌ تھا۔ ہمزہ واقع ہوا یاء ساکن ماقبل مکسور یعنی یا مدّہ زائد ہے۔ لہٰذا ہمزہ کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کر دیا خَطِیَّۃٌ ہو گیا اُفَیِّسٌ اصل میں اُفَیْئِسٌ تھا۔ ہمزہ کو یا سے بدلا اُفَیْیِسٌ ہوا پہلی یاء کو

دوسری یاء میں ادغام کردیا گیا۔ اُفَیِّسٌ ہوگیا۔

قاعدہ ۶: جب ہمزہ مفاعل کے الف کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ کو یاء مفتوح سے بدل دیں گے۔ اور اس کے بعد یاء کو الف سے بدل دیں گے جیسے خَطَایَا جو کہ خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے اصل میں خطائیٔ تھا۔ یاء واقع ہوئی الف زائدہ کے بعد اور طرف کے قریب واقع ہوئی تو قائلٌ کے قاعدہ کے موافق یاء ہمزہ سے بدل گئی خطاءِءٌ ہوا۔ اس لئے قاعدہ ۵ صادق آیا۔ لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا جیسے جاءٍ میں بدلا گیا تھا۔ لہٰذا خطائیٌ ہوگیا۔ اور اب دیکھا کہ ہمزہ واقع ہوا مفاعل کے الف کے بعد اور یاء سے پہلے لہٰذا ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلا گیا تو خطایِیُ ہوگیا۔ قاعدہ پایا گیا کہ یا متحرک ماقبل اس کا مفتوح ہے لہٰذا دوسری یاء کو الف سے بدل دیا خطایا ہوگیا۔

قاعدہ ہمزہ متحرک کہ پس حرف ساکنہ غیرمدہ زائدہ ویائے تصغیر بعد نقل حرکتش بماقبل محذوف شود جوازاً چون یَسَلُ و قَدَفْلَحَ وَ یَلُمِیْخَاہٗ

قاعدہ در یَرَیٰ و یُرِیٰ و جملہ افعال رویت این قاعدہ بطور وجوب مستعمل ست نہ در اسمائے مشتقہ از رویت پس در مَرَاٰیٌ ظرف و مصدر میمی و در مِرْاَۃٌ آلہ و در مَرْئِیٌّ اسم مفعول حرکت ہمزہ بماقبل دادہ ہمزہ را حذف کردن جائز ست نہ واجب۔

ترجمہ و تشریح

قاعدہ:۔ اس قاعدہ میں اس ہمزہ کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے جو ہمزہ کہ منفرد اور متحرک ہو قاعدہ ہمزہ منفردہ متحرکہ اگر حرف ساکن کے بعد واقع ہو وہ ساکن حرف مدہ زائدہ نہ ہو اور یاء تصغیر بھی نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل والے ساکن حرف کو دیدیں گے۔ اور یہ ہمزہ جوازاً حذف کردیا جائے گا۔ جیسے یَسَلُ اصل میں یَسْئَلُ تھا۔ ہمزہ متحرک اور منفرد ہے ماقبل سین ساکن ہے اور غیر مدہ زائدہ ہے تصغیر کی یاء بھی نہیں ہے۔ اس لئے جوازاً ہمزہ کی حرکت سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کردیا گیا۔

دوسری مثال قَدَ اَفْلَحَ ہے۔ ہمزہ متحرک منفرد ہے۔ ماقبل اس کے دال

رساکنہ ہے نہ مدہ زائدہ ہے نہ یا تصغیر۔ اس لئے ہمزہ کی حرکت دال کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا قَدَ فُلَحَ ہو گیا۔

اسی طرح یَرْمَاہُ اخاہ میں بھی کیا گیا۔ ہمزہ متحرک بعد ساکن غیر مدہ زائدہ وغیر یا تصغیر کے بعد واقع ہوا ہمزہ کی حرکت یا ساکنہ کو دیا ہمزہ کو حذف کر دیا یَرْمِیَ خَاہُ ہو گیا۔ یرمی خاہ کے معنیٰ وہ اپنے بھائی کو تیر مارتا ہے۔

قاعدہ رویت مصدر کے بنے ہوئے تمام فعل اور صیغے جن میں ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن ہو تو اس ہمزہ کی حرکت وجوباً ماقبل کو دیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے یَرَیٰ اصل میں یَرْاَیُ تھا۔ ہمزہ متحرک منفرد اس کا ماقبل ساکن ہمزہ کا فتحہ وجوباً را کو دیا اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا، بعینہ یہ طریقہ مضارع کے صیغوں اور امر و نہی کے صیغوں میں اختیار کریں گے۔

قاعدہ ۹ ہمزہ متحرکہ اگر بعد متحرک باشد دران بین بین قریب و بین بین بعید ہر دو جائز است۔ خواندن ہمزہ میان مخرج خود و مخرج حرف علت کہ وفق حرکتش باشد بین بین قریب است و میان مخرج و مخرج حرف علت وفق حرکت بعید وبین بین را تسہیل می گویند مثال سَأَلَ سَئِمَ یَؤُمَ در سَأَلَ ہر دو بین بین ہمزہ در مخرج خود و الف خواندہ خواہد شد چہ خود ہمزہ مفتوح است و ماقبلش ہم مفتوح و در سَئِمَ در بین بین قریب میان مخرج یا و ہمزہ و در بعید میان مخرج الف و ہمزہ و در یَؤُمَ میان مخرج واو و ہمزہ بہ بین بین قریب جائز است۔

ترجمہ و تشریح

قاعدہ اس میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بین بین قریب اور بین بین بعید کا قاعدہ تحریر کیا ہے۔ اگر ہمزہ منفرد ہو اور متحرک کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔ بین بین کا طریقہ یہ ہے کہ ہمزہ کو جھٹکا سے نہ پڑھا جاوے بلکہ نرمی سے پڑھے۔ لہٰذا ہمزہ کو اس طرح پڑھیں کہ نہ بالکل سخت ہو نہ بالکل نرم ہو۔ اور یہ جب ہو گا کہ ہمزہ نہ تو اپنے مخرج سے ادا کیا جائے کیوں کہ اس میں جھٹکا ہو گا۔ اور نہ حرف مدہ کے مخرج سے ادا ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان سے ادا کیا جائے تو نرمی آجائے گی۔ اسی کو بین بین کہا جاتا ہے۔

دوسرا نام اس کا تسہیل ہمزہ ہے۔ اب اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرف علت کے درمیان ادا کیا جائے جو ہمزہ کی حرکت سے نکلتا ہے تو اس کو بین بین قریب کہتے ہیں۔ اور اگر ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج کے درمیان اور اس حرف علت کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت سے پیدا ہو اسے بین بین بعید کہتے ہیں جیسے سَاَلَ ہمزہ حرف متحرک (سین) کے بعد واقع ہوئی۔ تو اس ہمزہ میں تسہیل کریں گے یعنی بین بین پڑھیں گے۔ اور چونکہ ہمزہ پر فتحہ ہے اور سین پر بھی فتحہ ہے۔ لہٰذا اس میں بین بین قریب و بعید دونوں جائز ہیں۔ سَئِمَ میں ہمزہ پر کسرہ ہے اگر بین بین قریب کریں گے تو ہمزہ، یا، اور اپنے مخرج کے درمیان پڑھی جائے گی۔ اور اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھیں گے تو بین بین بعید ہو گا۔

اور لَؤُمَ میں بین بین قریب اس طرح پر ہو گا کہ ہمزہ اپنے مخرج اور واو کے مخرج کے درمیان پڑھی جائے۔ اور اگر ہمزہ اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھی جائے گی تو بین بین بعید ہو گا۔

(نوٹ) تسہیل اور بین بین قریب و بعید کو استاد ادا کر کے طلبار کو بتلائیں۔

قاعدہ ہمزہ استفہام چون بر ہمزہ در آید ءَاَنْتُمْ دراں جائز ست ا۔ کہ ثانیہ را بحرفیکہ قاعدہ تخفیف مقتضی آں باشد بدل کنند پس درءَاُنْتُمْ اَوُنْتُمْ سازند و جائز ست کہ ہمزہ را تسہیل کنند قریب یا بعید و جائز ست کہ میان ہمزتین الف متوسط بیارند ءَاَنْتُمْ گویند

ترجمہ و تشریح قاعدہ ہمزہ قطعی پر جب ہمزۂ استفہام داخل ہو جیسے ءَاَنْتُمْ تو دوسرے ہمزہ کو اس حرف سے بدل دینا جائز جس کا تخفیف کا قاعدہ تقاضا کرتا ہے مثلاً ءَاُنْتُمْ میں پہلا ہمزہ استفہام کا ہے۔ اور دوسرا ہمزہ قطعی ہے۔ لہٰذا ثانی ہمزہ کو قاعدہ ۱۲ کے مطابق واو سے بدل کر اَوُنْتُمْ کرنا جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ دوسرے ہمزہ میں تسہیل کر دیں۔ خواہ بین بین قریب والی یا بین بین بعید والی۔ جیسا

کہ قاعدہ ۳۰ میں تفصیل گذرچکی ہے

مشق سوالات

سوال :- جاءٍ کی اصل کیا ہے؟
جواب :- جاءٍ اصل میں جائیٌ تھا۔ یاالف زائدہ کے بعد طرف کے قریب واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کے بعد قاعدہ ۳۲ جاری کرکے دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلا۔ پھر یا پر ضمہ ثقیل تھا ساکن کردیا دو ساکن جمع ہوئے۔ یا اور تنوین کو گرادیا جاءٍ رہ گیا۔
سوال :- قاعدہ ۳۲ کیا ہے؟
جواب :- جب کلمہ میں دو ہمزہ متحرکہ جمع ہوں اور دونوں میں سے کوئی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیتے ہیں۔
سوال :- یَسَلُ میں کیا تغیر ہوا ہے؟
جواب :- یَسَلُ اصل میں یَسْئَلُ تھا۔ ہمزہ متحرک ماقبل اس کا ساکن اس لئے ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل یعنی سین کو دیا اور ہمزہ کو حذف کردیا۔

قسم دوم در گردانہائے مہموز

مہموز فاء از باب نَصَرَ یَنْصُرُ، اَلْاَخْذُ گرفتن۔

صرف صغیر :- اَخَذَ یَاخُذُ اَخْذًا فَهُوَ آخِذٌ وَاُخِذَ یُؤْخَذُ اَخْذًا فَهُوَ مَاخُوْذٌ الامرُ مِنْهُ خُذْ والنهيُ عَنْهُ لَاتَاخُذْ الظرفُ مِنْهُ مَاْخَذٌ وَالآلَةُ مِنْهُ مِيْخَذٌ وَمِيْخَذَةٌ وَمِيْخَاذٌ وَتثنيتهما مَاْخَذَانِ وَمِيْخَذَانِ وَالجمعُ مِنْهُمَا مَآخِذُ وَمَآخِيْذُ اَفْعَلُ التفضيلِ آخَذُ وَالمؤنثُ

مِنْهُ اُخْذٰى وَتَثْنِيَتُهُمَا اٰخَذَانِ وَاُخْذَيَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اٰخَذُوْنَ وَاَوَاخِذُ وَاُخَذُ وَاُخْذَيَاتٌ

ترجمہ و تشریح

دوسری قسم مہموز کی گردان کے بیان میں ہے اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ مہموز فا نصر ینصر کے باب سے بیان کرتے ہیں۔ اَلْاَخْذُ پکڑنا، لینا۔

صرف کبیر:۔ بحث فعل ماضی معروف اَخَذَ اَخَذَا اَخَذُوْا اَخَذَتْ اَخَذَتَا اَخَذْنَ اَخَذْتَ اَخَذْتُمَا اَخَذْتُمْ اَخَذْتِ (اَخَذْتُمَا) اَخَذْتُنَّ اَخَذْتُ اَخَذْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف يَاْخُذُ يَاْخُذَانِ يَاْخُذُوْنَ تَاْخُذُ تَاْخُذَانِ يَاْخُذْنَ تَاْخُذُوْنَ تَاْخُذِيْنَ تَاْخُذْنَ اٰخُذُ نَاْخُذُ۔

بحث اسم فاعل اٰخِذٌ اٰخِذَانِ اٰخِذُوْنَ اٰخِذَةٌ اٰخِذَتَانِ اٰخِذَاتٌ

بحث اسم مفعول مَاْخُوْذٌ مَاْخُوْذَانِ مَاْخُوْذُوْنَ مَاْخُوْذَةٌ مَاْخُوْذَتَانِ مَاْخُوْذَاتٌ

امر حاضر معروف خُذْ خُذَا خُذُوْا خُذِيْ خُذْنَ۔

نہی حاضر معروف لَاتَاْخُذْ لَاتَاْخُذَا لَاتَاْخُذُوْا لَاتَاْخُذِيْ لَاتَاْخُذْنَ

اسم ظرف مَاْخَذٌ مَاْخَذَانِ مَاٰخِذُ

اسم آلہ مِيْخَذٌ مِيْخَذَةٌ مِيْخَذَانِ مِيْخَذَتَانِ مَاٰخِذُ مِيْخَاذٌ مِيْخَاذَانِ مَاٰخِيْذُ۔

بحث اسم تفضیل مذکر اٰخَذُ اٰخَذَانِ اٰخَذُوْنَ اَوَاخِذُ۔

بحث اسم تفضیل مونث اُخْذٰى اُخْذَيَانِ اُخَذٌ اُخْذَيَاتٌ۔

امر این باب خُذْ آمدہ برخلاف قیاس ست قیاس مقتضی آن بود کہ اُوْخُذْ می آید یا بدال ہمزۂ دوم بواو قاعدۂ اُوْمِنْ وہمچنیں امر اَکَلَ یَاْکُلُ ہم کُلْ آمدہ ودر امر اَمَرَ یَاْمُرُ حذف ہمزتین والقائے ہردو ہم جائز ست مُرْ واُوْمُرْ ہر دو آمدہ۔

تشریح وترجمہ اس باب کا امر خلاف قیاس خُذْ آیا ہے۔ قیاس کا تقاضہ تھا کہ اُوخُذْ آتا یعنی دوسرا ہمزہ اُؤمِنَ کے قاعدہ کے مطابق واو سے بدل دیا جاتا۔ اَکَلَ یَاکُلُ کا امر بھی کُلْ آیا ہے۔ اور اَمَرَ یَاْمُرُ کے امر میں دونوں ہمزہ کا حذف اور دونوں کا باقی رکھنا دونوں جائز ہے۔ کیوں کہ امر کا صیغہ مُرْ اور اُؤمُرْ دونوں آئے ہیں۔

درصیغ مضارع معلوم این باب غیر واحد متکلم قاعدہ سَأسٌ جاری ست و درمفعول وظرف ہم ودر آلہ قاعدہ بِیْرٌ ودر مضارع مجہول غیر واحد متکلم قاعدہ بُوسٌ ودر واحد متکلم مضارع معروف وافعل التفضیل قاعدہ اٰمَنَ ودر جمیع آن قاعدہ اَوَادِمُ ودر واحد متکلم مضارع مجہول قاعدہ اُوْمِنَ تعلیلات ہمہ فہمیدہ برزبان باید آورد۔

ترجمہ وتشریح اس باب کے مضارع معروف کے صیغوں میں واحد متکلم کے علاوہ میں سَأسٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اسی طرح اسم مفعول اور اسم ظرف کے صیغوں میں بھی یہی قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اور اسم آلہ کے صیغوں میں بِیْرٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اور مضارع مجہول کے صیغوں میں واحد متکلم کے علاوہ بُوسٌ کا قاعدہ جاری ہوا ہے۔ اور مضارع معروف کے واحد متکلم اور اسم تفضیل میں اٰمَنَ کا قاعدہ جاری ہوا ہے اور ان کے جمع کے صیغوں میں (جمع متکلم اور اسم تفضیل کے جمع کے صیغوں میں) اَوَادِمُ کا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور مضارع مجہول واحد متکلم میں اُوْمِنَ کا قاعدہ جاری ہوگا

مہموز فا از باب ضرب اَلْاَسْرُ بند کردن۔ اَسَرَ یَاسِرُ اَسْرًا الخ

تعلیلات صیغ بقیاس باب اَخَذَ باید فہمید جز اینکہ در امر آن کہ اِیْسِرْ است قاعدہ اِیْمَانٌ جاری شدہ دیگر ابواب ثلاثی مجرد را ہمیں وضع باید گردانید۔

ترجمہ وتشریح مہموز فا ضَرَبَ یَضْرِبُ کے باب سے اَلْاَسْرُ قید کرنا۔ اس باب کی جملہ تعلیل بَابِ اَخَذَ کی

طرح گردانا چاہئے۔ علاوہ اس کے اس باب کے امر کے صیغہ میں جو کہ اِیْسِرْ ہے۔ اِیْمَانٌ کا قاعدہ جاری ہو گا۔ نیز ثلاثی مجرد کے تمام ابواب کو اسی طریق پر سمجھ کر گردان کرنا چاہئے۔

صرف صغیر:۔ اَسَرَ یَاسِرُ اَسْرًا فَهُوَ اٰسِرٌ و اُسِرَ یُوْسَرُ اَسْرًا فَهُوَ مَاسُوْرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْسِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَاسِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَاسَرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِیْسَرٌ وَ مِیْسَرَةٌ وَ مِیْسَارٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَاسَرَانِ وَ مِیْسَرَانِ وَالجمع منهما مَاسِرُ وَ مَاسِیْرُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ اٰسَرُ المؤنث مِنْهُ اُسْرٰی وتثنیتهما اٰسَرَانِ و اُسْرَیَانِ وَالجمع منهما اٰسَرُوْنَ وَ اَوَاسِرُ و اُسَرٌ و اُسْرَیَاتٌ۔

صرف کبیر:۔ **بحث فعل ماضی معروف**۔ اَسَرَ اَسَرَا اَسَرُوْا اَسَرَتْ اَسَرَتَا اَسَرْنَ اَسَرْتَ اَسَرْتُمَا اَسَرْتُمْ اَسَرْتِ اَسَرْتُمَا اَسَرْتُنَّ اَسَرْتُ اَسَرْنَا۔

بحث فعل مضارع معروف یَاسِرُ یَاسِرَانِ یَاسِرُوْنَ تَاسِرُ تَاسِرَانِ یَاسِرْنَ تَاسِرُ تَاسِرَانِ تَاسِرُوْنَ تَاسِرِیْنَ تَاسِرْنَ اٰسِرُ نَاسِرُ۔

بحث اسم فاعل اٰسِرٌ اٰسِرَانِ اٰسِرُوْنَ اٰسِرَةٌ اٰسِرَتَانِ اٰسِرَاتٌ۔

بحث اسم مفعول مَاسُوْرٌ مَاسُوْرَانِ مَاسُوْرُوْنَ مَاسُوْرَةٌ مَاسُوْرَتَانِ مَاسُوْرَاتٌ۔

بحث اسم ظرف مَاسَرٌ مَاسَرَانِ مَاسِرُ

بحث اسم آلہ مِیْسَرٌ مِیْسَرَةٌ مِیْسَارٌ مِیْسَرَانِ مِیْسَرَتَانِ مِیْسَارَانِ ... مَاسِرُ مَاسِیْرُ۔

بحث اسم تفضیل اٰسَرُ اٰسَرَانِ اٰسَرُوْنَ اَوَاسِرُ اُسْرٰی اُسْرَیَانِ اُسَرٌ اُسْرَیَاتٌ

بحث امر حاضر معروف اِیْسِرْ اِیْسِرَا اِیْسِرُوْا اِیْسِرِیْ اِیْسِرْنَ۔

نہی حاضر معروف لَاتَاسِرْ لَاتَاسِرَا لَاتَاسِرُوْا لَاتَاسِرِیْ لَاتَاسِرْنَ۔

مہموز فا از باب افتعال اَلْاِیْتِمَارُ فرمانبرداری کردن۔

صرف صغیر تصریفہ:۔ اِیْتَمَرَ یَاتَمِرُ اِیْتِمَارًا فَهُوَ مُوْتَمِرٌ وَاُوْتُمِرَ یُوْتَمَرُ اِیْتِمَارًا فَهُوَ مُوْتَمَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِیْتَمِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَاتَمِرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُوْتَمَرٌ۔

در ماضی معلوم و امر حاضر معروف و مصدر قاعدہ اِیْمَانٌ جاری شدہ و در ماضی مجہول قاعدہ اُوْمِنَ و در مضارع معلوم قاعدہ رَاسٌ و در مجہول فاعل و مفعول

وظرف قاعدہ یُؤسُ ۔

ترجمہ وتشریح

مہموز فا باب افتعال سے الایتمارُ فرمانبرداری کرنا ۔ ماضی معروف اور امر حاضر معروف کے صیغوں میں اِیمانٌ کا قاعدہ جاری ہوگا ۔ اس لئے کہ شروع میں دو ہمزہ جمع ہوئے جن میں اول مکسور ہے اور دوسرا ہمزہ ساکن ہے ۔ اس لئے کہ ہمزہ ساکن ماقبل مکسور کی وجہ سے دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا ۔

اور اس باب کے ماضی مجہول میں قاعدہ اُومِنَ کا جاری ہوگا ۔ کیوں کہ شروع میں دو ہمزہ اول مضموم دوم ساکن جمع ہوئے ۔ اس لئے دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا ۔ اور اس باب کے مضارع معروف کے صیغوں میں یَاْسُ کا قاعدہ جاری ہوگا ۔ جیسے یَأْتَمِرُ سے یاتَمِرُ ۔ اور مضارع مجہول اور اسم مفعول واسم فاعل اور اسم ظرف میں ان سب میں یُوْسُ کا قاعدہ جاری ہوگا ۔

صرف کبیر :- **بحث فعل ماضی معروف** اِیتَمَرَ اِیتَمَرَا اِیتَمَرُوْا اِیتَمَرَتْ اِیتَمَرَتَا اِیتَمَرْنَ ۔ اِیتَمَرْتَ اِیتَمَرْتُمَا اِیتَمَرْتُمْ اِیتَمَرْتِ (اِیتَمَرْتُمَا) اِیتَمَرْتُنَّ اِیتَمَرْتُ اِیتَمَرْنَا ۔

بحث فعل مضارع معروف یاتَمِرُ یاتَمِرَانِ یاتَمِرُوْنَ تاتَمِرُ تاتَمِرَانِ یاتَمِرْنَ تاتَمِرُوْنَ تاتَمِرِیْنَ تاتَمِرْنَ اٰتَمِرُ ناتَمِرُ ۔

بحث اسم فاعل مُؤتَمِرٌ مُؤتَمِرَانِ مُؤتَمِرُوْنَ مُؤتَمِرَةٌ مُؤتَمِرَتَانِ مُؤتَمِرَاتٌ

بحث اسم مفعول مُؤتَمَرٌ مُؤتَمَرَانِ مُؤتَمَرُوْنَ مُؤتَمَرَةٌ مُؤتَمَرَتَانِ مُؤتَمَرَاتٌ

امر حاضر معروف اِیتَمِرْ اِیتَمِرَا اِیتَمِرُوْا اِیتَمِرِیْ اِیتَمِرْنَ ۔

نہی حاضر معروف لَا تَاتَمِرْ لَا تَاتَمِرَا لَا تَاتَمِرُوْا لَا تَاتَمِرِیْ لَا تَاتَمِرْنَ

بحث اسم ظرف مُؤتَمَرٌ ۔

مہموز فا از باب استفعال اَلْاِسْتِیْذَانُ اذن خواستن

تصریفہ اِسْتَاذَنَ یَسْتَاذِنُ اِسْتِیْذَانًا الخ .

صیغ این باب و دیگر ابواب ثلاثی مزید بقیاس صیغ سابقہ باید فہمید بر آوردن تعلیلات آن دشوار نیست ۔

فائدہ در مہموز عین از ثلاثی مجرد بصیغ ماضی قاعدہ بین بین جاری است ودر مضارع وامر قاعدہ یَسْئَلُ زَارَ یَزْیِرُ از ضرب ست وسَالَ یَسَالُ از فتح وسَئِمَ یَسَامُ از سمع ولَؤُمَ یَلْؤُمُ از کرم ودر امر بروقت اجرائے قاعدہ یسأل ہمزہ وصل ساقط خواہد شد ودر اِزْیِرْ زِرْ ودر اِسْاَلْ سَلْ خواہند گفت ودر اِسَامْ سَمْ ودر اُلُومْ لُمْ گردانہائے اینہارا باین وضع ضبط باید کرد مثلاً زِرْ زِیْرَا زِیْرُوا زِیْرِی زِرْنَ سَلْ سَلا سَلُوا سَلِیْ سَلْنَ لُمْ لُمَا لُمُوا لُمِی لُمْنَ در مہموز عین از ابواب ثلاثی مزید ہم برین قیاس قواعد جاری باید کرد۔

ترجمہ وتشریح باب استفعال سے مہموز فا جیسے الاستیذان اجازت چاہنا۔

صرف صغیر:۔ اِسْتَاذَنَ اِسْتَاذَنَا اِسْتِیْذَانًا فَهُوَ مُسْتَاذِنٌ وَاُسْتُوْذِنَ یُسْتَاذَنُ اِسْتِیْذَانًا فَهُوَ مُسْتَاذَنٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَاذِنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسْتَاذِنْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَاذَنٌ۔

صرف کبیر:۔ بحث فعل ماضی معروف اِسْتَاذَنَ اِسْتَاذَنَا اِسْتَاذَنُوْا اِسْتَاذَنَتْ اِسْتَاذَنَتَا اِسْتَاذَنَّ اِسْتَاذَنْتَ اِسْتَاذَنْتُمَا اِسْتَاذَنْتُمْ اِسْتَاذَنْتِ (اِسْتَاذَنْتُمَا) اِسْتَاذَنْتُنَّ اِسْتَاذَنْتُ اِسْتَاذَنَّا۔

بحث فعل مضارع معروف یَسْتَاذِنُ یَسْتَاذِنَانِ یَسْتَاذِنُوْنَ تَسْتَاذِنُ تَسْتَاذِنَانِ یَسْتَاذِنَّ تَسْتَاذِنُوْنَ تَسْتَاذِنِیْنَ تَسْتَاذِنَّ اَسْتَاذِنُ نَسْتَاذِنُ۔

بحث امر حاضر معروف اِسْتَاذِنْ اِسْتَاذِنَا اِسْتَاذِنُوْا اِسْتَاذِنِیْ اِسْتَاذِنَّ

بحث نہی حاضر معروف لَاتَسْتَاذِنْ لَاتَسْتَاذِنَا لَاتَسْتَاذِنُوْا لَاتَسْتَاذِنِیْ لَاتَسْتَاذِنَّ۔

بحث اسم فاعل مُسْتَاذِنٌ مُسْتَاذِنَانِ مُسْتَاذِنُوْنَ مُسْتَاذِنَةٌ مُسْتَاذِنَتَانِ مُسْتَاذِنَاتٌ۔

بحث اسم مفعول مُسْتَاذَنٌ مُسْتَاذَنَانِ مُسْتَاذَنُوْنَ مُسْتَاذَنَةٌ مُسْتَاذَنَتَانِ مُسْتَاذَنَاتٌ۔

بحث اسم ظرف مُسْتَاذَنٌ۔

اس باب کے تمام صیغے اسی طرح ثلاثی مزید فیہ جملہ صیغوں کو پہلے کی طرح سمجھ لینا چاہئے ان کی تعلیلوں کا نکالنا مشکل نہیں ہے۔

فائدہ :- مذکورہ بالا تمام ماضی کے صیغوں میں اسی طرح اس کے علاوہ جو بھی ماضی کا صیغہ مہموز العین ہو سب میں بین بین بعید کا قاعدہ جاری ہوگا اور جس طرح یَسْئَلُ میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے کر ہمزہ کو گرادیا گیا ہے۔ اسی طرح یَزْئِرُ و یَسْئِمُ یَلْؤُمُ میں بھی ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے کر ہمزہ کو گرادیا جائیگا۔ اور گردان اس طرح پر ہوگی۔

یَسَلُ یَسَلَانِ یَسَلُوْنَ تَسَلُ تَسَلَانِ یَسَلْنَ تَسَلُوْنَ تَسَلِیْنَ تَسَلْنَ اَسَلُ نَسَلُ - یَزِیْرُ یَزِیْرَانِ یَزِیْرُوْنَ تَزِیْرُ تَزِیْرَانِ یَزِرْنَ تَزِیْرُوْنَ تَزِیْرِیْنَ تَزِرْنَ اَزِیْرُ نَزِیْرُ - یَسَمُ یَسَمَانِ الخ یَلُمُ یَلُمَانِ یَلُوْمُوْنَ تَلُمُ تَلُمَانِ یَلُمْنَ تَلُمُوْنَ تَلُمِیْنَ تَلُمْنَ اَلُمُ نَلُمُ۔

مضارع مہموز العین میں جب یَسَلُ کا قاعدہ جاری ہوگا تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیں گے۔ اور یہ ہمزہ اور ہمزہ وصل دونوں گر جائیں گے۔ جیسے زِرْ اِزْئِرْ تھا۔ عین کلمہ کی جگہ جو ہمزہ ہے اس کی حرکت زاء کو دیا اور متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل شروع والا گرادیا۔ زِرْ رہ گیا۔

اسی طرح اِسْئَلْ میں جب عین کلمہ کے ہمزہ کی حرکت سین کو دیا اور ہمزہ حذف کردیا تو اِسَلْ ہوگیا۔ چوں کہ اب سین یعنی فاء کلمہ متحرک ہوگیا۔ اس لئے ہمزہ کی ضرورت نہ رہی کیوں کہ ابتداء بالسکون لازم نہیں آرہا ہے۔ لہٰذا شروع کے ہمزہ کو گرادیا سَلْ ہوگیا۔

اسی طرح اِسْئَمْ میں بعد تعلیل سَمْ رہ گیا۔ اور اُلْؤُمْ میں لُمْ باقی رہ گیا۔

فائدہ در مہموز لام باکثر صیغ چون قَرَأَ یَقْرَءُ قاعدہ بین بین است ودر واحد ماضی مجہول چون قُرِئَ قاعدہ مِیْرٌ ودر امر وجمیع مضارع مجزوم قاعدہ ہمزہ منفردہ ساکنہ پس در اِقْرَءْ وَلَمْ یَقْرَءْ ہمزہ الف شود ودر اِیْذَءْ وَلَمْ یَرْدُءْ واو در مکسور العین یا در ابواب ثلاثی مزید فیہ از مہموز العین ومہموز لام بقواعد مذکورہ بالا تعلیلات صیغ می آید برآوردا شکالے ندارد۔

ترجمہ و تشریح

مہموز لام کے اکثر صیغوں میں جیسے قَرَأَ یَقْرَأُ بین بین کا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور ماضی مجہول کے واحد کے صیغوں میں جیسے قُرِئَ قاعدہ مِیْرُ جاری ہوگا۔ اور امر کے صیغوں اور مضارع مجزوم کے جمع کے صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہونے کی وجہ سے الف سے بدل جائے گا۔ اسی طرح اُدْعُ اور لَمْ یَدْعُ میں واؤ اور صیغہ مکسور العین میں یا سے بدل دیا جائیگا۔

نیز ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب میں مہموز العین اور مہموز اللام کے صیغوں میں مذکورہ بالا قواعد کے مطابق تعلیلات کرنا چاہیئے۔

مشق سوالات

سوال:۔ صیغہ سَئَلَ یَسْئَلُ میں کون سا قاعدہ پایا جاتا ہے؟

جواب:۔ اس میں بین بین کا قاعدہ پایا جاتا ہے نیز اسکی ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا جائے گا۔ اور یہ حذف جائز ہے۔

سوال:۔ سَمْ کون صیغہ ہے۔ اس میں کیا تعلیل ہوئی؟

جواب:۔ سَمْ امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اصل میں اِسْئَمْ تھا۔ ہمزہ متحرکہ بعد ساکن کے واقع ہوا۔ لہٰذا ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیا۔ اور ہمزہ کو گرا دیا۔ شروع کا ہمزہ یعنی ہمزہ وصل ابتداء بالسکون لازم نہ آنے کی وجہ سے گرا دیا۔ سَمْ رہ گیا۔

سوال:۔ لُمْ میں کیا تبدیل واقع ہوئی ہے؟

جواب:۔ لُمْ بھی امر حاضر واحد مذکر ہے۔ باب کَرُمَ سے اُلْؤُمْ تھا۔ ہمزہ متحرکہ بعد ساکن ہونے کی وجہ سے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیا۔ اور ہمزہ کو گرا دیا۔ نیز ہمزہ وصل فاکلمہ یعنی لام کے متحرک ہونے کی وجہ سے ساقط کر دیا گیا۔

سوال :۔ اِہْدُءْ میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟
جواب :۔ صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ اور مہموز لام ہے۔ لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ساکن واقع ہوا اور اس کا ماقبل مضموم تھا۔ لہٰذا ابوس کے قاعدے سے ہمزہ کو واو سے بدل دیا۔ اِہْدُو ہو گیا۔

فصل دوم در معتل مشتمل بر پنج قسم

قسم اول در قواعد معتل قاعدہ ہر واوکہ میان علامت مضارع مفتوحہ وکسرہ یا فتحہ کلمہ کہ عین یا لامش حرف حلق باشد واقع شود بیفتد چون یَعِدُ ویَھَبُ ویَسَعُ این کہ اصل قاعدہ در یا تقرری کنند و دیگر صیغ مضارع را تابع می گردانند طویل لاطائل است وہمچنیں در یَہَبُ وغیرہ قائل باین معنی شدن کہ اینہا در اصل مکسور العین بودند برعایت حرف حلق عین را فتحہ دادند تکلف بارد است تقریر درست برائے قاعدہ ہمین ست کہ کردیم وصاحب منظوم نیک این تقریر را نوشتہ۔

ترجمہ وتشریح

دوسری فصل معتل کے بیان میں
یہ فصل پانچ اقسام پر مشتمل ہے۔

قسم اول معتل کے قواعد کے بیان میں۔ **قاعدہ** :۔ جو واو کہ مضارع کی علامت مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو یا واو علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان ایسے کلمہ میں واقع ہو جس میں عین کلمہ یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہو تو وہ واو گر جاتا ہے جیسے یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ واو کے ایک طرف علامت مضارع مفتوح ہے اور دوسری عین مفتوح ہے اور عین کلمہ حرف حلقی ہے۔ لہٰذا واو کو حذف کر دیا۔ یَعِدُ رہ گیا۔

دوسرا صیغہ یَھَبُ ہے۔ اصل میں یَوْھَبُ تھا۔ واو سے پہلے علامت مضارع مفتوح ہے اور دوسری طرف عین کلمہ میں (ھَ) ہے جو کہ مفتوح بھی ہے۔ اور حروف

حلقی میں سے ہے لہٰذا واو کو حذف کر دیا یَهَبُ رہ گیا۔
اسی طرح یَسَعُ اصل میں یَوْسَعُ تھا۔ واو کے ایک جانب علامت مضارع مفتوحہ ہے۔ اور دوسری طرف سین عین کلمہ ہے جو کہ مفتوح ہے اور لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہے۔ لہٰذا واو کو حذف کر دیا گیا۔
اینکہ اصل قاعدہ دریا تقریر می کنند الخ اس عبارت میں مصنف رحمہ نے اپنی ایک رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ دوسرے علماء صرف یہ قاعدہ یا میں بیان کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہتے ہیں کہ جو واو علامت مضارع یا کے درمیان اور کسرہ کے درمیان واقع ہو اور اس کلمہ کا لام یا عین کلمہ حروف حلقی میں سے ہو تو وہ گر جائے گا۔ مضارع کے باقی وہ صیغ جہاں یا کے بجائے تا، الف، نون، آتے ہیں۔ ان تمام صیغوں کو تابع کہتے ہیں۔ مصنف رحمہ اس قاعدہ کو خواہ مخواہ کی طوالت سے تعبیر کرتے ہیں۔
وہم جنس در یَهَبُ وغیرہ قائل بایں معنی شدن الخ اسی طرح یَهَبُ اور یَسَعُ میں واو کے ساقط کرنے کا یہ حیلہ تلاش کرنا کہ یہ اصل میں مکسور العین تھے عین کلمہ کے حرف حلقی ہونے کی وجہ سے ان کو کسرہ دے دیا گیا۔ اس قسم کا قول کرنا بیجا قسم کا ایک تکلف ہے۔ فائدہ کچھ نہیں ہے۔
اس کے بعد مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تقریر درست برائے قاعدہ ہمیں ست الخ کہ صحیح بات اس سلسلے میں یہی ہے کہ جو ہم نے اوپر بیان کیا یعنی یہ کہ جو واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ یا فتحہ لازم کے درمیان واقع ہو اور اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو اس واو کا حذف کر دینا جائز ہے۔ میرے اس بیان کی تائید منظومۃ الصرف کے مصنف رحمہ نے بھی کی ہے۔

قاعدہ ۲ واو فائے مصدر کہ بروزن فِعْلٌ باشد بیفتد و عین کسرہ یابد مگر در مفتوح العین گاہے فتحہ دہند و تاء عوض در آخر بیفزایند چون عِدَةٌ و زِنَةٌ و سَعَةٌ کہ در اصل وَعْدٌ وَزْنٌ وَسْعٌ بود۔

ترجمہ و تشریح | قاعدہ ۲ مصدر میں فاء کلمہ کی جگہ واو ہو اور وہ مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو تو عین کلمہ کو

کسرہ دیدیں گے۔ اور واو کو گرادیں گے۔ جیسے وِعْدٌ وِزْنٌ وِسْعٌ میں واو مصدر میں فا کلمہ کی جگہ واقع ہے عین کلمہ ساکن ہے۔ اور واو مکسور ہے۔ لہٰذا واو کو حذف کرکے عین کلمہ کو کسرہ دے دیا جائیگا۔

البتہ اگر کوئی مصدر ایسا ہے کہ اس کے مضارع کا صیغہ مفتوح العین ہے تو مصدر کے عین کلمہ کو بھی فتحہ دیدینا جائز ہے۔ جیسے سَعٌ۔

اس کے بعد اس یاء کے عوض میں مصدر کے آخر میں ۃ بڑھادی جائے گی۔ جیسے عِدَۃٌ، سَعَۃٌ، زِنَۃٌ، سِعَۃٌ۔

قاعدہ واو ساکن غیر مدغم بعد کسرہ یا شود چون مِیْعَادٌ نہ اِجْلِوَّاذٌ ویائے ساکن غیر مدغم بعد ضمہ واو شود چون مُوْسِرٌ نہ مُیَّزٌ والف بعد ضمہ واو شود چون قُوْتِلَ۔ وبعد کسرہ یا چون مَحَارِیْبُ۔

قاعدہ واو و یا اصلی کہ فائے افتعال باشد تا شدہ در تا ادغام یابد چون اِتَّقَدَ کہ اِوْتَقَدَ بود اِتَّسَرَ کہ اِیْتَسَرَ بود

قاعدہ واو مضموم ومکسور در اول ومضموم در وسط جواز أ ہمزہ شود چون اُجُوْہٌ وَاِسَاحٌ وَاُقِّتَتْ وَاَدْءُرٌ کہ وُجُوْہٌ ووِشَاحٌ ووُقِّتَتْ وَاَدْوُرٌ بود ابدال بہمزہ در واو مفتوح شاذ ست چون اَحَدٌ واَنَاۃٌ۔

ترجمہ وتشریح قاعدہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے واو کا یا اور یا کا واو سے بدل جانے کا قاعدہ بیان کیا ہے۔ اور اس کی تین شرطیں تحریر کی ہیں۔ اول شرط واو متحرک نہ ہو۔ بلکہ ساکن ہو۔ دوم واو مدغم نہ ہو۔ سوم واو کسرہ کے بعد واقع ہو۔ جب یہ شرطیں پائی جائیں گی تو واو سے بدل جائے گی۔ جیسے مِیْعَادٌ کہ اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔ واو ساکن غیر مدغم بعد کسرہ ہے۔ لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا۔

اِجْلِوَّاذٌ میں واو کو نہیں بدلا گیا کیوں کہ وہ مدغم ہے۔

مُوْسِرٌ کہ اصل میں مُیْسِرٌ تھا۔ یا واقع ہوئی بعد ضمہ کے اور غیر مشدد ہے۔ نیز واو ساکن بھی ہے۔ لہٰذا یا کو واو سے بدل دیا۔

مُیَّزٌ میں یا کو واو سے نہیں بدلا گیا۔ کیوں کہ یا یہاں پر مشدد ہے۔ وغیرہ

قاعدہ واو ہو یا یار جوکہ اصلی ہو باب افتعال کے فار کلمہ میں واقع ہو تو وہ یا تار سے بدل جائے گی۔ اور تار میں ادغام کردی جائے گی۔ جیسے اِتَّقَدَ اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا۔ واو باب افتعال کے فار کلمہ میں واقع ہوئی۔ اور واوٗ اصلی ہے لہٰذا واو کو تار کیا اور تار میں ادغام کردیا اِتَّقَدَ ہوگیا۔

اِتَّسَرَ اصل میں اِیْتَسَرَ تھا۔ یا باب افتعال کے فار کلمہ میں واقع ہوئی اور اصلی ہے۔ لہٰذا یا کو تا سے بدلا اور تار کو تار میں ادغام کردیا اِتَّسَرَ ہوگیا۔

قاعدہ اگر واو مضموم یا واو مکسور کلمہ کے شروع میں واقع ہو تو اس کو ہمزہ سے بدل دینا جائز ہے اُجُوْہٌ اصل میں وُجُوْہٌ تھا۔ واو مضموم شروع کلمہ میں واقع ہوا۔ اس لئے ہمزہ سے بدل دیا گیا۔

اُقِّتَتْ اصل میں وُقِّتَتْ تھا۔ واو کو مذکورہ قاعدہ کے مطابق ہمزہ سے بدل دیا۔

وِشَاحٌ واو مکسور شروع کلمہ میں واقع ہوا۔ اس لئے واو کو ہمزہ سے بدل دیا اِشَاحٌ ہوگیا۔

اسی طرح اگر واو مضموم درمیان کلمہ میں واقع ہو تو وہ واو بھی ہمزہ سے بدل جاتی ہے جیسے اَدْؤُرٌ کہ اصل میں اَدْوُرٌ تھا۔ واو وسط میں واقع ہوا اور مضموم ہے لہٰذا اس واو کو ہمزہ کردیا گیا۔ لیکن اگر شروع کلمہ میں واو مفتوح واقع ہو تو اس واو کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ اور اَنَاۃٌ کہ اصل میں وَحَدٌ اور وَنَاۃٌ تھے۔ واو کو ہمزہ مفتوحہ سے بدل دیا اَحَدٌ اور اَنَاۃٌ ہوگیا۔ اَحَدٌ ایک۔ اَنَاۃٌ دیر دیر میں کام کرنا۔

قاعدہ ۶ چون دو واو متحرک در اول کلمہ جمع شوند اول وجوباً ہمزہ گردد چون اَوَاصِلُ و اُوَیْصِلُ کہ وَوَاصِلُ جمع واصِلَۃٌ و وُوَیْصِلٌ تصغیر واصِلٌ بود۔

قاعدہ ۷ واو و یائے متحرک بعد فتحہ الف شود بشرط (۱) فاکلمہ نباشد پس وَعَدَ و تَوَفِّیْ و تَیَسَّرَ ولویا الف نہ شود (۲) عین لفیف نباشد چون طَوِیَ و حَیِیَ۔ (۳) قبل الف نباشد چون دَعَوَا و رَمَیَا۔ (۴) قبل مدہ زائدہ نباشد چون طَوِیْلٌ و غَیُوْرٌ و غَیَابَۃٌ و واوِ فَعَلُوْا و یَفْعَلُوْا و یَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلُوْنَ و یائے تَفْعَلِیْنَ کہ کلمہ جداگانہ و فاعل فعل اند مدہ زائدہ نیستند لہٰذا قبل اینہا واو

یا الف شود باجتماع ساکنین بیفتد چون دَعَوْا وَیَخْشَوْنَ وتَخْشَوْنَ وتَخْشَیْنَ ۔
(۵) قبل یائے مشدد ونون تاکید نہ باشد چون عَلَوِیٌّ وَلَتَخْشَیِنَّ (۶) بمعنی لون و عیب نباشد چون عَوِرَ وصَیِدَ (۷) بروزن فَعَلَانٌ نباشد چون دَوَرَانٌ وَسَیَلَانٌ ونہ بروزن فَعَلٰی چون صَوَرٰی وحَیَدٰی ونہ بروزن فَعَلَۃٌ چون حَوَکَۃٌ وہم افتعال بمعنی تفاعل نباشد چون اِجْتَوَرَ واِعْتَوَرَ کہ بمعنی تَجَاوَرَ وتَعَاوَرَ ست مثال قَالَ وبَاعَ ودَعَا ورَمٰی وبَابٌ ونَابٌ ووقوع ساکن دوقوع تائے تانیث فعل ماضی اگرچہ متحرک باشد بعد ایں چنیں الف موجب سقوط آن ست مثل دَعَتْ دَعَتَا ودَعَوْا وتَرْضَیِنَّ مگر در صیغ ماضی معروف از جمع مؤنث غائب تا آخر بعد حذف الف فارا در واوے مفتوح العین ومضموم العین ضمہ دہند چون قُلْنَ وَطُلْنَ ودر یائی وواوی مکسور العین کسرہ چون بِعْنَ وخِفْنَ ۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ۶ اگر کسی کلمہ کے شروع میں دو واو متحرک جمع ہوں تو پہلا واو وجوباً ہمزہ سے بدل جاتا ہے جیسے اَوَاصِلُ اور اُوَیْصِلُ کہ اصل میں وَوَاصِلُ اور وُوَیْصِلُ تھا۔ واصِلَۃٌ کی جمع وَوَاصِلُ ہے۔ وَاصِلُ کی تصغیر وُوَیْصِلُ آتی ہے۔ دو واو شروع کلمہ میں جمع ہوئے۔ اور دونوں متحرک ہیں۔ لہٰذا اول واو کو ہمزہ سے بدل دیا۔

قاعدہ اس قاعدہ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد شرطیں بیان کیا ہے۔ بہتر ہے کہ طلباء کو ذہن نشین کرادی جائیں۔ کسی کلمہ میں واو یا یاء متحرک ہوں اور ان کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واو یا یاء کو الف سے بدل دیں گے۔ مگر اس کی چند شرطیں ہیں۔(ا) واو اور یاء فا کلمہ کی جگہ نہ ہوں۔ چنانچہ اگر یہ فا کلمہ کی جگہ واقع ہوں اور ان کے ماقبل فتحہ بھی ہو تو اس شرط کے نہ پائے جانے سے ان کو الف سے نہ بدلیں گے۔ جیسے تَوَعَّدَ وتَوَفّٰی، تَیَسَّرَ ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ یہ واو اور یاء لفیف میں عین کلمہ کی جگہ نہ ہوں۔ اگر لفیف میں عین کلمہ کی جگہ یہ واو اور یا واقع ہوں گے تو الف سے نہ بدلیں گے جیسے طَوٰی کا واو متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا گیا۔ اسی طرح حَیِیَ میں یا متحرک ماقبل مفتوح ہے۔ مگر کلمہ لفیف کا ہے اس لئے یا کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

تیسری شرط یہ واو اور یا متحرک تثنیہ کے الف سے پہلے نہ واقع ہوں جیسے دَعَوَا اور رَمَیَا میں واو و یا الف تثنیہ سے پہلے واقع ہوئے۔ اس لئے الف سے نہ بدلے گئے۔

چوتھی شرط یہ واو اور یا متحرک جن کا ماقبل مفتوح بھی ہے۔ مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں جیسے طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ اور غَیَابَۃٌ۔ طَوِیْلٌ میں واو مدہ زائدہ اور غَیُوْرٌ میں یا مدہ زائدہ اور غَیَابَۃٌ میں الف مدہ زائدہ ہے۔ اور ان میں واو یا یا متحرک ماقبل مفتوح ہے قبل مدہ زائدہ ہونے کی وجہ سے ان کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

اعتراض فَعَلُوْا یَفْعَلُوْا یَفْعَلُوْنَ وتَفْعَلُوْنَ ان پانچ صیغوں میں چار جگہ واو مدہ زائدہ ہے اور ایک جگہ تَفْعَلِیْنَ میں یا مدہ زائدہ ہے۔ یہ واو اور یا اصلی نہیں ہیں۔ لہٰذا طَوِیْلٌ وغیرہ کی طرح ان کے واو اور یا الف نہ ہونا چاہئے حالانکہ ان میں واو الف سے بدلا گیا ہے۔ اس کے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گرایا گیا۔

اس شبہ کا مصنفؒ نے جواب دیا ہے کہ ان صیغوں میں واو اور یا مدہ زائدہ نہیں ہیں۔ بلکہ فعل کے فاعل ہیں۔ شدت اتصال کی وجہ سے ایک جگہ لکھے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان پر مانع ہونے کا اعتراض کرنا غلط ہے۔

دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا الف اور واو ساکن یعنی دو ساکن جمع ہوئے الف کو گرا دیا دَعَوْا رہ گیا۔

یَخْشَوْنَ اصل میں یَخْشَیُوْنَ تھا۔ یا ساکن ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا گیا۔ الف اور واو ساکنہ، دو ساکن جمع ہوئے۔ لہٰذا الف کو گرا دیا گیا۔ یَخْشَوْنَ ہوگیا۔

تَخْشَیِنَّ اصل میں تَخْشَیِیْنَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا اول کو الف سے بدلا تَخْشَایْنَ ہوا۔ الف اور یا ساکنہ دو ساکن جمع ہوئے۔ الف کو گرا دیا گیا۔ اور یا کے موافق ماقبل کسرہ دے دیا تَخْشَیِنَّ ہوگیا۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ واو اور یا نون تاکید اور یا مشدد سے پہلے نہ ہوں۔ جیسے عَلَوِیٌّ میں واو متحرک ماقبل مفتوح ہے۔ مگر یا مشدد سے پہلے ہے۔ لہٰذا الف سے نہیں بدلا۔ اسی طرح اِخْشَیَنَّ میں یا متحرک ماقبل متحرک ضرور ہے

مگر نون تاکید سے پہلے واقع ہے۔ اس لئے اس یار کو الف سے نہیں بدلا گیا۔
چھٹی شرط یہ واو اور یار متحرک ماقبل مفتوح ایسے کلمہ میں واقع نہ ہوں جن کے معنی لون یا عیب کے ہیں جیسے عَوِرَ بھینگا صَیِدَ ٹیڑھی گردن والا۔ دونوں میں عیب کے معنی پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کے واو اور یار کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ ساتویں شرط کلمہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔ اگر واو اور یار ایسے کلمہ میں واقع ہوں گے تو ان کو الف سے نہ بدلا جائے گا جیسے دَوَرَانٌ میں واو اور سَیَلَانٌ میں یار کو الف سے نہ بدلا گیا۔ کیوں کہ یہ فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں۔
اسی طرح فَعَلیٰ کے وزن پر بھی نہ ہوں جیسے صَوَرٰی وَحَیَدیٰ میں واو اور یار کو الف سے اس لئے نہیں بدلا گیا کیوں کہ یہ فَعَلیٰ کے وزن پر ہیں۔
اسی طرح سے واو اور یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جو فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے حَوَکَۃٌ میں واو کو الف سے نہیں بدلا گیا کیوں کہ یہ کلمہ فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہے۔
اسی طرح یہ واو اور یا ایسے باب افتعال کے وزن پر نہ ہو جو کہ باب تفاعل کے معنی میں ہو جیسے اِجْتَوَرَ میں واو متحرک ماقبل مفتوح ہے مگر الف سے نہ بدلا گیا کیوں کہ یہ باب افتعال سے ہے مگر تفاعل کے معنی میں ہے اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ ہے۔ اور اِعْتَوَرَ معنی میں تَعَاوَرَ کے ہے۔

مثالیں ❀ اس واو اور یار کی جو کہ الف سے بدلی گئی ہیں۔

قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا۔ بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھا۔ یار متحرک ماقبل مفتوح یار کو الف سے بدل دیا۔ بَاعَ ہوگیا۔ اور دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح۔ واو کو الف سے بدل دیا دَعَا ہوگیا۔ اسی طرح رَمٰی اصل میں رَمَیَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ رَمٰی ہوگیا۔ اسی طرح بَابٌ کی اصل بَوَبٌ اور نَابٌ کی اصل نَیَبٌ تھی۔ واو اور یار متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گئے بَابٌ و نَابٌ ہوگئے۔ پھر یہ الف جو واو اور یا سے بدل کر آیا ہے اگر اس الف کے بعد ساکن ہوگا تو یہ قاعدہ پایا جائے گا۔ کہ دو ساکن جمع ہوئے لہٰذا الف ساقط ہوگیا۔ جیسے تَرْضَیْنَ اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا۔ واو متحرک ماقبل

مفتوح کی وجہ سے الف سے بدل گیا۔ تَرْضَایْنَ ہوا۔ الف اور یا ساکن دونوں ساکن جمع ہوئے۔ لہٰذا الف گر گیا تَرْضَیْنَ رہ گیا۔ دَعَتْ اصل میں دَعَوَتْ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا۔ دَعَاتْ ہوا۔ الف اور تا ساکن جمع ہوئے الف گر گیا۔ دَعَتْ ہوگیا۔

قُلْنَ طُلْنَ بِعْنَ خِفْنَ الخ قُلْنَ قَوَلْنَ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح ہے۔ لہٰذا واو الف ہوگیا قَالْنَ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے۔ الف اور لام ساکن الف گرا دیا۔ قَلْنَ ہوا۔ اس کے لئے مصنفؒ ایک قاعدہ لکھتے ہیں کہ معتل عین واوی کا واو اگر مفتوح ہو تو الف ساقط ہونے کے بعد جمع مؤنث سے جمع متکلم تک فا کلمہ کو ضمہ دیں گے۔ اسی طرح اگر معتل عین یائی ہو تو بعد حذف الف جمع مؤنث سے جمع متکلم تک کسرہ پڑھیں گے۔ جیسے بِعْنَ اصل میں بَیَعْنَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا بَاعْنَ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے۔ اس لئے الف ساقط ہوگیا۔ بَعْنَ ہوا چونکہ معتل یائی ہے۔ لہٰذا جمع مؤنث سے جمع متکلم تک فا کلمہ کو کسرہ دیا جائے تاکہ حذف یا پر دلالت کرے۔

اور اگر معتل عین واوی ہو مگر فا کلمہ مکسور العین ہو تو بھی فا کلمہ کو کسرہ دیں گے۔ جیسے خَوِفْنَ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا۔ اور معتل عین واوی مکسور العین ہے۔ لہٰذا حذف الف کے بعد فا کلمہ کو کسرہ دے دیا خِفْنَ ہوگیا۔

قاعدہ ۵ حرکت واو و یا بما قبل آن کہ ساکن باشد نقل کنند و اگر آن حرکت فتحہ باشد واو و یا را الف کنند بشروط مذکورۂ بالا چون یَقُوْلُ وَیَبِیْعُ وَیُقَالُ وَ یُبَاعُ و در صورت وقوع ساکن بعد ایں چنیں واو و یا آنہا ساقط شوند بر تقدیر ضمہ و کسرہ بر تقدیر فتحہ الف بدل آنہا در مِنْ وَعَلَ بسبب شرط اول و در یَطْوِی وَیَحْیٰی بسبب شرط ۲ و در مِقْوَالٌ وَتَحْوَالٌ وَتِبْیَانٌ تَمْیِیْزٌ بسبب شرط ۳ نقل حرکت نکردند لیکن واو مفعول از شرط رابع مستثنیٰ است لہٰذا در مَقُوْلٌ وَمَبِیْعٌ.....نقل حرکت کردند و در یَعْوَرُ وَیَصْیَدُ وَاَسْوَدُ وَاَبْیَضُ وَ مُسْوَدَّۃٌ بسبب شرط ۶ نقل حرکت نہ شد بودن کلمہ افعل التفضیل یا فعل تعجب یا از ملحقات مانع نقل حرکت ست لہٰذا در ما اَقْوَلُ وَمَا اَقْوَلَہٗ وَاَقْوِلْ

بہ دشوی یف وجھوے نقل حرکت نکردند

ترجمہ وتشریح

قاعدہ واو اور یاء متحرک ہوں (حرکت خواہ کوئی بھی ہو) اور ان کا ماقبل ساکن ہو تو اس واو اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیں گے۔ بشرطیکہ وہ شرطیں پائی جائیں جو قاعدہ ۳ میں بیان کی جا چکی ہیں۔ مثلاً واو اور یاء میں حرکت اگر ضمہ یا کسرہ کی حرکت ہو تو اس حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیں گے۔ جیسے یَقُوْلُ وَیَبِیْعُ میں واو اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدیا۔ کیوں کہ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ تھے۔ واو پر ضمہ اور یاء پر کسرہ ہے۔ ان کا ماقبل ساکن ہے۔ لہٰذا ان کی حرکت ماقبل کو دے دیا۔ یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ ہوگیا۔ لیکن اگر واو اور یاء پر ضمہ کے بجائے فتحہ ہے تو ان کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیں گے اور واو یا ساکن ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ان کو الف سے بدل دیں گے۔ جیسے کہ یُقَالُ اور یُبَاعُ ہیں۔ کیوں کہ ان کی یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھی۔ واو اور یا پر فتحہ ہے اور ماقبل ساکن ہے۔ لہٰذا ان کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ اور ان واو اور یاء کو الف سے بدل دیا یُقَالُ ویُبَاعُ ہوگیا۔ اور اگر اس واو کے بعد یا یاء کے بعد کوئی ساکن ہو تو اجتماع ساکنین ہو جانے کی وجہ سے یہ واو اور یا ساقط ہو جائیں گے۔ جیسے لَمْ یَقُلْ اصل میں لَمْ یَقْوُلْ تھا۔ واو کی حرکت ماقبل کو دیا تو اب لَمْ یَقُوْلْ ہوا۔ واو اور لام دو ساکن جمع ہوئے۔ اس لئے واو کو گرا دیا۔ اسی طرح لَمْ یَبِعْ اصل میں لَمْ یَبْیِعْ تھا۔ یا کی حرکت باء کو دیا۔ یا اور عین دو ساکن جمع ہوئے تو یاء کو گرا دیا۔ لَمْ یَبِعْ رہ گیا۔ یہ واو اور یا اس وقت ساقط ہوں گے جبکہ ان پر کسرہ یا ضمہ ہو لیکن اگر ان پر فتحہ ہو تو اس طرح تعلیل کریں گے۔ کہ ان کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیں گے اور واو اور یا کو الف سے بدلنے کی صورت میں اجتماع ساکنین ہونے کی وجہ سے الف کو گرا دیں گے۔ جیسے لَمْ یُقَلْ مضارع مجہول اصل میں لَمْ یُقْوَلْ تھا۔ واو پر فتحہ ہے۔ اس لئے اس کو نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ واو ساکن کو الف سے بدل دیا۔ دو ساکن الف اور لام ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف کو گرا دیا۔ اسی طرح لَمْ یُبَعْ میں

کیا ہے۔ اس کی اصل لَمْ یُبْیَعْ تھی۔ یاء پر فتحہ ہے۔ اس کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ یاء کو الف سے بدلا۔ الف اور عین ساکن دو ساکن جمع ہوئے الف کو ساقط کر دیا۔ لَمْ یُبَعْ رہ گیا۔

حاصل یہ ہے کہ معتل عین خواہ واوی ہو یا یائی۔ مضارع معروف میں جب حرف جازم داخل ہوگا تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ واو اور یاء ساقط ہو جائیں گے۔ اور مضارع مجہول میں جب حرف جازم داخل ہوگا تو ان واو اور یاء کو الف سے بدلیں گے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو ساقط کر دیں گے۔ مَنْ وَعَدَ میں واو کی حرکت ماقبل کو نہ دیں گے کیوں کہ اس میں واو فاء کلمہ کی جگہ واقع ہے۔ جس طرح واو اور یا اگر متحرک فاء کلمہ کی جگہ ہوں تو الف سے نہیں بدل جاتے اسی طرح ان کی حرکت بھی ماقبل کو نقل نہیں کی جاتی۔ چنانچہ یَطْوِی ویَحْیٰی میں دوسری شرط کی وجہ سے حرکت نقل نہیں کی گئی۔ کیوں کہ یہاں پر واو اور یا لفیف کے عین کلمہ کی جگہ پر واقع ہے۔ جس طرح طَوٰی وحَیِیَ میں واو اور یا الف سے نہیں بدلے اسی وجہ سے ان کے مضارع میں حرکت نقل نہیں کی گئی۔

مِقْوَالٌ وتِجْوَالٌ وتِبْیَانٌ وتَمْیِیْزٌ میں چوتھی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے حرکت کو نقل نہیں کیا گیا۔ کیوں کہ ان میں واو اور یاء بلکہ تینوں میں مدہ زائدہ سے پہلے واقع ہیں۔ لہٰذا جس طرح ان واو اور یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ ان کی حرکت کو بھی نقل کر کے ماقبل کو نہیں دیا گیا۔ لیکن اس قاعدہ سے مِقْوَالٌ کا واو اور مَبِیْعٌ کی یا مستثنیٰ ہیں۔ کیوں کہ ان کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دی گئی۔

اسی طرح یَعْوَرُ میں واو کی حرکت یَصْیَدُ میں یا کی حرکت اَسْوَدُ میں واو کی حرکت اَبْیَضُ میں یاء کی حرکت اور مُسْوَدَّةٌ میں واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دی گئی شرط ۶ کی وجہ سے۔ کیوں کہ ان میں لون اور عیب کے معنی پائے جاتے ہیں۔

اسی طرح اگر واو اور یا متحرک اور ماقبل ساکن ہو مگر صیغہ اسم تفضیل یا صیغہ تعجب یا ایسی ثلاثی مزید کا ہے جو ملحق بہ رباعی ہو تو اس کی حرکت بھی نقل کر کے ماقبل کو نہ دیں گے۔ اس لئے کہ اگر نقل کر کے ماقبل کو دے دیں گے تو

ان کا وزن ختم ہو جائے گا۔ اور الحاق ہی باطل ہو جائے گا۔ اس لئے اَقْوَل اسم تفضیل اور مَا اَقْوَلَہٗ وَ اَقْوِلْ بِہٖ فعل تعجب اور شُرَیْف وجَهْوَرَ ملحق بہ رباعی میں نقل حرکت نہیں کی جائے گی۔

قاعدہ ۹ حرکت واو و یائے عین ماضی مجہول بعد اسکان ماقبل بما قبل دہند پس واو یا شد چون قِیْلَ وبِیْعَ واُخْتِیْرَ وانْقِیْدَ وجائز است کہ حرکت ماقبل باقی دارند و واو و یاء را ساکن کنند پس یا واو شود چون قُوْلَ وبُوْعَ واُخْتُوْرَ وانْقُوْدَ و در صورت ابدال اشمام ضمہ بکسرۃ فا ہم جائز ست وقِیْلَ وبِیْعَ بنہجے ادا کنند کہ بوئے ضمہ در کسرہ قاف و یا یافتہ شود درین قاعدہ شرط است کہ در معروف تعلیل شدہ باشد لہٰذا در اُعْتُوِرَ تعلیل نکنند و ہرگاہ این یا بالتقائے ساکنین در صیغ جمع مؤنث غائب تا آخر بیفتد در واوی مفتوح العین فا را ضمہ دہند و در یائی مکسور العین کسرہ صیغ معروف ومجہول بیک صورت شود چون قُلْتُ وبِعْتُ وخِفْتُ۔

ترجمہ وتشریح قاعدہ ۹ فعل ماضی مجہول میں واو اور یاء متحرکہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیں گے۔ اور ان کو ساکن کر دیں گے۔ لیکن واو میں واو ساکن ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیں گے۔ اور یاء میں اس کی ضرورت نہیں جیسے قِیْلَ بِیْعَ، اُخْتِیْرَ، انْقِیْدَ کہ ان کی اصل قُوِلَ اور بُیِعَ، اُخْتُیِرَ اور انْقُوِدَ تھی واو کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد واو کو یاء سے بدل دیا اور جس میں یا ہے وہ اپنی حالت پر باقی رہی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ صیغہ ماضی مجہول کا ہے۔ اس لئے فاء کلمہ تو مضموم ہوگا۔ لہٰذا اس واو اور یاء کو ساکن کر دیں۔ واو والی صورت میں قِیْلَ سے قُوْلَ اور اِنْقِیْدَ سے اُنْقُوْدَ ہو جائے گا۔ اور جن کلموں میں یا ہے وہ یا ماقبل میں ضمہ ہونے کی وجہ سے واو سے بدل جائے گی۔ جیسے بُیِعَ کی یا ساکن ہونے کے بعد واو سے بدل جائے گی۔ تو بُوْعَ اُخْتُوْرَ ہو جائے گا تبدیل کرنے کی صورت میں اشمام جائز ہے۔ یعنی اگر واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو دی جائیں تو فاء کلمہ کے کسرہ میں ضمہ کی بو آجائے یعنی نیچے کا

ہونٹ کسرہ ادا کرتے وقت تھوڑا سا اوپر کو ہوجانا چاہئے تاکہ کسرہ مائل بہ ضمہ ہوجائے

نوٹ اشمام کا طریقہ اپنے استاذ یا قاری سے معلوم کرنا چاہئے۔

بہرحال ماضی مجہول میں واو کو یا سے یا یار کو واو سے اس وقت تبدیل کیا جائے گا۔ جب کہ ماضی معروف میں تعلیل ہوئی ہو۔ اگر ماضی معروف میں تعلیل نہیں ہوئی ہو تو اس کے مجہول میں بھی تعلیل نہ کریں گے۔

لہٰذا اُعْتُوِرَ میں واو کی حرکت اپنی حالت پر پڑھیں گے کیوں کہ اس کے معروف اِعْتَوَرَ میں تعلیل نہیں ہوئی۔

اور ان پانچ صیغوں میں یعنی قِیْلَ قِیْلَا قِیْلُوْا قِیْلَتْ قِیْلَتَا اسی طرح بِیْعَ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعَتْ بِیْعَتَا میں یا باقی رہے گی۔ اور جمع مؤنث سے آخر تک اجتماع ساکنین کی وجہ سے یار ساقط ہوجائے گی۔ اور اوی مفتوح العین میں فا کو مضموم پڑھیں گے۔ اور ان میں معروف ومجہول کی شکل ایک ہی ہوجائے گی۔ اسی طرح واوی اور یائی مکسور العین جمع مؤنث سے آخر تک فار کو کسرہ دیا جائے گا۔ جس طرح معروف میں کسرہ دیا گیا۔ واوی مفتوح العین کی مثال قُلْنَ قُلْتَ۔ الخ یائی کی مثال بِعْنَ بِعْتَ الخ ہے۔ مثال واوی مکسور العین کی۔ مثال خِفْنَ خِفْتَ الخ ہے۔

فائدہ درمجہول اِسْتُفْعِلَ نقل حرکت بایں قاعدہ نیست بلکہ بقاعدہ ۸ پس دراں جمیع احوال قِیْلَ مثل قُوْلَ واشمام جاری نخواہد شد۔

ترجمہ وتشریح

باب استفعال کے معتل عین واوی ویائی کے ماضی مجہول میں واو اور یار کی حرکت کا نقل کرنا اس قاعدہ ۹ سے نہیں ہے بلکہ قاعدہ ۸ کی وجہ سے ہے۔ کیوں کہ قاعدہ ۸ میں قاعدہ یہ ہے کہ واو اور یار متحرک اور ان کا ماقبل ساکن ہو۔ اس باب استفعال پر بھی واو اور یار متحرک اور ماقبل ساکن ہوتا ہے۔ جیسے اُسْتُقِیْمَ کہ اصل میں اُسْتُقْوِمَ تھا۔ واو متحرک ماقبل ساکن واو کا کسرہ ماقبل کو دیا واو ساکن ہوگیا۔ اور ماقبل اس کا مکسور ہے۔ لہٰذا واو کو یار سے بدل دیا۔

قاعدہ ۹ میں اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کیوں کہ قاعدہ ۹ میں واو اور یار متحرک ہوتے ہیں۔ اور ان کا ماقبل بھی متحرک ہوتا ہے۔

قاعدہ واو و یائے لام فعل بعد کسرہ وضمہ در یَفْعُلُ و تَفْعُلُ و اَفْعُلُ و نَفْعُلُ ساکن شود چون یَدْعُوا و یَرْمِی و بعد فتحہ بقاعدۂ قال الف شود چون یَخْشٰی و یَرْضٰی واگر واو بعد ضمہ بود و بعد آن واو و یا بعد کسرہ بود و بعد آن یا آن ہم ساکن شود و باجتماع ساکنین بیفتد چون یَدْعُوْنَ و یَرْمِیْنَ واگر واو بعد ضمہ بود بعد آن یا چون تَدْعِیْنَ کہ در اصل تَدْعُوِیْنَ بود یا بعد کسرہ بود و بعد آن واو چون یَرْمُوْنَ باسکان ماقبل حرکت واو و یا بآن نقل کنند پس واو یا و یا واو شدہ باجتماع ساکنین بیفتد چون تَدْعِیْنَ و یَرْمُوْنَ کہ این دو مثال گذشتہ دَلَقُوْا و رَمُوْا۔

ترجمہ وتشریح ۱ قاعدہ کسی فعل میں لام کلمہ کی جگہ واو بعد ضمہ کے واقع ہو تو وہ واو ساکن ہو جائے گا اور واو مذکر غائب واو مؤنث غائب اور واو مذکر حاضر اور واحد متکلم و جمع متکلم میں۔ واوی کی مثال یَدْعُوا تَدْعُوا اَدْعُو نَدْعُوا اور اگر یار بعد کسرہ کے واقع ہو تو وہ یا ساکن ہو جائے گی۔ انہیں پانچ صیغوں میں معتل یائی میں جیسے یَرْمِی تَرْمِی اَرْمِی نَرْمِی۔

اور اگر واو اور یا لام کلمہ کی جگہ بعد فتحہ کے واقع ہوں گے تو قَالَ اور بَاعَ کے قاعدہ کے مطابق الف سے بدل جائیں گے۔ جیسے یَخْشٰی تَخْشٰی اَخْشٰی نَخْشٰی میں اور یَرْضٰی تَرْضٰی اَرْضٰی نَرْضٰی میں۔ اسی طرح یَقْوٰی تَقْوٰی اَقْوٰی نَقْوٰی میں۔ اور اگر ضمہ کے بعد واو واقع ہو اور اس کے بعد دوسرا واو آئے۔ یا کسرہ کے بعد یا واقع ہو اور اس کے بعد دوسری یار آئے تو اول کی مثال۔ یَدْعُوْنَ کہ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا۔ اور دوسرے کی مثال تَرْمِیْنَ ہے۔ جس کی اصل تَرْمِیِیْنَ ہے۔ اول میں درمیانی واو کو ساکن کر دیا تو دو واو ساکن جمع ہوئے۔ پہلی واو کو گرا دیا۔ یَدْعُوْنَ ہو گیا۔ دوسری مثال میں یار واقع ہو تو کسرہ کے درمیان اور یا کے درمیان لہٰذا اول یار کو حذف کر دیا۔

تَرْمِیْنَ ہوگیا۔

اگر واو واقع ہو بعد ضمہ اور یاسے پہلے جیسے تَدْعُوِیْنَ میں۔ تو اس واو کی حرکت ماقبل کو دیں گے ماقبل کو ساکن کرنے کے بعد۔ تو تَدْعُوِیْنَ ہوجائے۔ قاعدہ پایا کہ واو ساکن ماقبل اس کا مکسور واو یا ہوگئی۔ دو یا جمع ہوئیں۔ پہلی یا جو فعل کے لام کلمہ کی جگہ ہے گرادی گئی تَدْعِیْنَ ہوگیا اور اگر یا واقع ہو بعد کسرہ کے اور واو سے پہلے جیسے یَرْمُوْنَ کہ اصل میں یَرْمِیُوْنَ تھا۔ تو اولاً میم کو ساکن کریں گے اس کے بعد یار کی حرکت یعنی کسرہ میم کو دیں گے۔ اس کے بعد قاعدہ پایا گیا یا ساکن ماقبل اس کا مضموم اس لئے واو سے بدل دیا دو ساکن جمع ہوئے (دونوں واو) اس لئے واو اول کو گرادیا یَرْمُوْنَ ہوگیا۔

تیسری مثال لَقُوْا کی ہے۔ کہ اصل میں لَقِیُوْا تھا۔ یا واقع ہوئی کسرہ اور واو کے درمیان اس لئے یا کی حرکت قاف کو دیا قاف کی حرکت دور کرنے کے بعد پھر یا بعد ضمہ واقع ہونے کی وجہ سے واو سے بدل گئی۔ پھر دو واو ساکن جمع ہوئے۔ پہلا واو گرادیا لَقُوْا ہوگیا۔

چوتھی مثال رُمُوْا کی ہے اصل میں رُمِیُوْا تھا۔ یا واقع ہوئی بعد کسرہ اور واو کے درمیان اس لئے یا کی حرکت میم کو دیا میم کو ساکن کرنے کے بعد یا ضمہ بعد واقع ہوئی یا۔ کو واو کردیا دو واو ساکن جمع ہوئے۔ اول واو کو گرادیا۔ رُمُوْا ہوگیا۔

قاعدہ ۷ واو طرف بعد کسرہ یا شود چون دُعِیَ دُعِیَا دَاعِیَانِ دَاعِیَةٌ۔

ترجمہ وتشریح جو واو طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو تو وہ یار سے بدل دی جاتی ہے جیسے دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ واو بعد کسرہ طرف میں واقع ہوا یا سے بدل گیا دُعِیَ ہوگیا۔ دُعِیَا اصل میں دُعِوَا تھا۔ واو بعد کسرہ طرف میں واقع ہوا واو کو یار سے بدل دیا دُعِیَا ہوگیا دَاعِیَانِ اصل میں دَاعِوَان تھا۔ واو بعد کسرہ اور طرف میں واقع ہوا۔ واو کو یا سے بدل دیا دَاعِیَانِ ہوگیا۔ دَاعِیَةٌ اصل میں دَاعِوَةٌ تھا۔ واو بعد کسرہ اور طرف میں واقع ہوا۔ اس لئے واو کو یا سے بدل دیا۔ دَاعِیَةٌ ہوگیا۔

قاعدہ ۱۲ یائے طرف بعد ضمہ واو شود چون نَهُوَ کہ در اصل نَهُيَ بود صیغہ واحد مذکر غائب از کَرُمَ ۔

ترجمہ وتشریح

جو یا طرف میں واقع ہو اور ضمہ کے بعد واقع ہو تو وہ یا واو سے بدل جاتی ہے جیسے نَهُوَ اصل میں نَهُيَ تھا یا طرف میں بعد ضمہ واقع ہوئی۔ اس لئے یا کو واو سے بدل دیا۔ نَهُوَ ہوگیا۔ نَهُوَ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف ہے۔ باب کَرُمَ سے۔

قاعدہ ۱۳ واو عین مصدر بعد کسرہ یا شود بشرط آنکہ در فعل آن تعلیل شدہ باشد چون قِیَامًا مصدر قَامَ و صِیَامًا مصدر صَامَ نہ قِوَامًا مصدر قَاوَمَ وہمچنیں واو عین جمع کہ در واحد ساکن بود یا معلل چون حِیَاضٌ جمع حَوْضٌ و جِیَادٌ جمع جَیِّدٌ

ترجمہ وتشریح

قاعدہ ۱۳ مصدر کے عین کلمہ کی جگہ واو ہو اور کسرہ کے بعد واقع ہو تو وہ واو یا سے بدل دیا جائے گا۔ شرط یہ ہے کہ اس مصدر کے فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو جیسے قِیَامًا مصدر ہے قَامَ کا قَامَ قَوَمَ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح۔ واو کو الف سے بدل دیا ہے۔ تعلیل فعل میں ہوئی ہے اس کا مصدر قِوَامًا ہے۔ واو واقع ہوا مصدر میں عین کی جگہ بعد کسرہ کے۔ اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے اس لئے اس واو کو یاء سے بدل دیا گیا قِیَامًا ہوگیا۔ اسی طرح صَامَ صَوَمَ تھا۔ واو کو الف سے بدلا گیا مذکورہ قاعدہ سے اس لئے اس کے مصدر یعنی صِوَامًا میں واو متحرک بعد کسرہ عین کلمہ میں واقع ہوا۔ صیغہ مصدر کا ہے اس لئے اس واو کو یا سے بدل دیا صِیَامًا ہوگیا۔ حِیَاضٌ جمع ہے اس کا مفرد حَوْضٌ ہے واو مفرد میں ساکن ہے۔ لہٰذا جمع میں واو کو یا سے بدل دیا حِوَاضٌ سے حِیَاض ہوگیا۔

اسی طرح جِیَادٌ اصل میں جِوَادٌ تھا۔ یہ واو مفرد میں یا سے بدل کر دوسری یاء میں ادغام پاچکا ہے۔ لہٰذا جمع میں بھی یاء سے بدل گیا جِیَادٌ ہوگیا۔

قاعدہ ۱۴ چون واو و یا غیر مبدل جمع شوند در غیر ملحق و اول اینہا ساکن باشد واو یا شدہ در یا ادغام یابد و ضمہ ماقبل کسرہ گردد چون سَیِّدٌ و مَرْمِیٌّ و مُضِیٌّ مصدر مَضٰی یَمْضِیْ کہ در اصل مُضُوْیٌ بود و درین مِضِیٌّ بکسر فا باتباع عین ہم جائز ست و در اِیْوِ امر حاضر اَوٰی یَاْوِیْ بسبب مبدلیت یا از ہمزہ و در ضَیْوَنٌ بسبب الحاق این قاعدہ جاری نشد۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ ۱۴ اگر کسی کلمہ میں واو اور یا جمع ہوں گے۔ مگر یہ کسی سے بدلی ہوئی نہ ہوں اس میں الحاق بھی نہ ہوا نیز ان دونوں میں سے ساکن ہو تو واو کو یا کر کے یا میں ادغام کردیں گے۔ اور ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا۔ جیسے سَیِّدٌ، مَرْمِیٌّ، مُضِیٌّ۔

سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھا۔ یا اور واو ایک کلمہ میں جمع ہوئے۔ اول ان میں سے ساکن ہے۔ کلمہ میں الحاق بھی نہیں ہے۔ لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا۔ اور یا میں ادغام کردیا۔ یا سے پہلے فتحہ ہے اس لئے کسرہ سے نہیں بدلا۔ ضمہ ہوتا تو کسرہ سے بدل جاتا۔

اسی طرح مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے نیز کسی حرف سے بدلے ہوئے بھی نہیں ہیں۔ اور صیغہ میں الحاق بھی نہیں ہے۔ اور اول ان میں سے ساکن ہے لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا مَرْمُیْیٌ ہوا۔ یا کو یا میں ادغام کردیا مَرْمُیٌّ ہوا۔ یا سے پہلے ضمہ ہے لہٰذا کسرہ سے بدل دیا مَرْمِیٌّ ہوگیا۔

اسی طرح مُضِیٌّ اصل میں مُضُوْیٌ تھا۔ واو اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ان میں سے ساکن ہے اور کوئی ان میں سے بدل کر بھی نہیں آیا۔ اس کلمہ میں الحاق بھی نہیں ہے۔ لہٰذا واو کو یا سے بدل دیا مُضُیْیٌ ہوا یا کو یا میں ادغام کردیا مُضُیٌّ ہوا۔ ضٌ کا ضمہ کسرہ سے بدلا مُضِیٌّ ہوگیا۔

مَضٰی یَمْضِیْ سے بنایا ہے۔ اصل میں مُضُوْیٌ تھا۔ تعلیل مذکورہ کے مطابق مُضِیٌّ ہوگیا۔ عین کلمہ کی اتباع کرتے ہوئے فاء کلمہ یعنی میم کو بھی کسرہ دے دیا۔ مِضِیٌّ ہوگیا۔

اَوٰی یَاْوِیْ کے امر اِیْوِ میں چونکہ یا ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے۔ اس لئے واو کو یاء نہیں کیا۔ اسی طرح ضَیْوَنٌ میں الحاق کی وجہ سے واو کو یا سے نہیں بدلا گیا۔ ورنہ

یہ الحاق ہی ختم ہو جائے گا۔

قاعدہ ۱۵ دو واو کہ در آخر فُعُولٌ باشد ہر دو یا شدہ ادغام یا بند وضمہ ماقبل کسرہ شود وروا است کہ فا ہم کسرہ یابند چون دِلِیٌّ در دَلُوٌّ جمع دَلْو۔

قاعدہ ۱۶ واو لام کلمہ اسم کہ بعد ضمہ بود بعد کسرہ شدہ یا شود وساکن شدہ باجتماع ساکنین با تنوین حذف شدہ چون اَدْلٍ در اَدْلُوٌ۔ جمع دَلْوٌ وتَعَلٍّ وتَعَالٍ تفاعل ویا ہم بعد کسرہ شود وبعد اسکان بسبب اجتماع ساکنین بیفتد چون اَظْبٍ در اَظْبِيٌ جمع ظَبْيٌ۔

قاعدہ ۱۷ واو ویا کہ عین فاعل باشد ودر فعل تعلیل شدہ ہمزہ شود چون قائلٌ وبائعٌ۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ ۱۵ صیغہ فُعُولٌ کے وزن پر ہو اس میں آخر میں دو واو جمع ہوں تو دونوں واو کو یاسے بدل دیں گے۔ اور دونوں کو ادغام کر دیں گے۔ اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جائے گا۔ اور فا کو بھی کسرہ دے دیا جائے گا۔ جیسے دَلُوٌّ جو دَلْو کی جمع ہے۔ دِلِيٌّ بنا ہے دَلُوٌّ سے۔ کیوں کہ فُعُولٌ کے وزن پر بھی ہے اور دونوں واو آخر میں ہیں۔ اس لئے پہلے دونوں واو کو یا کیا پھر دونوں کو ادغام کر دیا۔

قاعدہ ۱۶ جو واو کہ اسم کے لام کلمہ میں ہو وہ ضمہ کے بعد ہو تو کسرہ ہو کر یا ہو جاتی ہے۔ اور پھر ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے تنوین کے ساتھ حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے اَدْلٍ اَدْلُوٌ میں جو دَلْو کی جمع ہے۔ اور تَعَلٍّ اور تَعَالٍ جو تفعل اور تفاعل کا مصدر ہے۔ اور یا بھی کسرہ کے بعد ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر پڑتا ہے جیسے اَظْبٍ اَظْبِيٌ سے جو ظَبْيٌ کی جمع ہے۔

قاعدہ ۱۷ وہ واو اور یا جو کہ فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو وہ واو ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے قائلٌ کہ اصل میں قاوِلٌ تھا۔ اسم فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہوا۔ اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے لہذا واو کو ہمزہ سے بدل دیا قائلٌ ہو گیا۔ اسی طرح بائعٌ کہ اصل میں بایِعٌ تھا اسم فاعل کے عین کلمہ میں یا واقع ہوئی۔ فعل میں تعلیل ہوئی ہے۔ لہذا یا کو

ہمزہ سے بدل دیا۔

قاعدہ ۱۸ واو و یا الف زائد بعد الف مفاعل ہمزہ شود چون عجائزُ و عجاوِزُ جمع عجوزٌ و شرائفُ در شرایفُ جمع شریفۃٌ و رسائلُ جمع رسالۃٌ و ابدال یا بہمزہ وور مصائبُ جمع مُصِیبۃٌ" باآنکہ اصلی است شاذ ست۔

قاعدہ ۱۹ واو و یا کہ طرف باشد و بعد الف زائد افتد ہمزہ شود چون دُعَاءٌ در دُعَاوٌ و رِدَاءٌ در رِدَایٌ و این ہر دو مصدر اند و دِعَاءٌ در دِعَایٌ جمع دَاعٍ و اسماءٌ در اسماوٌ و جمع اِسْمٌ کہ در اصل سِمْوٌ بود و اَحْیَاءٌ جمع حَیٌّ و کِسَاءٌ و رِدَاءٌ اسم جامد۔

ترجمہ و تشریح

قاعدہ ۱۸ کسی کلمہ میں واو یا یا، الف واقع ہو۔ اور یہ مفاعل کے الف کے بعد واقع ہو تو یہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے جیسے عجائزُ کہ اصل میں عجاوِزُ تھا۔ بروزن مفاعل ہے۔ واو واقع ہوا الف جمع کے بعد اس لئے ہمزہ ہو گیا۔ عجائزُ ہو گیا یہ عجوزٌ کی جمع ہے۔ جیسے شرائفُ اصل میں شرایفُ تھا۔ یا واقع ہوئی الف جمع کے بعد۔ اس لئے یا ہمزہ سے بدل گئی۔ شرائفُ ہو گیا۔ شریفۃٌ کی جمع ہے۔ اور جیسے رسائلُ جمع رسالۃٌ کی ہے۔ مفاعل کے وزن پر ہے۔ الف واقع ہوا بعد الف جمع کے اس لئے الف کو ہمزہ سے بدل دیا۔ رسائلُ ہو گیا۔

البتہ مصائبُ کی اصل مصایبُ تھی۔ اس کی یا اصلی ہے مدہ زائدہ نہیں ہے مگر یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے یہ شاذ ہے۔

قاعدہ ۱۹ جو واو اور یا طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہو وہ ہمزہ سے بدل دی جائے گی۔ جیسے دُعَاءٌ کی اصل دُعَاوٌ تھی۔ واو بعد الف کے طرف میں واقع ہوئی۔ اس لئے ہمزہ ہو گئی۔ دُعَاءٌ ہو گیا۔ اسی طرح رِدَاءٌ اصل میں رِدَایٌ تھا۔ اس قاعدہ سے یا کو ہمزہ سے بدل دیا۔ رِدَاءٌ ہو گیا۔

اسی طرح واو اور یا الف زائدہ کے بعد جمع کے صیغہ میں واقع ہوں تو تب بھی ہمزہ سے بدل جائیں گے۔ جیسے دِعَاءٌ بکسر دال اصل میں دِعَاوٌ تھا۔ اس کا مفرد دَاعٍ ہے۔ جمع میں الف زائد کے بعد واقع ہوا۔ ہمزہ سے بدل گیا۔

دعاء ہوگیا۔ اسی طرح اَسْمَاءٌ، اِسْمٌ کی جمع ہے۔ اصل میں اَسْمَاوٌ تھا۔ اسی قاعدہ سے واو کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اَسْمَاءٌ ہوگیا۔ اور اَحْیَاءٌ جمع حَیٌّ کی ہے۔ اصل میں اَحْیَایٌ تھا۔ جمع میں یا الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی۔ اس لئے یا کو ہمزہ سے بدل دیا اَحْیَاءٌ ہوگیا۔

اگر واو و یا اسم جامد میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوں تو وہ بھی ہمزہ سے بدل جائیں گے۔ جیسے کِسَاءٌ اور رِدَاءٌ کہ اصل میں کِسَاوٌ و رِدَایٌ تھے۔ اسی قاعدہ سے واو اور یا ہمزہ ہوگئے کِسَاءٌ اور رِدَاءٌ ہوگئے۔

قاعدہ ۷ واوے کہ رابع باشد یا زائد و بعد ضمہ و واو ساکن نباشد یا شود چون یُدْعَیَانِ وَ اَعْلَیْتُ وَاِسْتَعْلَیْتُ ور مَدَاعِیٌّ جمع مِدْعَاءٌ کہ آلہ در اصل... مَدَاعِیُوٌ بود نزدیک محققان صرف واو ہمیں قاعدہ یا شدہ در یا مدغم گردیدہ ورنہ قاعدہ سَیِّدٌ دران جاری نمی تواند یا در مَدَاعِیُوٌ بدل ست از الف۔

قاعدہ ۸ الف بعد ضمہ واو شد چون ضَوَارِبُ وضُوَیْرِبُ وبعد کسرہ یا چون مَحَارِیْبُ۔

ترجمہ و تشریح

قاعدہ ۷ اگر کوئی واو کسی کلمہ میں چوتھی یا پانچویں جگہ واقع ہو تو وہ واو یا ہو جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ وہ واو ضمہ اور ساکن واو کے بعد نہ واقع ہو اگر ضمہ کے بعد ہوگا۔ تو یا سے نہ بدلا جائے گا۔ ایسے ہی اگر واو ساکن کے بعد ہوگا تب بھی یا سے نہ بدلا جائے گا۔ جیسے یُدْعَیَانِ کہ اصل میں یُدْعَوَانِ تھا۔ واو چوتھی جگہ واقع ہوئی۔ اس سے پہلے ضمہ اور واو ساکن نہیں ہے۔ لہذا یا سے بدل گئی یُدْعَیَانِ ہوگیا۔ اَعْلَیْتُ اصل میں اَعْلَوْتُ تھا۔ واو چوتھی جگہ واقع ہے اور نہ ضمہ کے بعد ہے یا واو ساکن کے۔ اس لئے یا سے بدل گیا اَعْلَیْتُ ہوگیا۔ اسی طرح اِسْتَعْلَیْتُ میں کہ اصل اِسْتَعْلَوْتُ تھا۔ واو چھٹی جگہ واقع ہے نہ واو ساکن کے بعد ہے نہ ضمہ کے بعد اس لئے واو کو یا سے بدل دیا اِسْتَعْلَیْتُ ہوگیا۔

مَدَاعِیٌّ جمع مِدْعَاءٌ کی ہے جو کہ اسم آلہ ہے اس کی اصل مَدَاعِیُوٌ تھی۔ علماء صرف کے اسی قاعدہ سے یہ واو یا ہوکر یا میں مدغم ہوگئی ہے ورنہ

سَیِّدٌ کا قاعدہ اس میں جاری نہیں ہوسکتا کیوں کہ مَدَاعِیُو کی یا الف سے بدلی ہوئی ہے
قاعدہ ۱۲ اگر کسی کلمہ میں ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو وہ الف واو سے بدل جائے گا۔ جیسے ضُوْرِبَ اور ضُوَیْرِبٌ۔ اور کسرہ کے بعد وہ الف یا ہو جائے گا جیسے مَحَارِیْبُ۔

قاعدہ ۲۲ الف زائدہ ماقبل الف تثنیہ و جمع مؤنث سالم یا شود چون حُبْلَیَانِ وحُبْلَیَاتٌ۔
قاعدہ ۲۳ یا کہ عین وزن فُعْلٌ جمع وفُعْلٰی مؤنث باشد در صفت بعد کسرہ گردد چون بِیْضٌ جمع بَیْضَاءُ وحِیْکٰی در اسم واو شود بقاعدہ ۳ اسم تفضیل را حکم اسم دادہ اند چون طُوْبٰی وکُوْسٰی مؤنث اَطْیَبُ وَاَکْیَسُ۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ ۲۲ کسی کلمہ میں الف تثنیہ سے پہلے الف زائد آئے یا جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے الف زائدہ واقع ہو تو وہ الف یا سے بدل جائے گا جیسے حُبْلَیَانِ کا مفرد حُبْلٰی ہے۔ جب اس کا تثنیہ آئے گا تو حُبلٰی کا الف تثنیہ کے الف سے پہلے واقع ہوگا۔ لہٰذا اس الف کو یا سے بدل دیا گیا حُبْلَیَای رہ گیا۔ اسی طرح جب حبلٰی جس میں الف زائدہ موجود ہے جب اس کی جمع مؤنث سالم بنائیں گے تو یہ الف جمع مؤنث کے الف سے پہلے واقع ہوگا۔ لہٰذا اس الف زائدہ کو حذف کردیا حُبْلَیَاتٌ ہوگیا۔
قاعدہ ۲۳ جو جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے عین کلمہ میں یا ساکنہ ہو۔ اور اس یا سے پہلے ضمہ ہو تو یہ یا ساکن ماقبل ضمہ کی وجہ سے واو نہ ہوگی۔ بلکہ یا اپنی حالت پر باقی رہے گی۔ اس کے ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا۔ جیسے بِیْضٌ کی اصل میں بُیْضٌ تھا۔ جمع کا صیغہ ہے فُعْلٌ کے وزن پر ہے۔ عین کلمہ کی جگہ یا ساکنہ ماقبل مضموم واقع ہوا۔ مگر واو سے نہیں بدلی گئی ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ بِیْضٌ ہوگیا۔ بِیْضٌ جمع ہے۔ مفرد اس کا بَیْضَاءُ ہے۔
اسی طرح وہ کلمہ جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور مؤنث کی صفت ہو اور اس کے عین کلمہ میں یا ساکنہ ہو اور ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو بھی ماقبل ضمہ کی وجہ سے واو

سے نہ بدلا جائے گا۔ جیسے حُبلیٰ فعلیٰ کا وزن اور مؤنث کی صفت ہے۔ یا ساکنہ ماقبل مضموم مگر واو سے نہیں بدلی گئی۔ البتہ ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا۔
اور اگر فُعلیٰ کا وزن ہو برائے صفت مؤنث نہ اسمی ہو۔ اس میں اگر عین کلمہ کی جگہ یا ساکنہ واقع ہوگی تو یہ یا ساکن ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے قاعدہ ۲۰ سے واو ہو جائے گا۔ فُعلیٰ اسم تفضیل کو فعلیٰ اسمی کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی اسم تفضیل مؤنث میں یا کو واو سے بدل دیا جائے گا جیسے طُوبیٰ و کوسیٰ اصل میں طُیبیٰ تھا۔
اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ ہے یا عین کلمہ میں ساکنہ ہے بعد ضمہ کے واقع ہے اسلئے یار کو واو سے بدل دیا گیا کُوسیٰ اصل میں کُیسیٰ تھا اسم تفضیل مؤنث ہے یا کلمہ میں ساکنہ بعد ضمہ واقع ہوئی اسلئے یار کو واو سے بدل دیا گیا، کُوسیٰ اکیس کا مؤنث اسم تفضیل ہے۔

قاعدہ ۲۴ عین فَعلُولَۃٌ مصدر یا شود چون کَینُونَۃٌ
فائدہ صرفیان در تقریر این قاعدہ بسیار تطویل کردہ اند و اصل کَینُونَۃٌ کَیوَنُونَۃٌ برآوردہ بقاعدہ سَیِّدٌ واو را یا کردہ حذف کردہ اند و تحقیق ہمون ست کہ گفتیم۔

ترجمہ وتشریح | **قاعدہ ۲۴** مصدر فَعلُولَۃٌ کے وزن پر ہو۔ اس میں واو عین کلمہ کی جگہ ہو تو وہ واو یا سے بدل جائے گا۔ جیسے کَینُونَۃٌ اصل میں کَونُونَۃٌ تھا۔ مصدر فَعلُولَۃٌ کا وزن ہے۔ عین کلمہ کی جگہ واو ساکن واقع ہوا۔ اس لئے واو کو یا سے بدل دیا۔ کَینُونَۃٌ ہو گیا۔
فائدہ علماء صرف نے مذکورہ قاعدہ کے بیان کرنے میں مختلف تقریریں کی ہیں جن میں خواہ مخواہ کی طوالت ہوئی ہے۔ صحیح اور آسان قاعدہ وہی ہے جو احقر نے قاعدہ ۲۴ میں بیان کر دیا ہے۔

قاعدہ ۲۵ یا وزن اَفاعِلُ و مَفاعِلُ و اشباہ آن اگر معرف باللام یا مضاعف باشد در حالت رفع و جر ساکن شود چون ھٰذِہٖ الجوارِی دَجَوارِیکُم و مَرَرتُ بالجَوارِی۔ دجَوارِیکُم و در بے لام و اضافت محذوف شود تنوین بعین ملحق شود چون ھٰذہٖ جَوارٍ و مَرَرتُ بِجَوارٍ و در حالت نصب مطلقاً مفتوح می آید۔

رَاَیْتُ الْجَوَارِیَ وَ رَاَیْتُ جَوَارِیَ

ترجمہ وتشریح

قاعدہ ۲۵ صیغہ جمع کا ہو اور بروزن افاعل اور مفاعل واقع ہو اگر معرف باللام ہوں یا مضاف واقع ہوں اور ان کے آخر میں یا مذکور ہو تو یہ یا رفع کی حالت میں ساکن ہو جائے گی۔ جیسے ھٰذِہٖ الجوارِیْ وجوارِیکُمْ۔ جوارِیْ دونوں جگہ مفاعل کے وزن پر ہوہے۔ الف لام کی وجہ سے تنوین گرگئی۔ وَمَرَرْتُ بالجوارِیْ ومَرَرْتُ بجوارِیکُم دونوں جگہ یا حالت جر میں ہے۔ لہذا یا ساکن ہوگئی۔ اور رَاَیْتُ الجوارِیَ وَرَاَیْتُ جَوارِیَ میں جَوارِیَ حالت نصب میں ہے لہذا یا کو نصب دیا جائے گا۔ اور رَاَیْتُ جوارٍ اور ھٰذِہٖ جَوارٍ میں جوارٍ نہ معرف باللام ہے نہ مضاف ہے۔ اس لئے یا حذف کردی گئی۔ اور تنوین را کو دیدی گئی۔

قاعدہ ۲۶ واو لام فُعْلیٰ بالضم در اسم جامد یا شود و در صفت بحال خود ماند و اسم تفضیل حکم اسم جامد دارد چون دُنْیَا وعُلْیَا و یائے لام فَعْلیٰ بالفتح واو شود چون تَقْوٰی۔

ترجمہ وتشریح

قاعدہ ۲۶ جو واو فعلیٰ اسم جامد میں لام کلمہ کی جگہ واقع ہو اور فا کلمہ مضموم ہو تو یہ واو یا سے بدل جائے گا۔ اور اگر فعلیٰ جسکا فا کلمہ مضموم ہو اور اسم کے بجائے صفت کا صیغہ ہو تو یہ واو اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔ اسم تفضیل کو اسم جامد کا درجہ دیا گیا ہے جیسے دُنیا اصل میں دُنْوٰی تھی۔ فُعلیٰ بالضم اسم کا صیغہ اور واو لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا۔ اس لئے واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے دُنیا ہوگیا۔
اور تقویٰ اصل میں تَقْیٰی تھا۔ بروزن فَعْلیٰ تو یا واو ہوگئی تقویٰ ہوگیا۔
یہاں تک معتل کے ۲۶ قواعد بیان کئے گئے۔

مشق سوالات

سوال :- تُوعِدُ میں کیا تعلیل ہوئی اور اس میں کونسا قاعدہ جاری کیا گیا؟
جواب :- واو واقع ہوا علامت مضارع اور کسرہ لازم کے درمیان۔ اس لئے واو گر گیا۔ تَعِدُ رہ گیا۔

سوال :- عِدَۃٌ میں کیا تغیر واقع ہوا ہے؟
جواب :- عِدَۃٌ مصدر ہے اس کی اصل وَعْدٌ تھی۔ واو فا کلمہ کی جگہ واقع ہوا۔ اس لئے گر گیا۔ اور واو کے عوض آخر میں تا بڑھا دی گئی۔

سوال :- مِیْعَادٌ میں کیا تعلیل ہوئی؟
جواب :- مِیْعَادٌ اصل میں مِوْعَادٌ تھا۔ واو ساکن غیر مدغم بعد کسرہ کے واقع ہوا۔ اس لئے واو کو یا سے بدل دیا مِیْعَادٌ ہو گیا۔

سوال :- دَعَتَا میں کیا تعلیل ہوئی؟
جواب :- الف واقع ہوا فعل ماضی میں تائے تانیث سے پہلے اسی لئے گر گیا دَعَتَا رہ گیا۔

سوال :- واو اور یا متحرک ماقبل ساکن ہو تو اس کلمہ میں کیا تعلیل واقع ہوگی؟
جواب :- اگر واو اور یا پر ضمہ ہو تو اس کو نقل کر کے ماقبل کو دیں گے۔ اور اگر واو اور یا پر حرکت فتحہ کی ہے تو اس کو ماقبل کو دینے کے بعد اس واو اور یا کو الف سے بدل دیں گے۔

سوال :- دَاعٍ اصل میں کیا تھا۔ اس میں کیا تعلیل واقع ہوئی ہے؟
جواب :- دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ واو طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہوا اس لئے واو گر گیا۔ ضمہ کی تنوین عین کو دیں گے دَاعٍ ہو گیا۔

قسم دوم صرفِ مثال

مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْوَعْدُ وَالْعِدَۃُ وعدہ کردن۔
صرفِ صغیر وَعَدَ یَعِدُ وَعْداً وَعِدَۃً فَھُوَ وَاعِدٌ وَوُعِدَ یُوْعَدُ وَعْداً وَعِدَۃً فَھُوَ مَوْعُوْدٌ
اَلْاَمْرُ مِنْہُ عِدْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَعِدْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَوْعِدٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْعَدٌ وَمِیْعَدَۃٌ
وَمِیْعَادٌ وَتَثْنِیَتُھُمَا مَوْعِدَانِ وَمِیْعَدَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَوَاعِدُ وَمَوَاعِیْدُ۔ اَفْعَلُ
التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَوْعَدُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُعْدٰی وَتَثْنِیَتُھُمَا اَوْعَدَانِ وَوُعْدَیَانِ وَ
الْجَمْعُ مِنْھُمَا اَوْعَدُوْنَ وَاَوَاعِدُ وُعَدٌ وَوُعْدَیَاتٌ۔

واو مضارع معروف بقاعدہ ۱ حذف شد واز عِدَۃٌ بقاعدہ ۲ ودر ماضی مجہول بقاعدہ ۵ جائز ست کہ ہمزہ گردد وُعِدَ را اُعِدَ گویند وہمچنیں در مؤنث اسم تفضیل۔

ترجمہ وتشریح

مضارع معروف یعنی یَعِدُ سے واو قاعدہ ۱ کے مطابق گرگیا۔ اور عِدَۃٌ سے قاعدہ ۲ کے مطابق حذف ہوگیا۔ اور ماضی مجہول یعنی وُعِدَ میں واو کو ہمزہ سے بدل کر اُعِدَ پڑھنا بھی درست ہے۔ اسی طرح اسم تفضیل مؤنث میں اُعْدٰی پڑھنا جائز ہے۔

جمع تکسیر مؤنث اسم فاعل اَوَاعِدُ ست اصلش وَوَاعِدُ بود بقاعدہ ۱۶ واو اول ہمزہ شد ودر آلہ واو بقاعدہ ۳ یا شد لیکن در تصغیر یعنی مُوَیْعِدٌ وجمع تکسیر یعنی مَوَاعِیْدُ بسبب انعدام علت اعلال کہ سکون واو وکسرہ ماقبل ست واو باز آمدہ۔

ترجمہ وتشریح

مؤنث اسم فاعل کی جمع تکسیر میں قاعدہ ۱۶ کی وجہ سے پہلا واو بدل دیا گیا اَوَاعِدُ ہوگیا۔
اوراسم آلہ میں یعنی مِوْعَدٌ ومِوْعَدَۃٌ ومِوْعَادٌ واو قاعدہ ۳ کی وجہ سے یا ہوگیا مِیْعَدٌ ومِیْعَدَۃٌ اور مِیْعَادٌ ہوگیا۔ لیکن مُوَیْعِدٌ تصغیر اور مَوَاعِیْدُ جمع تکسیر میں تعلیل کا سبب نہ ہونے کی وجہ سے لوٹ آیا۔ سبب تعلیل واو ماقبل مکسور ہے۔ وہ یہاں پایا نہیں جاتا۔

مثال یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلْمَیْسِرُ قمار باختن

صرف صغیر یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِراً فَھُوَ یَاسِرٌ ویُسِرَ یُوْسَرُ الخ درین باب جز اینکہ در مضارع مجہول بقاعدہ ۳ یا واو شدہ اعلالی نگردیدہ۔

ترجمہ وتشریح

مثال یائی ضَرَبَ یَضْرِبُ کے باب سے اَلْمَیْسِرُ جوا کھیلنا۔

صرف صغیر: یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسِراً فَھُوَ یَاسِرٌ ویُسِرَ یُوْسَرُ مَیْسِراً فَھُوَ مَیْسُوْرٌ الامر مِنْہُ اِیْسِرْ والنھی عنہ لاتَیْسِرْ الظرف مِنْہُ مَیْسِرٌ۔
درین باب الخ اس باب میں مضارع مجہول میں قاعدہ ۳ پائے جانے کی وجہ سے یا واو ہوگیا۔ دوسری کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

مثال واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ اَلْوَجَلُ ترسیدن

صرف صغیر: وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلاً فَھُوَ وَاجِلٌ ووُجِلَ یُوْجَلُ وَجَلاً فَھُوَ مَوْجُوْلٌ الامر مِنْہُ اِیْجَلْ والنھی عنہ لاتَوْجَلْ۔ الظرف مِنْہُ مَوْجَلٌ والآلۃ مِنْہُ مِیْجَلٌ ومِیْجَلَۃٌ ومِیْجَالٌ وتثنیتھما مَوْجَلانِ ومِیْجَلانِ ومِیْجَلَتَانِ ومِیْجَالانِ والجمع منھما مَوَاجِلُ ومَوَاجِیْلُ۔ افعل التفضیل مِنْہُ اَوْجَلُ والمؤنث مِنْہُ وُجْلٰی وتثنیتھما اَوْجَلانِ ووُجْلَیَانِ والجمع منھما اَوْجَلُوْنَ واَوَاجِلُ ووُجَلٌ ووُجْلَیَاتٌ۔
درین باب جز اینکہ در امر حاضر یعنی اِیْجَلْ اِیْجَلا تا آخر وہمچنیں در آلہ واو بقاعدہ ۳ یا شد ودر اَوَاجِلُ بقاعدہ ۱۶ ہمزہ گشتہ

ودر وُجِلَ ووُجَلٌ ہمزہ شدن جائزست دیگر ہیچ تعلیل نشدہ۔

ترجمہ وتشریح سَمِعَ یَسْمَعُ کے باب سے مثال واوی اَلْوَجَلُ ڈرنا

اس باب میں مندرجہ ذیل تعلیل کے علاوہ اور کوئی تعلیل واقع نہیں ہوئی۔ اس باب کے امر حاضر معروف جیسے اِیْجَلْ اور اسم آلہ جیسے مِیْجَلٌ مِیْجَلَۃٌ ومِیْجَالٌ میں ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واو یا ہوگیا۔ اس میں قاعدہ ۳ پایا گیا۔ اور اَوَاجِلُ اصل میں وَوَاجِلُ تھا۔ اول واو قاعدہ ۱۶ سے ہمزہ ہوگیا ماضی مجہول وُجِلَ اور جمع اسم تفضیل مؤنث وُجَلٌ میں وُجُوۃٌ کے قاعدہ سے واو کو ہمزہ سے بدل دینا جائز ہے۔

مثال واوی دیگر از سَمِعَ یَسْمَعُ اَلْوُسْعُ وَالسَّعَۃُ گنجیدن

وَسِعَ یَسَعُ وُسْعاً وَسَعَۃً الخ

مثال واوی از فَتَحَ یَفْتَحُ اَلْھِبَۃُ بخشیدن وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً الخ

درین ہردو باب واو از مضارع معروف بسبب بودنش میان علامت مضارع وفتحہ کلمہ کہ عین یالامش حرف حلق است محذوف شدہ ودر مصدر وَسِعَ بعد حذف فاعین را فتحہ دادند وکسرہم اعلالات دیگر صیغ بقیاس صیغ وَعَدَ یَعِدُ بودہ است

ترجمہ وتشریح مثال واوی سَمِعَ یَسْمَعُ سے دوسری مثال اَلْوُسْعُ وَالسَّعَۃُ ہے۔ بمعنی سمانا۔

صرف صغیر وَسِعَ یَسَعُ وُسْعاً وَسَعَۃً الخ

مثال واوی فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْھِبَۃُ ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ عطا کرنا بخشش کرنا

صرف صغیر وَھَبَ یَھَبُ ھِبَۃً فَھُوَ وَاھِبٌ وَوُھِبَ یُوْھَبُ ھِبَۃً فَھُوَ مَوْھُوْبٌ الامْرُ مِنْہُ ھَبْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَھَبْ الظَّرْفُ مِنْہُ مَوْھَبٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْھَبٌ مِیْھَبَۃٌ مِیْھَابٌ وَتَثْنِیَتُھُمَا مَوْھَبَانِ وَمِیْھَبَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَوَاھِبُ وَمَوَاھِیْبُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَوْھَبُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُھْبٰی وَتَثْنِیَتُھُمَا اَوْھَبَانِ وَوُھْبَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا اَوْھَبُوْنَ وَاَوَاھِبُ وَوُھَبٌ وَوُھْبَیَاتٌ۔

ان دونوں بابوں کے مضارع معروف سے واو گرگیاہے کیوں کہ یہاں واوٗ عین مفتوحہ اور علامت مضارع کے درمیان واقع ہوا۔ اور ایسے کلمہ میں واقع ہوا ہے۔جس کا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہے۔ اس لئے قاعدہ ملا کی وجہ سے واو گرادی گئی۔ اور وَسِعَ کے مصدر وَسْعٌ سے واو کو گرادیا۔ اور عین کلمہ کو فتحہ دے دیا۔لیکن عین کلمہ کو کسرہ پڑھنا بھی جائز ہے

مثال واوی از حَسِبَ یَحْسِبُ اَلْوَمَقُ وَالمِقَۃُ دوست داشتن وَمِقَ یَمِقُ وَمِقَۃً الخ اعلال صیغ این باب بعینہٖ مثل وَعَدَ یَعِدُ است درصرف کبیر این ابواب جز تغیراتیکہ شرح کردیم دیگر ہیچ تغیر واقع نشود ہمہ ابواب را برصرف کبیر می باید گردانید۔

ترجمہ وتشریح مثال واوی حَسِبَ یَحْسِبُ سے الوَمَقُ وَالمِقَۃُ دوست رکھنا۔

صرف صغیر:۔ وَمِقَ یَمِقُ وَمِقاً ومِقَۃً فَھُوَ وَامِقٌ وَوُمِقَ یُوْمَقُ وَمَقاً ومِقَۃً فھو مَوْمُوقٌ الامرُ مِنْہُ اِیْمَقْ والنھی عنہُ لاتَیمَقْ الظرفُ مِنْہُ مَوْمِقٌ والاٰلۃ منہُ مِیْمَقٌ ومِیْمَقَۃٌ مِیْمَاقٌ وتثنیتھما مَوْمِقانِ وَمِیْمَقانِ والجمعُ منھما اَوْمَقُوْنَ وَاَوامِقُ وَدُمَّقٌ وَدمقیاتٌ۔ اس باب میں تعلیل بالکل وَعَدَ یَعِدُ کی طرح ہوئی ہیں۔ ان تمام بابوں کی صرف کبیر میں علاوہ اس کے جو ہم نے پوری وضاحت سے بیان کیاہے۔ دوسرا کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔ لہٰذا تمام بابوں کو صرف کبیر کی طرح گرداننا چاہئے۔

مثال واوی از باب افتعال اَلْاِتِّقَادُ افروختہ شدن آتش۔ اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَاداً الخ۔

مثال یائی باب افتعال اَلْاِتِّسَارُ قمار باختن۔ اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَاراً الخ

درین ہردو باب بقاعدہ ۱۲ واو یا تا شدہ در تا مدغم گردیدہ۔

ترجمہ وتشریح مثال واوی باب افتعال سے اَلْاِتِّقَادُ ہے۔

صرف صغیر:۔ اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ اِتِّقَاداً فَھُوَ مُتَّقِدٌ۔

وَاُتُّقِدَ یُتَّقَدُ اِتِّقَاداً فَھُوَ مُتَّقَدٌ الامرُ مِنْہُ اِتَّقِدْ وَالنھی عَنْہُ لَاتَتَّقِدْ الظرفُ مِنْہُ مُتَّقَدٌ۔

مثال یائی باب افتعال سے اَلْاِتِّسَارُ ہے جوا کھیلنا

صرف صغیر:- اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَاراً فَھُوَ مُتَّسِرٌ وَاُتُّسِرَ یُتَّسَرُ اِتِّسَاراً فَھُوَ مُتَّسَرٌ الامرُ مِنْہُ اِتَّسِرْ وَالنھی عَنْہُ لَاتَتَّسِرْ الظرفُ مِنْہُ مُتَّسَرٌ۔

ان دونوں بابوں میں یا اور واو قاعدہ ۳ کے مطابق تا ہو گئیں اور ایک دوسرے میں ادغام پا گئیں۔

مثال واوی از استفعال اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَاداً۔

واز افعال اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَاداً۔ استیقاد و ایقاد ہر دو بمعنی آتش افروختن است واو درین ہر دو بقاعدہ ۲ یا شدہ در صرف کبیر این چہار باب جز اعلالین مذکورین اعلالے دیگر نیست۔

ترجمہ وتشریح

مثال واوی باب استفعال سے الاستیقاد ہے۔

صرف صغیر:- اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ استیقاداً فَھُوَ مُسْتَوْقِدٌ وَاُسْتُوْقِدَ یُسْتَوْقَدُ اِسْتِیْقَاداً فَھُوَ مُسْتَوْقَدٌ الامرُ مِنْہُ اِسْتَوْقِدْ والنھی عنہ لَاتَسْتَوْقِدْ الظرفُ مِنْہُ مُسْتَوْقَدٌ۔

باب افعال سے صرف صغیر:- اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَاداً فَھُوَ مُوْقِدٌ الامرُ منہ اَوْقِدْ والنھی عنہ لَاتُوْقِدْ الظرفُ مِنْہُ مُوْقَدٌ۔

دونوں کے معنی آگ روشن کرنے کے ہیں۔ دونوں بابوں سے واو قاعدہ ۲ سے یا ہو گیا۔ اور ان چاروں ابواب میں علاوہ مذکورہ بالا دو تعلیلوں کے دوسری کوئی تعلیل واقع نہیں ہوئی۔

قسم سوم در صرف اجوف

اجوف واوی از نَصَرَ یَنْصُرُ اَلْقَوْلُ گفتن۔

قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً فَهُوَ قَائِلٌ وَقِيْلَ يُقَالُ قَوْلاً فَهُوَ مَقُوْلٌ الامْرُ مِنْهُ قُلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقُلْ الظَّرْفُ مِنْهُ مَقَالٌ وَالآلَةُ منه مِقْوَلٌ مِقْوَلَةٌ وَمِقْوَالٌ وَتَثْنِيَتُهُمَا مَقَالَانِ وَمِقْوَلَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَقَاوِلُ وَمَقَاوِيْلُ أَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ أَقْوَلُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ قُوْلٰى وَتَثْنِيَتُهُمَا أَقْوَلَانِ وَقُوْلَيَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا أَقْوَلُوْنَ وَأَقَاوِلُ وَقُوَلٌ وَقُوْلَيَاتٌ . در مِقْوَلٌ و مِقْوَلَةٌ حرکت واو بما قبل بایں جہت نداندکہ ایں ہر دو در اصل مِقْوَالٌ بودند الف را حذف کردند مِقْوَلٌ شد و بعد حذف الف تا در آخر افزودند مِقْوَلَةٌ شد و در مِقْوَالٌ بسبب مانع کہ وقوع الف بعد واو است نقل حرکت نکردند پس در ایں ہر دو کہ فرع آں ہستند ہم نقل حرکت نمودند۔

ترجمہ وتشریح

تیسری قسم اجوف کے بیان میں۔
اجوف واوی نَصَرَ يَنْصُرُ سے اَلْقَوْلُ کہنا۔

صرف صغیر قَالَ يَقُوْلُ الخ اوپر متن میں مذکور ہیں۔

مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَةٌ میں اولاً واو کی حرکت ماقبل کو دیتے اور واو کو الف سے بدل دیتے مگر ایسا نہیں کیا کیوں کہ مِقْوَلٌ اصل میں مِقْوَالٌ تھا۔ الف کو حذف کر دیا گیا مِقْوَلٌ ہو گیا۔ اور الف حذف کرنے کے بعد آخر میں تا کا اضافہ کر دیا مِقْوَلَةٌ ہو گیا۔ مِقْوَالٌ میں اگر واو کی حرکت قاف کو دے دیں گے۔ تو واو اور الف دو ساکن جمع ہو جائیں گے۔ اس لئے واو کی حرکت ماقبل کو نہیں دے سکتے۔ لہٰذا مِقْوَلٌ اور مِقْوَلَةٌ میں بھی نقل نہیں کیا۔ کیوں کہ یہ تو مِقْوَالٌ کی فرع ہیں

صرف کبیر

بحث اثبات **فعل ماضی معروف** قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا۔

بقاعدہ ۹ واو در قَالَ تا قَالَتَا بالف بدل شدہ و در مابعد قَالَتَا باجتماع ساکنین حذف گردیدہ قاف مضموم گشتہ۔

بحث اثبات **فعل ماضی مجہول** قِيْلَ قِيْلَا قِيْلُوْا قِيْلَتْ قِيْلَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا۔

قِيْلَ در اصل قُوِلَ بود بقاعدہ نہم قِيْلَ شد وہمچنیں تا قِيْلَتَا در قُلْنَ تا آخر چوں یا بالتقائے ساکنین بیفتاد بسبب واوے بودنش قاف را ضمہ دادند۔

بحث اثبات **فعل مضارع معروف** يَقُوْلُ يَقُوْلَانِ يَقُوْلُوْنَ تَقُوْلُ تَقُوْلَانِ

يَقُلْنَ تَقُولُونَ تَقُولِينَ تَقُلْنَ أَقُولُ نَقُولُ۔
درجمیع این صیغ کہ دراصل بسکون قاف وضم عین بودند بقاعدہ ۸ ضمہ واؤ بقاف دادند ودر يَقُلْنَ وتَقُلْنَ آن واو بالتقائے ساکنین بیفتاد۔

اثبات فعل مضارع مجہول يُقَالُ يُقَالَانِ يُقَالُونَ تُقَالُ تُقَالَانِ يُقَلْنَ تُقَالُونَ تُقَالِينَ تُقَلْنَ أُقَالُ نُقَالُ
درجمیع این صیغ کہ بسکون قاف وفتحہ واو بودند بقاعدہ ۸ فتحہ واو بقاف دادہ واو راالف کردند وآن الف در يُقَلْنَ وتُقَلْنَ بالتقائے ساکنین بیفتاد۔

نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف لَنْ يَقُولَ لَنْ يَقُولَا الخ مجہول لَنْ يُقَالَ الخ درین بحث جز تغیریکہ درمضارع شدہ تغیرے دیگر واقع نشدہ

ترجمہ وتشریح

قَالَ سے قَالَتَا تک میں قاعدہ ۷ کی وجہ سے واو الف سے بدلا ہوا ہے۔ اور قَالَتَا کے مابعد میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہوگیا اور قاف مضموم ہوگیا۔

قِيلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔ قاعدہ ۹ سے قِيلَ ہوگیا۔ قِيلَتَا تک اسی طرح کیا گیا ہے۔ اور قُلْنَ میں اور اس کے بعد آخر تک یعنی قُلْنَا تک چونکہ التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گرگئی تھی۔ اس لئے واو ہونے کی وجہ سے قاف کو ضمہ دے دیا گیا۔

درجمیع این صیغ يَقُولُ اور اس کے تمام صیغوں میں قاعدہ ۸ کے مطابق چونکہ قاف ساکن اور عین کلمہ مضموم تھا۔ اس لئے واو کا ضمہ قاف کو دے دیا يَقُولُ ہوگیا اور يَقُلْنَ وَتَقُلْنَ میں وہی واو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ساقط ہوگیا۔

درجمیع این صیغ کہ بسکون قاف الخ مضارع مجہول یعنی يُقَالُ سے آخر تک تمام صیغوں میں چونکہ قاف ساکن اور واو پر فتحہ ہے لہٰذا قاعدہ ۸ سے واو کا فتحہ قاف کو دے دیا۔ اور واو کو الف سے بدل دیا اور وہ الف يُقَلْنَ تُقَلْنَ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگیا۔

نفی تاکید بلن درفعل مستقبل لَنْ يَقُولَ اس گردان میں علاوہ اس تغیر کے جو مضارع میں کیا گیا ہے۔ دوسرا کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔

نفی جحد بلم در مضارع معروف لَمْ یَقُلْ لَمْ یَقُولَا الخ مجہول لَمْ یُقَلْ لَمْ یُقَالَا۔
درین بحث جز اینکہ واو در لَمْ یَقُلْ و اخوات واو و الف در لَمْ یُقَلْ و اخوات او بالتقائے ساکنین بیفتادہ تغیر دیگر غیر ما وقع فی المضارع واقع نشد۔
بحث لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَقُوْلَنَّ لَیَقُوْلَانِّ تا آخر۔
مجہول لَیُقَالَنَّ الخ و ہکذا نون خفیفہ درین ہر چہار گردان ہم تغیرے غیر ما وقع فی المضارع نشدہ۔
امر حاضر معروف قُلْ قُوْلَا قُوْلِیْ قُلْنَ۔
قُلْ در اصل تَقُوْلُ بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند در آخر وقف کردند واو بالتقائے ساکنین افتاد قُلْ شدہ و بعضے امر را از اصل بنا می کنند پس اُقْوُلْ می شود باز حرکت واو بما قبل دادہ واو را بالتقائے ساکنین حذف کردہ ہمزہ وصل را باستغنا حذف می کنند ہمیں وضع دیگر صیغ را قیاس باید کرد۔

ترجمہ و تشریح

درین بحث جز اینکہ الخ نفی جحد بلم کی معروف و مجہول کے صیغوں میں علاوہ اس کے لَمْ یَقُلْ اور اس کے اخوات سے واو اور لَمْ یُقَلْ اور اس کے اخوات سے الف دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اور دوسرا کوئی تغیر واقع نہیں ہوا۔ علاوہ اس کے کہ مضارع میں اس سی پہلے تعلیل ہو چکی تھی۔ دوسری کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یعنی نفی جحد بلم کے مضارع معروف سے واو اور مجہول سے الف التقائے ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ دوسرا کوئی نیا تغیر نہیں ہوا۔ سوا اس کے جو تعلیل مضارع معروف و مجہول میں ہو چکی تھی وہ یہاں بھی ہوگی۔

بحث لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَقُوْلَنَّ لَیَقُوْلَانِّ لَیَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلَنَّ لَتَقُوْلَانِّ لَیَقُلْنَانِّ لَتَقُوْلُنَّ لَتَقُوْلِنَّ لَتَقُلْنَانِّ لَاَقُوْلَنَّ لَنَقُوْلَنَّ۔
مجہول لَیُقَالَنَّ لَیُقَالَانِّ لَیُقَالُنَّ لَتُقَالَنَّ لَتُقَالَانِّ لَیُقَلْنَانِّ لَتُقَالُنَّ لَتُقَالِنَّ لَتُقَلْنَانِّ لَاُقَالَنَّ لَنُقَالَنَّ۔

درین ہر چہار الخ ان چاروں گردانوں لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ اور معروف و مجہول) مضارع میں جو تغیر واقع ہوا ہے وہی ان میں بھی واقع ہوا ہے اس کے علاوہ نیا کوئی تغیر نہیں ہوا۔

قُلْ اصل میں تَقُوْلُ تھا۔ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ چونکہ متحرک تھا اس لئے آخر کو ساکن کر دیا گیا۔ قُوْلْ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے۔ واو اور لام۔ واو کو گرادیا قُلْ ہوگیا۔

اور بعض صرفی اس میں تعلیل دوسری طرح پر کرتے ہیں۔ یعنی امر کو اصل سے بناتے ہیں۔ پس علامت مضارع کے حذف کرنے کے بعد شروع میں ہمزہ وصل ملاتے ہیں اُقْوُلْ ہوا۔ اس کے بعد واو کی حرکت قاف کو دے کر واو کو التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیتے ہیں۔ امر کے باقی صیغوں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

صیغ امر با لام وصیغ نہی مثل صیغ نفی جحد بلم است کہ در آنہا در محل جزم واو والف افتادہ است پس چون لِیَقُلْ وَلَا تَقُلْ وقس علیٰ ہذا در نون ثقیلہ وخفیفہ امر ونہی واو والف کہ در مواقع جزم ساقط شدہ بود بسبب تحرک ماقبل نون باز آمدہ۔

امر حاضر معروف بالنون ثقیلہ قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُلْنَانِّ۔

امر غائب ومتکلم معروف بالنون ثقیلہ لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ۔

امر غائب بالنون خفیفہ لِیَقُوْلَنْ لِیَقُوْلُنْ لِتَقُوْلَنْ لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ۔

بحث امر مجہول بالنون ثقیلہ لِیُقَالَنَّ لِیُقَالَانِّ لِیُقَالُنَّ لِتُقَالَنَّ لِتُقَالَانِّ لِیُقَلْنَانِّ لِتُقَالُنَّ لِتُقَالِنَّ لِتُقَلْنَانِّ لِاُقَالَنَّ لِنُقَالَنَّ۔ نون خفیفہ ہمبرین قیاس کنند

ترجمہ وتشریح

امر بالام کے تمام صیغے اور نہی کے تمام صیغے نفی جحد بلم کے صیغوں کی طرح ہیں کہ جس طرح ان میں جزم کی حالت میں واو گر گیا۔ یہاں بھی گر جائے گا۔ جیسے لِیَقُلْ اور لَا تَقُلْ اسی پر نون ثقیلہ وخفیفہ امر اور نہی کو بھی قیاس کرو۔ کہ واو الف محل جزم میں واقع ہوگئے لیکن نون سے ماقبل متحرک ہوجانے کی وجہ سے واو واپس آگیا۔

امر مجہول بالنون خفیفہ کو بھی امر مجہول بالنون ثقیلہ کے اوپر اسی طرح قیاس کرنا چاہیئے۔ سب گردان متن میں مذکور ہیں۔

بحث نہی معروف بالنون ثقیلہ لا یَقُوْلَنَّ الخ مجہول لا یُقَالَنَّ الخ نون خفیفہ ہمیں قیاس۔ بحث اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلَۃٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ۔

قَائِلٌ دراصل قَاوِلٌ بود بقاعدہ ۱۲ واو ہمزہ شد وہمچنیں در دیگر صیغ

بحث اسم مفعول مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَۃٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ۔

مَقُوْلٌ دراصل مَقْوُوْلٌ بود بقاعدہ ۵ حرکت واو بماقبل دادہ واو را بالتقائے ساکنین حذف کردند۔

فائدہ اختلاف است درین کہ واو اول درہمچو موقع حذف می شود یا واو دوم بعضے می گویند کہ واو دوم باین جہت کہ زائد است وزائد اولیٰ بحذف است وبعضے می گویند کہ اول چہ دوم علامت ست وعلامت محذوف نمی شود ہرچند کہ بیشتر صرفیان حذف دوم را ترجیح دادہ اند مگر نزد راقم راجح حذف اول ست چہ علی العموم دستور ہمین ست درہمچو ساکنین اول محذوف می شود زائد باشد یا اصلی پس این را از سنن نظار خود نباید برآورد۔

ترجمہ وتشریح بحث نہی حاضر معروف بالنون ثقیلہ لا یَقُوْلَنَّ الخ مجہول لا یُقَالَنَّ الخ۔ اور نون خفیفہ کی گردان اسی طرح زبان پر لانا چاہئے۔

بحث اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ الخ قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا قاعدہ ۱۲ کی روسے واو ہمزہ سے بدل گیا۔ باقی صیغوں میں یہی عمل کیا گیا ہے۔

بحث اسم مفعول مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ الخ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔ قاعدہ ۵ سے واو کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اور التقائے ساکنین کی وجہ سے واو کو گرادیا۔ علمائے صرف کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ اسم مفعول اور ایسی تمام جگہوں میں جہاں دو واو جمع ہوں۔ ایک واو زائدہ یعنی علامت اور دوسرا واو اصلی ہو تو کس کو حذف کرنا چاہئے۔ بعض لوگ دوسرے واو کو حذف کرنے کے قائل ہیں۔ اس وجہ سے کہ یہ واو زائد ہے۔ اور حذف کرنے کے مسئلے میں زائد کو حذف کرنا اولیٰ ہوا کرتا ہے۔ دوسرے بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ اول واو کو حذف کرنا اولیٰ ہے۔ کیوں کہ اول اگرچہ اصلی ہے مگر دوسرا واو علامت مفعول ہے اور علامت حذف نہیں کی جاتی۔ اگرچہ زیادہ تر علمائے صرف کی رائے یہ ہے کہ واو دوم کو حذف

ہونا چاہئے۔ مگر مصنف کے نزدیک اول واو کو حذف کرنا راجح اور بہتر ہے۔ کیوں کہ عام طور پر دستور یہی ہے کہ اس قسم کے اجتماع ساکنین میں اول ہی حذف کیا جاتا ہے

نکتہ ثمرہ اختلاف درہچو مواقع بحسب ظاہر ہیچ معلوم نمی شود چہ بہر کیف مَقُوْلٌ می شود واو اول را حذف کنند یا دوم را مولوی عصمت اللہ صاحب سہارنپوری در شرح خلاصۃ الحساب دربیان صرف درمنع صرف لفظ رحمٰن درین باب سخنے خوش نوشتہ و آن اینکہ درمسائل فقہیہ ثمرۂ خلاف ہچو اختلافات برمی آید مثلاً شخصے حلف کرد کہ امروز بواو زائد تکلم نخواہم کرد و لفظ مقولٌ برزبان آورد پس بر مذہب شخصے کہ بحذف اول قائل است حانث خواہد شد و برمذہب قائل بحذف دوم حانث نخواہد شد یا زن را گفت کہ اگر تو امروز بواو زائد تکلم کنی ترا طلاق ست و آن زن لفظ مقول برزبان آورد پس بر مذہب حذف اول طلاق خواہد افتاد و بر حذف دوم نہ۔

ترجمہ وتشریح ان جیسے مقامات پر اختلاف کا کوئی نتیجہ بظاہر معلوم نہیں ہوتا۔ کیوں کہ اول واو کو حذف کریں یا دوسرے واو کو حذف کیا جائے۔ بہرحال صیغہ مقولٌ ہی پڑھا جائے گا۔ جناب مولانا عصمت اللہ صاحب سہارنپوری نے خلاصۃ الحساب کی شرح میں صرف اور منع صرف کے بیان میں لفظ رحمٰن پر بحث کرتے ہوئے ایک عمدہ بات تحریر کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ فقہ کے مسائل میں اس قسم کے اختلاف کا ثمرہ یہ نکلتا ہے کہ مثلاً ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج میں واو زائد زبان پر نہ لاؤں گا۔ اور اس نے لفظ مقول زبان سے ادا کیا۔ تو ان لوگوں کے مذہب پر جو واو اول کو حذف کرنے کے قائل ہیں کہنے والا حانث ہوجائیگا۔ اور جو دوسرے واو کے حذف کرنے کے قائل ہیں۔ حانث نہ ہوگا۔ یا کسی نے اپنی بیوی سے کہا اگر تونے آج واو زائد زبان پر نکالا تو تجھ کو طلاق ہے۔ عورت نے لفظ مقول زبان سے ادا کیا تو پہلے مذہب کی بنیاد پر طلاق واقع ہوجائے گی۔ اور جولوگ دوسرے واو کو حذف مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی

اجوف یائی از ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ اَلْبَیْعُ فروختن۔
بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعاً فَہُوَ بَائِعٌ وَبِیْعَ یُبَاعُ بَیْعاً فَہُوَ مَبِیْعٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ بِعْ وَالنَّہْیُ عَنْہُ

لاتبعُ الظرفُ منہُ مَبِیعٌ والاٰلۃُ منہُ مِبیعٌ ومِبیعۃٌ ومِبیاعٌ وتثنیتہما مِبیعانِ ومِبیعانِ والجمعُ منہما مَبائعُ ومَبائیعُ وافعلُ التفضیلِ منہُ اَبیعُ والمؤنثُ منہُ بُوعیٰ وتثنیتہما اَبیعانِ وبُوعیانِ والجمعُ منہما اَبیعُونَ واَبائعُ وبُیَعٌ وبُوعیاتٌ۔

ظرف درین باب ہمشکل مفعول گردیدہ چون بقاعدہ ۵ حرکت عین بفاداد ند درمفعول بعد نقل حرکت وحذف عین فاراکسرہ دادند بسبب آن واورایاکردند۔ ظرف ہم مَبیعٌ است کہ دراصل مَبْیِعٌ بودہ ومفعول ہم مَبِیعٌ کہ دراصل مَبْیُوعٌ بود۔ اثبات فعل ماضی معروف بَاعَ بَاعَا بَاعُوا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ بِعْتَ بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا۔ بقاعدہ ۷ یا در بَاعَ تا آخر الف شدہ مابعد بَاعَتَا الف بالتقائے ساکنین افتادہ بسبب یائی بودن فاکلمہ کسرہ یافتہ۔

ترجمہ وتشریح

اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْبَیْعُ فروخت کرنا۔ بیچنا۔

باب ضرب کا اسم ظرف کا صیغہ بالکل اسم مفعول کے صیغہ کے وزن پر ہے۔ قاعدہ ۵ سے جب عین کلمہ کی حرکت فار کو دیا۔ اور اسم مفعول میں عین کلمہ کی حرکت نقل کرنے کے بعد عین کلمہ کو حذف کر دیا۔ تو فار کلمہ کو کسرہ دے دیا۔ اسی وجہ سے واو کو یا کر دیا۔ اسم ظرف بھی مبیعٌ ہے جو اصل میں مَبْیِعٌ تھا۔ یا متحرک ماقبل ساکن یا کی حرکت ماقبل کو دے دیا۔ مَبِیعٌ ہوگیا۔ اور اسم مفعول مَبِیعٌ ہے مگر اصل اس کی مَبْیُوعٌ تھی۔ قاعدہ ۵ سے یا کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد دو ساکن جمع ہوئے واو اور یا۔ واو کو گرا دیا۔ یا کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَبِیعٌ ہوگیا۔ اسم ظرف اور اسم مفعول گو صورت میں ایک ہیں۔ مگر اصل کے اعتبار سے دونوں مختلف ہیں۔

اثبات فعل ماضی مجہول بِیعَ بِیعَا الخ بِیعَ دراصل بُیِعَ بود بقاعدہ ۹ کسرہ یا بہا دادند یا در بِعْنَ تا آخر بالتقائے ساکنین بیفتاد۔

اثبات فعل مضارع معروف یَبِیعُ یَبِیعَانِ الخ حرکت یا بقاعدہ ۵ بماقبل رفتہ ویا در یَبِعْنَ تَبِعْنَ بالتقائے ساکنین ساقط شدہ۔

مضارع مجہول یُبَاعُ یُبَاعَانِ تا آخر بر قیاس یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر۔
نفی تاکید بلن لَنْ یَّبِیْعَ تا آخر مجہول لَنْ یُّبَاعَ تا آخر تغیرے جدید ندارد۔
نفی جحد بلم در فعل مضارع لَمْ یَبِیْعْ لَمْ یَبِیْعَا تا آخر مجہول لَمْ یُبَیْعْ لَمْ یُبَاعَا در لَمْ یَبِعْ و لَمْ تَبِعْ ولَمْ اَبِعْ ولَمْ نَبِعْ یا در معروف و الف در مجہول باجتماع ساکنین بافتادہ در دیگر صیغ غیر ماوقع فی المضارع تغیرے نشدہ۔
لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَبِیْعَنَّ تا آخر مجہول لَیُبَاعَنَّ تا آخر وہمچنین نون خفیفہ۔
امر حاضر معروف بِعْ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعِیْ بِعْنَ بوضع قُلْ قُوْلَا اعلال باید کرد۔
امر حاضر معروف بانون ثقیلہ بِیْعَنَّ تا آخر در بِیْعَنَّ یا کہ در بِعْ بالتقائے ساکنین افتادہ بسبب مفتوح شدن عین باز آمدہ۔

ترجمہ وتشریح

بِعْ اصل میں بِیْعَ تھا۔ قاعدہ ۱۵ سے یا کا کسرہ با کو دیا۔ بِیْعَ ہوگیا۔ بِعْنَ سے آخر تک التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گرگئی۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف یَبِیْعُ یَبِیْعَانِ الخ یَبِیْعُ یا کی حرکت قاعدہ ۸ سے ماقبل کو دے دیا یَبِیْعُ ہوگیا۔ یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ سے یا التقائے ساکنین کی وجہ سے ساقط ہوگئی۔

مضارع مجہول یُبَاعُ یُبَاعَانِ آخر تک یُقَالُ یُقَالَانِ کی طرح سمجھئے۔
نفی تاکید بلن لَنْ یَّبِیْعَ آخر تک مجہول لَنْ یُّبَاعَ آخر تک میں کوئی نیا تغیر واقع نہیں ہوا۔ نفی جحد بلم در فعل مضارع لَمْ یَبِعْ لَمْ یَبِیْعَا آخر تک مجہول لَمْ یُبَعْ لَمْ یُبَاعَا آخر تک۔ لَمْ یَبِعْ ولَمْ تَبِعْ ولَمْ اَبِعْ ولَمْ نَبِعْ میں یا معروف کے صیغوں میں اور الف مجہول کے صیغوں میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگئی۔ دوسرے صیغوں میں مضارع کی تعلیلوں کے علاوہ کوئی دوسری تعلیل واقع نہیں ہوئی
لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَبِیْعَنَّ آخر تک مجہول لَیُبَاعَنَّ آخر تک نون خفیفہ بھی اسی طریقہ پر ہے امر حاضر معروف بِعْ آخر تک قُلْ کی طرح اس میں بھی تعلیل کرنا چاہیئے۔ امر حاضر معروف بانون ثقیلہ بِیْعَنَّ آخر تک بِیْعَنَّ میں جو یا کہ بِعْ کے صیغہ میں التقائے ساکنین کی وجہ سے گرگئی تھی۔ عین کلمہ کے

مفتوح ہونے کی وجہ سے واپس آگئی ۔

امر بالام و نہی مثل لمْ یَبِعْ تا آخر و در نون ثقیلہ وخفیفہ اینہا یائے محذوف باز آمدہ
بحث اسم فاعل بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُوْنَ تا آخر بقاعدہ ۱۲ یا ہمزہ شد۔
بحث اسم مفعول مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبِیْعُوْنَ مَبِیْعَۃٌ مَبِیْعَتَانِ مَبِیْعَاتٌ
اعلال مَبِیْعٌ مذکور شدہ و ہمبرین نمط اعلال ہمہ صیغ مفعول است ۔

ترجمہ وتشریح

بحث امر بالام اور نہی کے صیغے تعلیل کے اعتبار سے نفی جحد بلم کی طرح ہیں۔ جس وقت امر بالام اور نہی کے صیغوں میں نون ثقیلہ وخفیفہ لاحق ہوگا تو یا دوبارہ لوٹ آئے گی۔
بحث اسم فاعل بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُوْنَ آخر تک۔ اس بحث میں قاعدہ ۱۲ سے یا ہمزہ سے بدل گئی یعنی یا طرف کے نزدیک الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی۔ اس لئے ہمزہ سے بدل گئی۔
بحث اسم مفعول مَبِیْعٌ مَبِیْعَانِ مَبِیْعُوْنَ الخ مَبِیْعٌ کی تعلیل پہلے گذر چکی ہے۔ اسی طرح مفعول کے باقی صیغوں کی تعلیل کرنا چاہئے۔

اجوف واوی از سَمِعَ یَسْمَعُ الخوفُ ترسیدن۔ خَافَ یَخَافُ خَوْفًا فَهُوَ خَائِفٌ وَخِيْفَ يُخَافُ خَوْفًا فَهُوَ مَخُوْفٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ خَفْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَخَفْ۔ تا آخر۔
ماضی معروف خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ تا آخر۔ در خِفْنَ تا آخر بہ سبب کسرہ عین فاکلمہ را بعد حذف عین کسرہ دادند باقی صیغ را اعلال بقواعد یکہ نوشتہ ایم و در صرف قَالَ اعلال آن شدہ می باید بر آورد و در مضارع آن کہ یَخَافُ یَخَافَانِ تا آخر ست اعلال مثل یُقَالُ یُقَالَانِ تا آخر شدہ۔

ترجمہ وتشریح

اجوف واوی باب سَمِعَ سے اَلْخَوْفُ ڈرنا صرف صغیر متن میں مذکور ہے۔ ماضی معروف خِفْنَ سے آخر تک میں عین کلمہ کا کسرہ فا کلمہ کو دیا۔ فا کلمہ کی حرکت دور کرنے کے بعد خَوِفْنَ واو مکسور ہے جو کہ ثقیل ہے واو کی حرکت خاء کو دیا دو ساکن جمع ہوئے

واو کو گرا دیا خِفْنَ ہوگیا۔ باقی تمام صیغوں کی تعلیل ہمارے لکھے ہوئے قواعد کے مطابق خود کرلینا چاہئے۔ ان قواعد کے مطابق قَالَ میں ہم نے عمل کرکے بتلادیا ہے۔ اور اس کے مضارع یَخَافُ یَخَافَانِ میں یُقَالُ یُقَالَانِ کی طرح تعلیل کر لینا چاہئے۔

امر حاضر معروف خَفْ خَافَا خَافُوْا خَافِيْ خِفْنَ۔ خَفْ را از تَخَافُ ساختند بعد حذف تا چون متحرک ماندہ آخر را وقف کردند الف بالتقائے ساکنین بیفتاد خَافَا از تَخَافَانِ ساختند بعد حذف علامتِ مضارع نون اعرابی را بیفگندند صیغہ تثنیہ امر حاضر وجمع مذکر آن با صیغہ تثنیہ مذکر غائب ماضی وجمع آن متحد شدہ۔

ترجمہ وتشریح خَفْ واحد مذکر امر حاضر کو تَخَافُ سے بنایا گیا ہے۔ علامتِ مضارع تا کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ چونکہ متحرک تھا۔ لہٰذا آخر کو ساکن کردیا۔ دو ساکن جمع ہوئے الف اور فا۔ الف کو گرادیا خَفْ ہوگیا۔ اسی طرح تثنیہ مذکر حاضر خَافَا کو تَخَافَانِ سے بناتے ہیں۔ مضارع کی علامت حذف کرنے کے بعد نون اعرابی کو گرادیا۔ خَافَا ہوگیا۔

امر حاضر معروف بالنون ثقیلہ خَافَنَّ تا آخر الف کہ در خَفْ افتادہ بود بسبب نماندن اجتماع ساکنین باز آمدہ صیغ نہی ولم ولن ولام امر بر زبان باید آورد واعلال باصول محررہ تقریر باید کرد۔

ترجمہ وتشریح امر حاضر معروف بالنون ثقیلہ خَافَنَّ سے آخر تک وہ الف جو خَفْ میں ساقط ہوگیا تھا۔ خَافَنَّ میں اجتماع ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ نہی کے صیغے۔ اسی طرح نفی جحد بلم اور جس میں لَنْ داخل ہوتا ہے اور لام امر کو زبان پر جاری کرنا چاہئے۔ اور ان کی تعلیلات ہمارے بیان کردہ قواعد کے تحت بیان کرنا چاہئے۔

نہی حاضر لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا تَخَافُوْا لَا تَخَافِيْ لَا تَخَفْنَ۔

نفی جحد بلم لَمْ یَخَفْ لَمْ یَخَافَا لَمْ یَخَافُوْا لَمْ تَخَفْ لَمْ تَخَافَا لَمْ یَخَفْنَ لَمْ تَخَافُوْا لَمْ تَخَافِيْ لَمْ تَخَفْنَ۔ امر حاضر مجہول لِتُخَفْ لِتُخَافَا لِتُخَافُوْا لِتُخَافِيْ لِتُخَفْنَ۔

تفصیل اوپر گذرچکی ہے۔

سوال :۔ خَافِیْ کون صیغہ ہے۔ اس میں کیا تعلیل واقع ہوئی ہے؟

جواب :۔ خَافِیْ واحد امر حاضر مونث کا صیغہ ہے۔ اصل میں تَخَافِیْنَ تھا۔ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد نون اعرابی کو گرادیا۔ کیوں کہ امر میں نون اعرابی گرجاتی ہے۔ خَافِیْ رہ گیا۔

سوال :۔ لَاتَخَفْ کی تحقیق کیجئے؟

جواب :۔ لَاتَخَفْ میں لا نہی موجود ہے۔ بحث نہی حاضر کا واحد مذکر ہے۔ لَاتَخَافُ تھا۔ جب مضارع کے آخر کو ساکن کردیا تو دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف کو گرادیا لَاتَخَفْ رہ گیا۔ اسی طرح نفی جحد بلم اور امر حاضر میں تعلیل کی جائے گی۔

سوال :۔ خِفْنَ کیا صیغہ ہے۔ اس میں کیا تعلیل ہوئی ہے؟

جواب :۔ خفن صیغہ جمع مؤنث حاضر بحث امر ہے۔ اس کی اصل تَخَفْنَ تھی۔ امر بنانے کے لئے جب علامت مضارع کو گرایا تو خفن ہو گیا۔

فائدہ صیغ امر اجوف را از صیغ مہموز عین کہ دران بقاعدہ سَلْ ہمزہ حذف شدہ ہمیں وضع امتیاز باید کرد کہ در اجوف غیر واحد مذکر و جمع مؤنث بہمہ صیغہا عین باقی می ماند چون قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ و بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعِیْ و خَافَا خَافُوْا خَافِیْ و در نون ثقیلہ و خفیفہ ہم عین باز آید چون قُوْلَنَّ بِیْعَنَّ خَافَنَّ و در مہموز عین در جمیع صیغ عین محذوف ماند چون زَارَا زَارُوْا زَارِیْ و زَرْنَ و سَلَا سَلُوْا سَلِیْ و سَلْنَ۔

ترجمہ وتشریح یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ معتل عین اور مہموز العین کے امر حاضر معروف کی گردانوں میں فرق بیان کررہے ہیں۔ معتل عین امر حاضر معروف کی گردان میں واحد مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر بحث امر حاضر سے عین کلمہ کو گرادیں۔ ان دونوں صیغوں کے علاوہ باقی صیغوں میں عین کلمہ باقی رہے گا۔ لیکن ہمزہ اگر عین کلمہ میں واقع ہو تو وہ حاضر کے تمام صیغوں میں ساقط ہو جائے گا۔ دوسرا فرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ معتل عین میں امر حاضر نون ثقیلہ اور امر حاضر نون خفیفہ کی گردان میں واو و یا واپس آجائیں گے۔ لیکن مہموز العین میں ان گردانوں میں بھی ہمزہ واپس نہ ہوگا۔ معتل عین کی

مثال قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُلْنَ۔ اجوف یائی کی مثال بِعْ بِیْعَا بِیْعُوْا الخ خَفْ خَافَا خَافُوْا الخ یہ معتل عین واوی و یائی کی مثالیں ہیں۔ اول نصر دوم ضرب اور تیسری مثال سمع معتل عین واوی ہے۔ ان صیغوں میں واحد کے صیغے، جیسے قُلْ ۔ بِعْ ۔ خَفْ ۔ اسی طرح جمع مؤنث حاضر کے صیغ قُلْنَ ، بِعْنَ ، خِفْنَ سے واو اور یا حذف ہوئی ہے۔ باقی پانچ صیغوں میں واو و یا باقی ہیں۔ برخلاف مہموز العین کے کہ ہمزہ گرجاتی ہے۔ جیسے سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلْنَ ۔ زَرْ زَرَا زَرُوْا زَرِیْ زَرْنَ ، لُمْ لُمَا لُمُوْا لُمِیْ لُمْنَ میں تمام صیغوں سے ہمزہ ساقط ہوگیا ہے۔ اور خَافَنَّ ، بِیْعَنَّ ، قُوْلَنَّ ان صیغوں میں نون ثقیلہ آنے کے بعد حرف علت عین کلمہ واپس آگیا۔ مگر سَلَنَّ زَرَنَّ لُمَنَّ مہموز کے صیغے میں نون ثقیلہ داخل ہونے کے بعد بھی ہمزہ لوٹ کر نہیں آیا۔

اجوف یائی از سَمِعَ اَلنَّیْلُ یافتن نَالَ یَنَالُ نَیْلًا الخ اعلالات جملہ صیغش بقیاس آنچہ بیان کردہ ایم می تواں کرد و ہمچنیں از دیگر ابواب ثلاثی مجرد تصاریف و صیغ می باید برآورد۔

ترجمہ وتشریح

اجوف یائی باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلنَّیْلُ پانا۔

صرف صغیر:- نَالَ یَنَالُ نَیْلًا فَهُوَ نَائِلٌ وَنِیْلَ یُنَالُ نَیْلًا فَهُوَ مَنِیْلٌ الامر منہ نَلْ والنہی عنہ لَا تَنَلْ الظرف منہ مَنَالٌ والآلۃ منہ مِنْیَلٌ ومِنْیَلَۃٌ ومِنْیَالٌ وتثنیتہما مَنَالَانِ ومِنْیَالَانِ والجمع منہما مَنَائِلُ وَ مَنَایِیْلُ افعل التفضیل منہ اَنْیَلُ والمؤنث منہ نُوْلٰی وتثنیتہما اَنْیَلَانِ وَ نُیْلَیَانِ والجمع منہما اَنْیَلُوْنَ وَاَنَائِلُ وَنُیَلٌ وَنُیْلَیَاتٌ ۔ اس باب کے تمام صیغوں کی تعلیلات ہمارے بیان کردہ طریقوں کے مطابق بیان کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ثلاثی مجرد کے دیگر ابواب کے صیغوں کی گردان کرنا چاہئے۔

اجوف واوی از باب افتعال الاِقْتِیَادُ کشیدن۔

اِقْتَادَ یَقْتَادُ اِقْتِیَادًا فَهُوَ مُقْتَادٌ وَاُقْتِیْدَ یُقْتَادُ اِقْتِیَادًا فَهُوَ مُقْتَادٌ الامر منہ اِقْتَدْ والنہی عنہ لَا تَقْتَدْ الظرف مُقْتَادٌ ۔ اسم فاعل و مفعول بیک صورت شدہ لیکن اسم فاعل در اصل مُقْتَوِدٌ بود بکسر واو و اسم مفعول مُقْتَوَدٌ بود بفتح واو و ظرف ہم کہ

بموزن مفعول می باشد ہمریں صورت ست صیغہ تثنیہ وجمع مذکر امر حاضر اِقْتَادَا اِقْتَادُوْا باتثنیہ وجمع مذکر غائب ماضی متحد ست مگر اصل ماضی بفتح واو است واصل امر کہ از مضارع ساختہ شد بکسرواو است براوردن اعلال دیگر صیغ دشوار نیست۔

ترجمہ وتشریح

باب افتعال سے اجوف واوی کی مثال اَلْاِقْتِیَادُ ہے۔ بمعنی کھینچنا۔ اِقْتِیَادٌ مصدر اصل اِقْتِوَادٌ تھا۔ واو متحرک ماقبل مکسور واو کو یا سے بدل دیا اِقْتِیَادٌ ہوگیا۔ اِقْتَادَ واحد مذکر غائب بحث ماضی ہے۔ اصل میں اِقْتَوَدَ تھا۔ واو چوتھی جگہ واقع ہوا۔ اس لئے واو کو الف سے بدل دیا اِقْتَیَدَ ہوا۔ پھر یار متحرک ماقبل مفتوح یار کو الف سے بدلا۔ اِقْتَادَ ہوگیا اسی طرح فعل مضارع یَقْتَادُ اصل میں یَقْتَوِدُ تھا۔ واو چوتھی جگہ واقع ہوا اس لئے یا سے بدل گیا۔ اور ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے یا الف سے بدل گئی۔ یَقْتَادُ ہوگیا۔ مُقْتَادٌ صیغہ اسم فاعل اصل میں مُقْتَوِدٌ تھا۔ مذکورہ قاعدے سے واو چوتھی جگہ واقع ہوئی اس لئے یا سے بدل دی گئی۔ مُقْتَیِدٌ ہوا۔ پھر یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف ہوگئی مُقْتَادٌ ہوا۔ اُقْتِیْدَ اصل میں اُقْتُوِدَ تھا۔ واو پر کسرہ ثقیل تھا۔ نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ واو ساکن ماقبل مکسور واو کو یا سے بدل دیا گیا۔ اُقْتِیْدَ ہوگیا۔ فعل مضارع مجہول یُقْتَادُ میں مضارع معروف والی تعلیل کیجئے۔ اسم مفعول مُقْتَادٌ میں بھی وہی تعلیل ہوگئی جو اسم فاعل میں کی گئی ہے۔ تعلیل کے بعد اسم فاعل مُقْتَادٌ۔ اسم مفعول مُقْتَادٌ اور اسم ظرف مُقْتَادٌ تینوں صیغے یکساں ہیں۔ مگر ہر ایک کی اصل میں فرق ہے۔

اجوف یائی از باب افتعال اَلْاِخْتِیَارُ برگزیدن۔
اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا الخ مثل اِقْتَادَ یَقْتَادُ۔

ترجمہ وتشریح

باب افتعال سے اجوف یائی۔ اس کا مصدر اَلْاِخْتِیَارُ ہے۔ پسند کرنا۔
اختیار میں گردان اور تعلیل اِقْتِیَادٌ کی طرح ہوں گی۔ فرق صرف یہ ہے اِخْتِیَار اجوف یائی ہے اور اِقْتِیَاد اجوف واوی ہے۔

اجوف واوی از باب استفعال اَلْاِسْتِقَامَۃُ۔ استوار شدن۔

اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَۃً فَہُوَ مُسْتَقِیْمٌ الامر منہ اِسْتَقِمْ والنہی عنہ لَاتَسْتَقِمْ الظرف منہ مُسْتَقَامٌ۔ اِسْتَقَامَ دراصل اِسْتَقْوَمَ بود بقاعدہ ۵ حرکت واو بما قبل دادہ او را الف کردند۔ یَسْتَقِیْمُ دراصل یَسْتَقْوِمُ بود بعد نقل حرکت بما قبل واو بقاعدہ ۳ یا شد اِسْتِقَامَۃً دراصل علی ما ہو المشہور اِسْتِقْوَامًا بود بعد اعلال قاعدہ یُقَالُ الف بالتقائے ساکنین افتاد و تا در آخر برائے عوض افزودند اِسْتِقَامَۃً شد۔ مُسْتَقِیْمٌ دراصل مُسْتَقْوِمٌ بود مثل یَسْتَقِیْمُ دران تعلیل کردند۔ در امر و نہی و دیگر صیغ مضارع مجزوم عین بالتقائے ساکنین افتادہ و ہکذا در یَسْتَقِمْنَ و تَسْتَقِمْنَ و آن محذوف بوقت لحوق نون ثقیلہ و خفیفہ در امر و نہی باز آید اِسْتَقِیْمَنَّ و لَاتَسْتَقِیْمَنَّ گویند

ترجمہ وتشریح

باب استفعال سے اجوف واوی مصدر الاِسْتِقَامَۃُ ہے۔ گردان متن میں گذر چکی ہے۔

ماضی اِسْتَقَامَ اصل میں اِسْتَقْوَمَ تھا۔ واو کی حرکت قاف کو دیا۔ اور واو کو الف سے بدلا اِسْتَقَامَ ہوگیا۔ یَسْتَقِیْمُ اصل میں یَسْتَقْوِمُ تھا۔ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ اور واو کو قاعدہ ۳ کے مطابق یا سے بدل دیا یَسْتَقِیْمُ ہوگیا اِسْتِقَامَۃ مصدر کے بارے میں مشہور ہے کہ اصل میں اِسْتِقْوَامًا تھا۔ واو کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ واو ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف سے بدل دیا۔ دو الف ساکن جمع ہونے کی وجہ سے ایک الف کو گرا دیا اِسْتِقَامٌ ہوا۔ واو محذوف کے عوض آخر میں ۃ بڑھا دیا اِسْتِقَامَۃٌ ہوگیا۔ مُسْتَقِیْمٌ اسم فاعل ہے۔ اصل میں مُسْتَقْوِمٌ تھا۔ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیا واو یا ہوگیا۔ اسی طرح یَسْتَقِیْمُ میں کیا گیا تھا۔

امر کے صیغوں اور نفی جحد بلم کے صیغوں میں اور دوسرے عوامل ناصب و جازم کے داخل ہونے کے بعد یا کو دو ساکن جمع ہونے کے بعد گرا دیں گے۔ جیسے اِسْتَقِمْ لَاتَسْتَقِمْ، لَمْ یَسْتَقِمْ میں یا التقائے ساکن کی وجہ سے گر گئی۔ اسی طرح جمع مؤنث غائب کا صیغہ یَسْتَقِمْنَ اور جمع مونث حاضر تَسْتَقِمْنَ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو گر گیا۔ اور جب امر اور نہی کے صیغوں میں نون ثقیلہ و خفیفہ لاحق کریں گے تو اجتماع ساکنین کے نہ ہونے کی وجہ سے یا دوبارہ لوٹ آئے گی۔ جیسے اِسْتَقِیْمَنَّ

اور لَا تَسْتَقِیْمَنَّ میں یا واپس کی گئی ہے۔

اجوف یائی از باب استفعال اَلْاِسْتِخَارَۃُ طلب خیر کردن
اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ تا آخر چون اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ۔

ترجمہ وتشریح

باب استفعال سے اجوف یائی مصدر اَلْاِسْتِخَارَۃُ ہے۔ بھلائی طلب کرنا۔ اس کی گردان اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کی طرح کرنا چاہیئے۔ اِسْتَخَارَ اصل میں اِسْتَخْیَرَ تھا۔ یا متحرک ماقبل اس کا ساکن ہے۔ یا کی حرکت ماقبل کو دیا۔ اور یا کو الف سے بدل دیا۔ یَسْتَخِیْرُ اصل میں یَسْتَخْیِرُ تھا۔ یا کا کسرہ نقل کرکے خا کو دیا یَسْتَخِیْرُ ہوگیا۔ مصدر اِسْتِخَارَۃٌ اصل میں اِسْتِخْیَارٌ تھا۔ یا کا فتحہ خا کو دیا اور یا کو الف سے بدل دیا۔ دو ساکن جمع ہوئے الف کو گرادیا۔ یا محذوفہ کے عوض آخر میں ۃ بڑھادیا اِسْتِخَارَۃٌ ہوگیا۔ اس باب کی دوسری تعلیلوں کو اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ کے طرز پر کرنا چاہیئے۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ اِسْتَقَامَ میں اصل واو نکالا گیا تھا۔ اِسْتِخَارَۃٌ کے صیغوں میں یا اصل میں نکالی جائیگی۔

اجوف واوی از باب افعال اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً فَھُوَ مُقِیْمٌ وَاُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَۃً فَھُوَ مُقَامٌ الامر منہ اَقِمْ والنھی عنہ لَا تُقِمْ الظرف منہ مُقَامٌ۔ اعلالات صیغ این باب بعینہ اعلالات اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ ہست۔

ترجمہ وتشریح

باب افعال سے اجوف واوی اس کا مصدر اَلْاِقَامَۃُ ہے۔ اَقَامَ فعل ماضی ہے اس کی اصل اَقْوَمَ تھی۔ واو کی حرکت ماقبل کو دی۔ قاعدہ پایا کہ واو اصل میں متحرک تھا۔ اور اس کا ماقبل مفتوح ہوگیا۔ اس لئے واو کو الف سے بدل دیا۔ یُقِیْمُ اصل میں یُقْوِمُ تھا۔ واو کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ قاعدہ پایا واو ساکن ماقبل مکسور واو کو یا سے بدل دیا یُقِیْمُ ہوگیا۔ یُقَامُ میں یُسْتَقَامُ کی طرح تعلیل کی جائے گی۔ اَلْاِقَامَۃُ مصدر کی تعلیل اِسْتِقْوَامًا مصدر کی طرح کی جائے گی۔ مُقَامٌ اسم مفعول ہے۔ یُقَامُ فعل مضارع کی طرح اس میں تعلیل ہوگی۔ اَقِمْ امر حاضر معروف اصل

میں اُقْوِمْ تھا واو کا کسرہ ماقبل کو دیا۔ واو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یا سے بدل گیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا ساقط ہوگئی اُقِمْ رہ گیا۔ لَاتُقِمْ اصل میں لَاتُقْوِمْ تھا۔ اُقِمْ کی طرح اس میں بھی تعلیل ہوگی۔ الغرض اس باب کی جملہ تعلیلات باب اِسْتِقَامَ یَسْتَقِیْمُ کی طرح سے کی جائے گی۔

قسم چہارم در صرف ناقص ولفیف

ناقص واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ اَلدُّعَاءُ والدَّعْوَةُ خواستن۔

دَعَا یَدْعُوا دَعْوَةً ودُعَاءً فَهُوَ دَاعٍ ودُعِیَ یُدْعٰی دُعَاءً ودَعْوَةً فَهُوَ مَدْعُوٌّ الامرُ منہ اُدْعُ والنہی عنہ لَاتَدْعُ الظرفُ منہ مَدْعًی والآلةُ منہ مِدْعًی و مِدْعَاةٌ ومِدْعَاءٌ وتثنیتہما مَدْعَیَانِ ومِدْعَیَانِ والجمعُ منہما مَدَاعٍ ومَدَاعِیُّ اَفْعَلُ التفضیل منہ اَدْعٰی والمؤنثُ دُعْیٰ وتثنیتہما اَدْعَیَانِ و دُعْیَیَانِ والجمعُ منہما اَدَاعٍ واَدْعُوْنَ ودُعًی ودُعْیَیَاتٌ۔

در مَدْعًی ظرف و مِدْعًی آلہ واو کہ بقاعدہ ۷ الف شدہ بود بسبب اجتماع ساکنین با تنوین بیفتاد و اگر درین ہر دو صیغہ بسبب الف ولام یا اضافت تنوین نباشد الف حذف نشود چون اَلْمَدْعٰی وَالْمِدْعٰی وَمَدْعَاکُمْ وَمِدْعَاکُمْ و در مِدْعَاءٌ بقاعدہ ۱۹ واو ہمزہ شدہ مثل دُعَاءٌ مصدر ومَدَاعٍ جمع ظرف واَدَاعٍ جمع مذکر اسم تفضیل تعمیل قاعدہ ۲۵ شدہ در مَدْعَیَانِ ومِدْعَیَانِ تثنیہ ظرف وآلہ واَدْعَیَانِ تثنیہ اسم تفضیل ومَدَاعِیُّ جمع آلہ واو بقاعدہ ۲۰ و در دُعًی بقاعدہ ۲۶ یا شدہ در دُعْیَیَانِ ودُعْیَیَاتٌ الف بقاعدہ ۲۲ یا شدہ وہمچنین ہر جا در این ہر دو صیغہ۔

ترجمہ وتشریح | چوتھی قسم فعل ناقص اور لفیف کی گردان کے بیان میں ہے۔

ناقص واوی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَۃُ بلانا، چاہنا۔
مَدْعیً اسم ظرف ہے اس کی اصل مَدْعَوٌ تھی۔ قاعدہ ۵ کے مطابق واو کو الف سے بدلا گیا۔ الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے الف گر گیا مَدْعیً ہو گیا۔ یہی تعلیل مِدْعیً اسم آلہ میں بھی ہوئی ہے۔ اگر مَدْعیً اسم ظرف اور اسم آلہ مِدْعیً میں الف لام داخل ہو۔ یا اور اضافت کی وجہ سے تنوین نہ آئے گی۔ جو الف واو سے بدل کر آیا ہے حذف نہ کیا جائے گا۔ جیسے اَلْمَدْعیٰ اَلْمِدْعیٰ اور مَدْعاکُمْ وَمِدْعاکُمْ۔ مِدْعَاءٌ اصل میں مِدْعَاوٌ تھا۔ واو طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوا۔ اس لئے قاعدہ ۱۹ کے تحت واو ہمزہ سے بدل گیا جیسے دُعَاءٌ مصدر میں واو اسی قاعدہ سے تبدیل ہوئی ہے۔ مَدَاعٍ اصل میں مَدَاعِوُ مَفَاعِلُ کے وزن پر تھا اسم ظرف جمع کا صیغہ ہے۔ واو کسرہ کے بعد واقع ہوا یا سے بدل گیا مَدَاعِیُ ہوا۔ دو ساکن جمع ہوئے یا اور تنوین یا گر گئی مَدَاعٍ ہو گیا۔ ایسے ہی اَدَاعٍ اصل میں اَدَاعِوُ تھا اسم تفضیل جمع مذکر ہے۔ واو بعد کسرہ واقع ہوا یا سے بدل گیا اَدَاعِیُ ہو گیا۔ اس کے بعد قاعدہ ۲۵ جاری ہو گا قاعدہ یہ ہے۔ جو جمع کا صیغہ مَفَاعِلُ یا اَفَاعِلُ کے وزن پر ہو اور آخر میں یا ہو تو وہ الف لام یا اضافت نہ ہونے کی صورت میں گر جائے گی۔ اور تنوین عین کلمہ میں لگ جائے گی۔ جیسے مَدَاعٍ یا گر گئی اور تنوین عین کلمہ میں لگ گئی ہے۔ اسی طرح اَدَاعٍ میں یا ساقط ہونے کے بعد تنوین عین کلمہ میں لگی ہے۔ اور اگر ان پر الف لام داخل ہو جائے جیسے اَلْمَدَاعِیْ یا الاَدَاعِیْ تو یہ دونوں رفع و جر کی حالت پر ساکن رہیں گے۔ اسی طرح اگر یہ جمع کا صیغہ مضاف واقع ہو تو مَدَاعِیْکُمْ اور اَدَاعِیْکُمْ میں بھی یہ ساکن ہی رہے گی۔ نصب کی حالت میں یہ یا باقی رہے گی اور یا پر فتحہ آ جائے گا۔ جیسے رَاَیْتُ مَدَاعِیَ وَاَدَاعِیَ وَمَدَاعِیَکُمْ وَاَدَاعِیَکُمْ۔۔
مَدَاعِیَانِ ظرف تثنیہ اور مِدْعَیَانِ اسم آلہ تثنیہ اور اَدْعَیَانِ اسم تفضیل تثنیہ اور مَدَاعِیْ اسم آلہ جمع ہے۔ قاعدہ ۱۰ سے واو یا ہو گئی۔ قاعدہ ۱۰ یہ ہے جو واو اور یا چوتھی یا اس سے زائد جگہ میں واقع ہو اور اس واو سے پہلے یا زائدہ اور ضمہ نہ ہو تو وہ واو یا ہو جاتی ہے۔ دُعیً اصل میں دُعَوٌ تھا۔ واو قاعدہ ۲۶ سے یا ہو گیا۔ قاعدہ ۲۶ یہ ہے فُعْلیٰ کا وزن اسم میں ہو تو وہ واو یا سے بدل جاتی ہے اسی واسطے دُعْویٰ اسم تفضیل کا واو یا سے بدل گیا۔ اور

دُعِیَ ہوگیا ہے دُعَیَیَان اور دُعَیَیَاتٌ میں وہ الف یا سے بدل گیا ہے۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف دَعَا دَعَوَا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ دَعَوْنَا۔ واو در دَعَا کہ در اصل دَعَوَ بود بقاعدہ ۲ الف شد

فائدہ ہر الف کہ بدل از واو باشد بصورت الف نوشتہ شود لہٰذا در دَعَا الف می نویسند و بدل از یا بصورت یا چون رَمٰی در دَعَوَا تثنیہ واو بسبب اتصال آن بالف تثنیہ سلامت ماندہ و در دعوا جمع الف بالتقائے ساکنین افتاد و در دَعَتْ دَعَتَا بسبب اتصال تائے تانیث و از دَعَوْنَ تا آخر جملہ صیغ بر اصل اند۔

ترجمہ وتشریح دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا۔ قاعدہ ۲ کی وجہ سے واو الف سے بدل دیا گیا دَعَا ہوگیا۔

فائدہ ہر وہ الف جو واو سے بدلا ہوا ہو۔ لکھنے میں الف لکھا جائے گا۔ جیسے دَعَا میں الف واو سے بدل کر آیا ہے اور الف ہی لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی کلمہ میں اولاً یا تھی۔ یا کو الف سے بدلا گیا ہے تو کتابت میں ی لکھی جائے گی۔ جیسے رَمٰی۔ دَعَوَا میں واو الف سے بدلا ہوا ہے ۔ اس لئے کہ اگر واو الف سے ملا ہوا ہو تو وہ تبدیل نہیں ہوتا۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا الف اور واو دو ساکن جمع ہوئے الف کو گرا دیا دَعَوْا ہوگیا۔ دَعَتْ اسی قاعدہ سے واو الف ہوگیا۔ الف اور تاء ساکنہ جمع ہوئے الف ساقط ہوگیا۔ دَعَتْ ہوگیا۔ اور دَعَتَا اصل میں دَعَوَتَا تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو الف ہوگیا۔ الف چونکہ تاء تانیث سے متصل ہوا اس لئے گر گیا۔

سوال :- دَعَتَا کون سا صیغہ ہے۔ اور اس میں کیا تعلیل واقع ہوئی۔

جواب :- دَعَتَا تثنیہ مونث غائب کا صیغہ ہے۔ اصل میں دَعَوَتَا تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدلا مگر تاء تانیث سے بدلا ہوا ہے۔ اس لئے الف گر گیا

اثبات فعل ماضی مجہول دُعِیَ دُعِیَا دُعُوْا دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا۔ در جمیع صیغ این بحث واو بقاعدہ ۱۰

یا شدہ و در دُعُوا جمع مذکر غائب یا بقاعدہ ۱۰ بعد نقل حرکتش بما قبل حذف شدہ۔

اثبات فعل مضارع معروف یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ… تَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ تَدْعِیْنَ تَدْعُوْنَ اَدْعُوْ نَدْعُوْ

صیغہائے تثنیہ مطلقاً وصیغہائے جمع مؤنث براصل اند و دَیَدْعُوْ و اخواتش واو بقاعدہ ۱۰ ساکن شدہ و در ہر دو جمع مذکر و تَدْعِیْنَ واحد مؤنث بقاعدہ مذکورہ حذف شدہ و صورتِ جمع مذکر و مؤنث درین بحث یکے است

ترجمہ وتشریح

ماضی مجہول: اس گردان کے تمام صیغوں میں قاعدہ ۱۲ کی رو سے یا ہوگئی۔ اور دُعُو صیغہ جمع مذکر غائب میں یا کی حرکت نقل کرنے کے بعد حذف ہوگئی۔ اس میں قاعدہ ۱۰ پایا گیا

مضارع معروف یَدْعُو یَدْعُوَانِ الخ اس بحث میں تثنیہ کے چاروں صیغ اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر یہ دونوں صیغ یعنی چھ صیغ اپنی اصل حالت میں برقرار ہیں۔ ان میں تعلیل نہیں ہوئی۔ اور واحد کے صیغ جیسے یَدْعُو تَدْعُو، اَدْعُو، نَدْعُوا، واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب و واحد حاضر اور واحد متکلم و جمع متکلم ان پانچ صیغوں میں قاعدہ ۱۰ سے واو ساکن ہوگیا۔ اسی طرح صیغہ جمع مذکر غائب یَدْعُوْنَ اور حاضر تَدْعُوْنَ اور واحد مونث حاضر تَدْعِیْنَ ان تینوں صیغوں میں قاعدہ ۱۰ سے واو ساکن ہوا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا

اثبات فعل مضارع مجہول یُدْعٰی یُدْعَیَانِ یُدْعَوْنَ تُدْعٰی تُدْعَیَانِ یُدْعَیْنَ تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ تُدْعَیْنَ اُدْعٰی نُدْعٰی۔

درجمیع این صیغہا واو بقاعدہ ۲۰ یا شدہ بعد ازان بقاعدہ ۷ الف شدہ در غیر تثنیہ وغیر جمع مؤنث وآن الف در یُدْعَوْنَ وتُدْعَوْنَ وتُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر بالتقائے ساکنین حذف شدہ وصورت واحد مؤنث حاضر وجمع مؤنث حاضر متحد شدہ تُدْعَیْنَ لیکن واحد در اصل تُدْعَوِیْنَ بود واو بقاعدہ ۲۰ یا شدہ بعد ازان یا بقاعدہ ۷ الف شدہ بالتقائے ساکنین افتادہ وجمع مؤنث حاضر در اصل تُدْعَوْنَ بود واو یا شد وبس۔

ترجمہ وتشریح

بحث اثبات فعل مضارع مجہول یُدعیٰ الخ
مضارع مجہول کے تمام صیغوں میں واو قاعدہ ۲۰ کے مطابق یاسے بدل گئی۔ پھر چاروں تثنیہ اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے علاوہ تمام صیغوں میں یا قاعدہ ۸ الف ہوگئی۔ اور الف دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے گرگیا۔ اور واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر، واحد متکلم وجمع متکلم میں الف باقی رکھا گیا ہے۔ جیسے یُدْعیٰ تُدْعیٰ اُدْعیٰ، نُدْعیٰ میں الف باقی ہے۔ یُدْعَوْن تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ ان تینوں صیغوں میں الف دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے گرگیا۔ اور یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ یُدْعَیْنَ تُدْعَیْنَ سے صرف واو کو یا سے بدلا گیا ہے۔ نیز اس گردان میں تُدْعَیْنَ واحد مؤنث حاضر اور تُدْعَیْنَ جمع مؤنث حاضر صورت میں دونوں یکساں ہیں۔ مگر اصل کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس لئے کہ واحد مؤنث حاضر کی اصل تُدْعَوِیْنَ ہے۔ جمع مؤنث حاضر کی اصل تُدْعَوْنَ ہے قاعدہ ۲۰ جو واو چوتھی یا اس سے زائد جگہ میں واقع ہو اور ضمہ یا واو کے بعد واقع نہ ہو۔ تو اس واو کو یا سے بدل دیا جاتا ہے۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْا لَنْ تَدْعُوَ لَنْ تَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْنَ لَنْ تَدْعُوْا لَنْ تَدْعِیْ لَنْ تَدْعُوْنَ لَنْ اَدْعُوَ لَنْ نَدْعُوَ۔ درین صیغ عمل لَنْ ہمچنانکہ در صحیح جاری می شود جاری شدہ تغیرے جز آنکہ در مضارع شدہ بود بظہور نیامدہ۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول لَنْ یُدْعیٰ لَنْ یُدْعَیَا لَنْ یُدْعَوْا لَنْ تُدْعیٰ لَنْ تُدْعَیَا لَنْ یُدْعَیْنَ لَنْ تُدْعَوْا لَنْ تُدْعَیْ لَنْ تُدْعَیْنَ لَنْ اُدْعیٰ لَنْ نُدْعیٰ۔ در یُدْعیٰ واخوات او بسبب بودن الف نصب لن ظاہر نشدہ و در باقی صیغ ہمچو صحیح لَنْ جاری شدہ تغیرے جدید رو نمودہ

ترجمہ وتشریح

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف:۔
لَنْ یَدْعُوَ الخ جو تغیر اور تعلیل لن داخل ہونے سے پہلے مضارع معروف میں کیا گیا ہے۔ وہی یہاں بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ

اور کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ صرف پانچ جگہوں سے نون اعرابی کو گرایا۔ اور چار جگہ نصب کیا۔ مجہول لَنْ یُدْعٰی الخ یُدْعٰی اور اس کے اخوات یعنی واحد کے چاروں صیغے الف ہونے کی وجہ سے لَنْ کا نصب لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا۔ کیوں کہ الف کسی اعراب کو قبول نہیں کرتا بلکہ جہاں نون اعرابی آتا ہے لَنْ کی وجہ سے ساقط ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ کوئی تغیر نہیں ہوا۔

نفی جحد بلم در فعل **مستقبل معروف** لَمْ یَدْعُ لَمْ یَدْعُوَا لَمْ یَدْعُوْا لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ یَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُوا لَمْ تَدْعُوَا لَمْ تَدْعِیْ لَمْ تَدْعُوْنَ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ۔ در مواقع جزم واو ساقط شده و دیگر صیغ مثل صحیح عمل لَمْ ظاہر شده تغیرے نیفزوده۔

مجہول لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا لَمْ یُدْعَوْا لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَیَا لَمْ یُدْعَیْنَ لَمْ تُدْعَ لَمْ تُدْعَیَا لَمْ تُدْعَوْا لَمْ تُدْعَیْ لَمْ تُدْعَیْنَ لَمْ اُدْعَ لَمْ نُدْعَ۔ در مواقع جزم الف حذف شده۔

ترجمہ وتشریح معروف کی پوری گردان میں لَمْ نے واو حرف علت کو ساقط کیا ہے۔ باقی صیغوں میں صحیح کی طرح گردان کی جائے گی۔

نفی جحد بلم مجہول میں جزم کے صیغوں سے الف حذف کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی تغیر نیا نہیں کیا گیا۔

بحث لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل **مستقبل معروف** لَیَدْعُوَنَّ لَیَدْعُوَانِّ لَیَدْعُنَّ لَتَدْعُوَنَّ لَتَدْعُوَانِّ لَیَدْعُوْنَانِّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعُنَّ لَتَدْعُوْنَانِّ لَاَدْعُوَنَّ لَنَدْعُوَنَّ در صیغ مضارع ہمچنیکہ در صحیح از نون ثقیلہ تغیرات می شود ہمون طور اینجا شده و بس۔

مجہول لَیُدْعَیَنَّ لَیُدْعَیَانِّ لَیُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیَنَّ لَتُدْعَیَانِّ لَیُدْعَیْنَانِّ لَتُدْعَوُنَّ لَتُدْعَیِنَّ لَتُدْعَیْنَانِّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ لَیُدْعَیَنَّ در اصل یُدْعٰی بود چون لام تاکید در اول و نون ثقیلہ در آخر آوردند نون ثقیلہ فتحہ ماقبل خود خواست الف قابل حرکت نبود لہذا یارا کہ اصل الف بود واپس آوردند و فتحہ دادند لَیُدْعَیَنَّ شد و قس علیہ لَتُدْعَیَنَّ لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ۔

ترجمہ وتشریح

بحث لام تاکید بانون تاکید میں نون ثقیلہ و نون خفیفہ لاحق ہونے کے بعد جو تغیرات مضارع میں صحیح کے صیغوں میں ہوئے تھے ۔ اسی طرح کے تغیرات یہاں بھی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی تغیر نہیں ہوا۔

مجہول کی گردان میں لَیُدْعَیَنَّ واحد مذکر غائب اصل میں یُدْعیٰ تھا۔ جب اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید داخل کیا گیا ۔ نون ثقیلہ نے اپنے ماقبل کو فتحہ چاہا ۔ الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتا ۔ پھر اسی یار کو جو الف سے پہلے تھی واپس لے آئے اور اس کو فتحہ دے دیا لَیُدْعَیَنَّ ہوگیا اسی پر واحد کے دوسرے صیغوں کو قیاس کر لیجئے۔

سوال در لَنْ یُدْعیٰ چرا السبب نصب یار ا واپس نیاوردند کہ بر آن فتحہ ظاہر می شد۔ جواب اگر یار ا بازمی آوردند باز الف می شد چہ علت اعلال کہ تحرک یاو انفتاح ماقبل ست موجود است ودر لَیُدْعَیَنَّ ودر اخواتش علت اعلال موجود نیست زیرا کہ اتصال نون ثقیلہ از موانع اجرائے قاعدہ ۱۷ است لَیُدْعَوُنَّ در اصل یُدْعَوْنَ بود بعد آوردن لام تاکید در اول ونون ثقیلہ در آخر حذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میان واو ونون واو غیر مدہ بود آن را ضمہ دادند وہمچنیں در لَتُدْعَوُنَّ ودر لَتُدْعَیِنَّ یار اکسرہ دادند۔

ترجمہ وتشریح

سوال لَنْ یُدْعیٰ میں کیوں نصب کے سبب سے یا کو واپس نہیں لائے کہ اس کے اوپر تو فتحہ ظاہر ہوتا ہے ۔ جواب اگر یا کو ظاہر کیا جاتا تو اس کو لَنْ کی وجہ سے نصب آجاتا تو لَنْ یُدْعیٰ ہوجاتا پھر قاعدہ جاری کر کے یار متحرک ماقبل اس کا مفتوح یا الف سے بدل جاتی اور لَنْ عمل لفظوں میں ختم ہو جاتا ۔ چونکہ یہ بے قاعدہ بات تھی ۔ اسی وجہ سے یا کو لفظوں میں ظاہر نہیں کیا گیا ۔ لَیُدْعَیَنَّ اور لَتُدْعَیَنَّ ، لَاُدْعَیَنَّ لَنُدْعَیَنَّ ان چاروں صیغوں میں یا متحرک ماقبل مفتوح اگرچہ پایا جاتا ہے مگر چونکہ قاعدہ ۱۷ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ نون ثقیلہ منجملہ موانعات عمل سے ہے ۔ یہاں وہ قاعدہ پایا ہی نہیں گیا ۔ جس کی وجہ سے تبدیلی کا عمل جاری کیا جاتا۔

فائدہ عین اجتماع ساکنین اگر اول مدہ باشد آن را حذف می کنند و اگر غیر مدہ باشد واو را ضمہ می دہند و یا را کسرہ مدہ حرف علت ساکن را گویند کہ حرکت ماقبل آن موافق باشد و غیر مدہ آن کہ ایں چنیں نہ باشد۔

ترجمہ و تشریح

فائدہ اگر کسی جگہ دو ساکن جمع ہوں ان میں پہلا ساکن اگر حرف مدہ ہو خواہ واو ہو یا ہو الف تو وہ حذف کر دیا جائیگا جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ قَالَا الْحَمْدُ اول اور دوم مثالوں میں واو مدہ گرایا گیا ہے۔ اور قَالَا الْحَمْدُ میں الف مدہ کو گرایا گیا ہے۔ اور فِی الْاَرْضِ میں یا مدہ گری ہے۔ اگر پہلا ساکن غیر مدہ ہو تو اگر یہ غیر مدہ واو ہو تو اس کو ضمہ دے کر اگلے ساکن سے ملا کر پڑھیں گے۔ جیسے عَصَوُا الرَّسُوْلَ۔ اور اگر غیر مدہ ہو اور وہ یا ہو تو اس کو کسرہ دے کر پڑھیں گے۔ کَفَّیِ الْیَدَیْنِ (دونوں ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیاں)

حرف مد حرف علت کو کہتے ہیں جو کہ ساکن ہو۔ اور ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو یعنی یا ساکن ماقبل مکسور، اور واو ساکن ماقبل مضموم ہو تو اس کو حرف مدہ کہتے ہیں۔ اسی طرح الف ساکن ماقبل مفتوح ہو تو اس کو حرف مدہ کہتے ہیں۔ الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔ مگر واو اور یا کبھی مدہ اور کبھی غیر مدہ ہوتے ہیں۔

حرف لین، واو اور یا ساکن ماقبل کی حرکت ان کے مخالف ہو تو ان کو حرف لین کہتے ہیں۔ جیسے خَوْفٌ، بَیْتٌ میں واو اور یا غیر مدہ ہیں۔

لام تاکید بانون خفیفہ در فعل **مستقبل معروف** لَیَدْعُوَنْ لَیَدْعُنْ لَتَدْعُوَنْ لَتَدْعُنْ لَتَدْعِنْ لَاَدْعُوَنْ لَنَدْعُوَنْ۔

مجہول لَیُدْعَیَنْ لَیُدْعَوُنْ لَتُدْعَیَنْ لَتُدْعَوُنْ لَتُدْعَیِنْ لَاُدْعَیَنْ لَنُدْعَیَنْ۔

امر حاضر **معروف** اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ واو در اُدْعُ بسبب سکون وقفی حذف شدہ و دیگر صیغ از مضارع ہمراں نمط ساختہ شدہ اند کہ در صیغ ساختہ بودند۔

ترجمہ و تشریح

اُدْعُ امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر ہے۔ اصل میں اُدْعُوْ تھا۔ واو امر کے سکون وقفی کی وجہ سے

گر گیا۔ اُدْعُ رہ گیا۔ دوسرے چار صیغوں میں امر اسی طرح بنایا گیا ہے جیسے صحیح مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ یعنی تثنیہ مذکر جمع مذکر واحد مؤنث سے نون اعرابی کو گرا دیا گیا۔ اور بس اور جب نون ثقیلہ لائیں گے تو حذف شدہ واو واپس آجائے گا۔ کیوں کہ نون ثقیلہ آنے کے بعد سکون وقفی باقی نہ رہا لہٰذا اُدْعُوَنَّ میں واو واپس آگئی۔ باقی صیغوں میں حسب معمول تعلیلات کی گئی

امر غائب و متکلم معروف لِیَدْعُ لِیَدْعُوَا لِیَدْعُوْا لِتَدْعُ لِتَدْعُوَا لِیَدْعُوْنَ لِاَدْعُ لِنَدْعُ۔

امر مجہول لِیُدْعَ لِیُدْعَیَا تا آخر مانند لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا تا آخر۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعِنَّ اُدْعُوْنَانِّ

بعد آوردن نون ثقیلہ در اُدْعُ واو محذوف را بسبب وقف حذف شدہ بود وحالاً وقف نماندہ باز آوردند و فتحہ دادند و در دیگر صیغ حسب معمول تغیرات کردند۔

ترجمہ وتشریح اُدْعُ میں جب نون ثقیلہ داخل کیا گیا۔ تو وہ واو جو وقف کی وجہ سے حذف کر دیا گیا تھا چونکہ اب وقف نہیں رہا۔ اس لئے وہ واو واپس آگیا۔ اور واو کو فتحہ دے دیا۔ اور دوسرے صیغوں میں حسب معمول تعلیل واقع ہوئی ہیں۔

امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ لِیَدْعُوَنَّ لِیَدْعُوَانِّ لِیَدْعُنَّ لِتَدْعُوَنَّ لِتَدْعُوَانِّ لِیَدْعُوْنَانِّ لِاَدْعُوَنَّ لِنَدْعُوَنَّ۔ در لِیَدْعُوَنَّ واخواتش واو کہ بسبب جزم افتادہ بود باز آمدہ مفتوح شدہ دیگر ہمہ حسب معمول ست

ترجمہ وتشریح امر غائب و متکلم معروف بانون ثقیلہ لِیَدْعُوَنَّ آخر تک۔ ان چاروں صیغوں میں واو محذوفہ واپس آگیا نون ثقیلہ داخل ہونے سے پہلے سکون وقفی کی وجہ سے واو حذف کر دیا گیا تھا۔ نون ثقیلہ آنے کی وجہ سے آخر میں سکون باقی نہ رہا۔ کیوں کہ ان چاروں صیغوں میں نون ثقیلہ اپنے ماقبل مفتوح چاہتا ہے۔ لہٰذا واو مفتوح واپس آگیا

باقی صیغوں میں عمل حسب دستور سابق ہے۔

امر مجہول بانون ثقیلہ لِیُدْعَیَنَّ تا آخر بصورت مجہول مضارع بانون ثقیلہ است سوائے اینکہ لام این مکسور ست و لام مضارع مفتوح در لِیُدْعَیَنَّ و اخوات او بسبب انعدام جزم یا را کہ اصل الف محذوف بود باز آوردند چرا کہ الف قابل فتحہ کہ نون ثقیلہ آن را می خواہد نبود و نون خفیفہ جمع صیغ امر بقیاس نون ثقیلہ بتوان دریافت۔

ترجمہ وتشریح

بحث امر مجہول بانون ثقیلہ:۔ یہ بحث بالکل ایسی ہی ہے جیسے بحث مضارع مجہول بانون ثقیلہ کی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ امر کی بحث میں لام امر مکسور ہوتی ہے۔ اور مضارع کی بحث میں لام تاکید مفتوح ہوتا ہے۔ لِیُدْعَیَنَّ واحد مذکر غائب لِتُدْعَیَنَّ واحد مؤنث غائب و واحد مذکر حاضر اور لِاُدْعَیَنَّ اور لِنُدْعَیَنَّ اصل میں یُدْعٰی، تُدْعٰی، اُدْعٰی، نُدْعٰی تھے۔ جب ان کے اول میں لام امر اور آخر میں نون ثقیلہ بڑھایا تو الف جو کہ یا سے بدل کر آیا تھا۔ قابل حرکت نہ رہا لہذا یا کو واپس لے آئے۔

نہی معروف لَایَدْعُ لَایَدْعُوَا لَایَدْعُوْا لَاتَدْعُ لَاتَدْعُوَا لَایَدْعُوْنَ لَا تَدْعُوَا لَاتَدْعِیْ لَاتَدْعُوْنَ لَا اَدْعُ لَانَدْعُ بوضع لَمْ یَدْعُ تا آخر۔
نہی مجہول بقیاس لَمْ یُدْعَ مجہول تا آخر۔ نہی معروف بانون ثقیلہ لَایَدْعُوَنَّ لَایَدْعُوَانِّ تا آخر۔ مجہول لَایُدْعَیَنَّ لَایُدْعَیَانِّ تا آخر بقیاس امر بانون ثقیلہ نون خفیفہ را ہمبریں قیاس می باید بر آورد۔

ترجمہ وتشریح

نہی معروف کی گردان لَمْ یَدْعُ الخ کے طریقہ پر ہے نہی مجہول کی گردان کو نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول لَمْ یُدْعَ الخ پر قیاس کرنا چاہیئے۔ نہی میں نون ثقیلہ کی گردان بالکل اسی طرح ہوگی جس طرح کہ امر بانون ثقیلہ کی گردان ہوتی ہے۔ اسی طرح نون خفیفہ کی بھی گردان ہوتی ہے۔

بحث اسم فاعل دَاعٍ داعِیَانِ دَاعُون داعِیَۃٌ داعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ درین ہمہ صیغ واو بقاعدہ ۱۰ یا شد و در دَاعٍ بقاعدہ ۲ ساکن شدہ بسبب اجتماع ساکنین حذف گردیدہ اگر برین صیغہ الف ولام آید بسبب اضافت بران تنوین نیاید صرف بر اسکان یا اکتفا کنند و حذف نشود چون الدَّاعِي و دَاعِيكُم و در الدَّاعِي گاہے حذف یا ہم آمدہ چنانچہ در قولہ تعالیٰ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ و این ہمہ در حالت رفع و جر ست و در حالتِ نصب دَاعِیًا وَالدَّاعِيَ وَدَاعِيَكُمْ گویند۔

بحث اسم مفعول مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّۃٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ۔ درین صیغ واو مفعول در واو لام فعل ادغام یافتہ و بس۔

ترجمہ وتشریح

بحث اسم فاعل :- اس گردان میں واو قاعدہ ۱۰ سے یاء بدل گئی۔ اور دَاعٍ میں یا قاعدہ ۲ سے اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گئی ہے۔ یہ دونوں قاعدے گذر چکے ہیں۔ اگر دَاعٍ پر الف ولام داخل ہو یا دَاعٍ مضاف واقع ہو تو یا کو ساکن کردیں گے مگر حذف نہ کریں گے جیسے اَلدَّاعِي وَدَاعِيكُم چونکہ تنوین موجود نہیں ہے۔ اس لئے یاء کو حذف نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے الف لام اور اضافت کی وجہ سے تنوین ساقط ہو گئی اور دو ساکن جمع نہ ہو سکے۔ اس لئے یاء کو ساکن کر کے چھوڑ دیا۔ نیز الدَّاعِي میں یاء کا حذف بھی قرآن مجید میں آیا ہے یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ

بحث اسم مفعول :- اس بحث میں واو مفعول کو لام کلمہ میں جو واو ہے اس سے ادغام کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

ناقص یائی : از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اَلرَّمْیُ تیر انداختن۔

صرف صغیر رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا فَہُوَ رَامٍ وَرُمِیَ یُرْمٰی رَمْیًا فَہُوَ مَرْمِیٌّ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِرْمِ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَرْمِ الظَّرْفُ مِنْہُ مَرْمًی وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِرْمًی مِرْمَاۃٌ مِرْمَاءٌ وَتَثْنِیَتُہُمَا مَرْمَیَانِ وَمِرْمَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَرَامٍ وَمَرَامِیُّ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَرْمٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ رُمْیٰ وَتَثْنِیَتُہُمَا اَرْمَیَانِ وَرُمْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا اَرَامٍ وَاَرْمَوْنَ وَرُمًی وَرُمْیَیَاتٌ۔

ظرف ازین باب باوصف کسر عین مضارع مفتوح العین آمدہ بقاعدہ کہ نوشتہ ایم

کہ از ناقص مطلقاً ظرف مفتوح العین آید و یائے آں الف شدہ بسبب اجتماع ساکنین باتنوین افتادہ وہمچنیں در مرمی آلہ بوقت عدم تنوین الف باقی ماند چون المرمی اومرمٰکم مراام جمع ظرف واراام جمع تفضیل کہ در اصل مَرَامِیُ بودہ باعمال قاعدہ ۲۵ مرام وارام شدہ درامٰی یا بقاعدہ ۸ الف شد رُمْیٰ مؤنث وہردو تثنیہ براصل اند وہمچنیں رُمْیَیَاتٌ در رمٰی جمع تکسیر رمٰی یا الف شدہ باجتماع ساکنین باتنوین افتادہ۔

ترجمہ وتشریح

ناقص یائی باب ضرب سے اَلرَّمْیُ مصدر ہے۔ تیر پھینکنا۔ مضارع مکسور العین کا ظرف مکسور العین آتاہے۔ مگر یہاں مفتوح العین آیا ہے۔ اسلئے کہ ہر ایک قاعدہ سابق میں گذرچکا ہے کہ ناقص کا مضارع خواہ مفتوح العین ہو یا مکسور العین ظرف ہر حال میں عین کے فتحہ کے ساتھ آئے گا۔ اسی واسطے یہاں مَرْمیً آیاہے مَرْمیً اصل میں مَرْمَیٌ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا کو الف سے بدل دیا گیا۔ الف اور تنوین دوساکن جمع ہوئے اس لئے الف کو گرادیا مَرْمیً ہوگیا۔ اسی طرح اسم آلہ کا صیغہ مِرْمیً ہے۔ اصل میں مِرْمَیٌ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف سے بدل گئی۔ دوساکن جمع ہوئے الف اور تنوین الف کو گرادیا مِرْمیً رہ گیا۔ لیکن ان صیغوں میں جب کسی وجہ سے تنوین باقی نہ رہے گی تو الف واپس آئے گا۔ جیسے اَلْمَرْمٰی مَرْمٰکم۔ اسی طرح مَرَامٍ جمع ظرف کا صیغہ ہے۔ اس کی اصل مَرَامِیُ تھی۔ قاعدہ ۲۵ کی وجہ سے یا گرگئی۔ اور تنوین عین کلمہ کو دے دی گئی۔ صیغہ اَرَامٍ اسم تفضیل جمع تکسیر ہے اس میں بھی قاعدہ ۲۵ جاری کیا جائیگا۔ چنانچہ یا کو حذف کرکے تنوین عین کلمہ کو دے دی گئی۔ اَرْمٰی اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر ہے۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا گیا۔ اَرْمَیَانِ رُمْیَیَانِ اول تثنیہ مذکر اسم تفضیل مذکر ہے۔ اور دوسرا اسم تفضیل تثنیہ مؤنث ہے۔ ان میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔ رُمیً واحد مؤنث بحث اسم تفضیل اصل میں رُمَیٌ تھا۔ یا کو جب الف سے بدلا گیا تو الف اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا۔ اس لئے الف گرگیا۔ رُمیً ہوگیا۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ رَمَیْتَ رَمَیْتُمَا رَمَیْتُمْ رَمَیْتِ رَمَیْتُنَّ رَمَیْتُ رَمَیْنَا

در رَمیٰ و رَمَوا و رَمَتْ و رَمَتا یا بقاعدہ ۷ الف شدہ در غیر رَمَیٰ بالتقائے ساکنین باتلئے تانیث حذف گردیدہ دیگر ہمہ صیغ بر اصل اند۔

اثبات فعل ماضی مجہول رُمِیَ رُمِیَا رُمُوا رُمِیَتْ تا آخر در جمیع این صیغ در غیر رُمُوا کہ بقاعدہ ۱۰ حرکت یا بماقبل رفتہ یا حذف شدہ ہیچ یک تعلیل نشدہ

ترجمہ وتشریح

رَمیٰ اصل میں رَمَیَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا۔ رَمیٰ ہو گیا۔ رَمَوا اصل میں رَمَیُو تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا الف سے بدل گئی۔ الف اور واو دو ساکن جمع ہوئے۔ الف کو گرا دیا رَمَوا ہو گیا۔ رَمَتْ اصل میں رَمَیَتْ تھا۔ یا الف سے بدلنے کے بعد الف اور تا دو ساکن جمع ہوئے الف کو گرا دیا رَمَتْ ہو گیا۔

مجہول کی گردان میں رُمُوا کے علاوہ باقی تمام صیغ اپنی اصل پر ہیں۔ کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔ البتہ رُمُوا میں یہ تعلیل ہوئی ہے کہ رُمُوا اصل میں رُمِیُوا تھا۔ قاعدہ ۱۰ کے مطابق یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل میم کو دی یا دو ساکن جمع ہوئے یا اور واو یا کو گرا دیا رُمُوا ہو گیا۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف یَرْمِی یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمِی تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ اَرْمِی نَرْمِی۔ در یَرْمِی و تَرْمِی و اَرْمِی و نَرْمِی یا بقاعدہ ۱۰ ساکن شدہ و در یَرْمُوْنَ و تَرْمُوْنَ و تَرْمِیْنَ بقاعدہ مذکورہ حذف شدہ باقی صیغ یعنی تثنیہ ہا و ہر دو جمع مونث بر اصل است و صورت واحد مونث حاضر بعد حذف یا مثل جمع مونث حاضر یعنی تَرْمِیْنَ

مجہول یُرْمٰی یُرْمَیَانِ یُرْمَوْنَ تُرْمٰی تُرْمَیَانِ یُرْمَیْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَیْنَ تُرْمَیْنَ اُرْمٰی نُرْمٰی تثنیہ ہا و ہر دو جمع مونث بر اصل است و در باقی صیغ یا بقاعدہ ۷ الف شدہ در مواقع اجتماع ساکنین یعنی یُرْمَوْنَ و تُرْمَوْنَ و تُرْمَیْنَ واحد مونث حاضر حذف شدہ

ترجمہ وتشریح

یَرْمِی تَرْمِی اَرْمِی نَرْمِی ان چاروں صیغوں میں یا کو قاعدہ ۱۰ کے مطابق ساکن کیا گیا ہے۔ اور یَرْمُوْنَ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ ان تینوں صیغوں میں بھی یا کو مذکورہ قاعدہ سے حذف کیا

گیا ہے۔ باقی صیغے چاروں تثنیہ جمع مؤنث غائب وحاضر اپنی اصل پر ہیں۔ اور واحد مؤنث حاضر اور جمع مونث حاضر کے صیغے یکساں ہیں۔ یعنی تَرْمِیْنَ۔
مجہول کے صیغوں میں چاروں تثنیہ اور جمع مؤنث غائب وحاضر اپنی اصل حالت پر ہیں۔ اور باقی صیغوں میں یا قاعدہ ۔ سے الف ہوگئی۔ اور اجتماع ساکنین جن جگہوں پر ہوتا ہے یعنی یُرْمَوْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَیْنَ واحد مونث حاضر سے یا حذف کردی گئی ہے

بحث نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف لَنْ یَّرْمِیَ لَنْ یَّرْمِیَا لَنْ یَّرْمُوْا تا آخر جزعملیکہ لن می کند تغیرے درصیغ حادث نشدہ۔
بحث مجہول لَنْ یُّرْمٰی لَنْ یُّرْمَیَا تا آخر۔ جز اینکہ در یُرْمٰی وتُرْمٰی، اُرْمٰی، نُرْمٰی عمل لن بسبب الف ظاہر نشدہ درہیچ صیغہ تغیرے جدید بظہور نرسیدہ۔

ترجمہ وتشریح

لَنْ کا عمل یہ ہے کہ پانچ جگہ نصب کرتا ہے اور سات جگہوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ اور دو جگہ کوئی عمل نہیں کرتا ہے۔ یہی عمل لَنْ کا جو ذکر کیا گیا یہاں پر واقع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی نیا قاعدہ جاری نہیں ہوا۔
مجہول :۔ علاوہ اس کے کہ الف کی وجہ سے لَنْ کا عمل لفظوں میں ظاہر نہیں ہوا اس گردان میں کوئی دوسرا تغیر واقع نہیں ہوا۔ وہ صیغ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد متکلم، جمع متکلم۔ کیوں کہ ان کے آخر میں الف آیا ہے۔ اور الف پر حرکت ظاہر نہیں ہوتی۔ باقی صیغوں میں لن کا عمل ظاہر ہوا ہے۔

بحث نفی جحد بلم درفعل مستقبل معروف لَمْ یَرْمِ لَمْ یَرْمِیَا لَمْ یَرْمُوْا لَمْ تَرْمِ لَمْ تَرْمِیَا لَمْ یَرْمِیْنَ لَمْ تَرْمُوْا لَمْ تَرْمِیْ لَمْ تَرْمِیْنَ لَمْ اَرْمِ لَمْ نَرْمِ درمواقع جزم یا ساقط شدہ ودر دیگر صیغ عمل لم بطور صحیح ظہور پذیرفتہ۔
مجہول لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر۔ حال آں مثل معروف ست۔

ترجمہ وتشریح

جن جن صیغوں میں لم جزم کرتا ہے وہاں سے حرف علت یا حذف ہوگئی۔ یَرْمِ، تَرْمِ، اَرْمِ

تو بھی باقی صیغوں میں لَمْ جس طرح صحیح میں عمل کرتا ہے۔ یہاں بھی عمل کرے گا۔ دوسرا نیا تغیر نہیں ہوا۔
مجہول کی گردان میں معروف کی طرح عمل ہوا ہے۔

لام تاکید بانون ثقیلہ درفعل مستقبل **معروف** لَیَرْمِیَنَّ لَیَرْمِیَانِّ لَیَرْمُنَّ لَتَرْمِیَنَّ لَتَرْمِیَانِّ لَیَرْمِیْنَانِّ لَتَرْمُنَّ لَتَرْمِنَّ لَتَرْمِیْنَانِّ لَاَرْمِیَنَّ لَنَرْمِیَنَّ۔ برقیاس لَیَفْرِیَنَّ تا آخر مجہول بعد اعلال ہمچنکہ مضارع ماندہ بود مثل صحیح تغیرات شدہ۔
مجہول لَیُرْمَیَنَّ لَیُرْمَیَانِّ لَیُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیَنَّ لَتُرْمَیَانِّ لَیُرْمَیْنَانِّ لَتُرْمَوُنَّ لَتُرْمَیِنَّ لَتُرْمَیْنَانِّ لَاُرْمَیَنَّ لَنُرْمَیَنَّ برقیاس لَیُدْعَیَنَّ تا آخر نون خفیفہ معروف ومجہول ہمبرین نمط

ترجمہ وتشریح

معروف :۔ مضارع کے صیغوں میں تعلیل کے بعد جو شکل ہوئی تھی۔ اس پر لام تاکید اور نون ثقیلہ داخل ہونے سے وہی تغیرات واقع ہوتے ہیں جو صحیح کے صیغوں میں ان کے داخل ہونے سے ہوا کرتے ہیں۔
برقیاس لَیَفْرِیَنَّ تا آخر جس طرح ضرب کی بحث سے جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغوں سے واو حذف کیا گیا ہے واحد مؤنث کی یا حذف کی گئی ہے وہی واو اور یا یہاں بھی حذف کئے جائیں گے۔ برخلاف مجہول کے کہ واو اور یا یدعو کی طرح مجہول میں لوٹ آتے ہیں۔
مجہول :۔ اس بحث کی تعلیل لَیُدْعَیَنَّ مجہول کی طرح کی جائے گی۔ جس طرح لَیُدْعَیَنَّ کی بحث میں جمع مذکر غائب وحاضر مجہول میں واو لوٹ آتا ہے۔ ایسے ہی اس گردان میں ان صیغوں میں یا لوٹ آئی ہے۔ اور جسطرح واحد مؤنث حاضر لَتُدْعَیِنَّ میں یا لوٹ آئی ہے اس میں بھی لوٹ آئے گی۔ نون خفیفہ معروف ومجہول کی گردان اسی طرز پر کی جائے گی۔ جیسے کہ نون ثقیلہ کی کی گئی ہے۔

امر حاضر **معروف** اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا اِرْمِیْ اِرْمِیْنَ درصیغہ واحد مذکر حاضر یا سبب وقف افتادہ ودیگر صیغہا از مضارع حسب دستور ساختہ اند۔
سوال چون اِرْمُوْا از تَرْمُوْنَ ساختند بعد حذف علامت مضارع بسبب

سکون مابعد آن ہرگاہ ہمزہ وصل آوردند بایستے ہمزہ مضموم آرند زیراکہ عین کلمہ مضموم ست
جواب اگرچہ عین کلمہ فی الحال در تَرْمُوْنَ مضموم است لیکن دراصل مکسورست
چہ اصلش تَرْمِیُوْنَ بودہ وہمزہ وصل باعتبار حرکت اصل می آرند وہمیں جہت دراُدْعِیْ
کہ از تَدْعِیْنَ ساختہ شدہ ہمزہ وصل مضموم آوردند۔

ترجمہ وتشریح واحد مذکر حاضر امر اِرْمِ سے یا سکون وقفی کی وجہ سے التقاء ساکنین ہوا یا حذف ہوگئی۔ باقی چار صیغے مضارع حاضر سے امر کے قانون کے موافق بنائے گئے ہیں۔

سوال اِرْمُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر کو تَرْمُوْنَ مضارع جمع حاضر سے بنایا جاتا ہے اور شروع میں ہمزہ وصل مکسور لایا جاتا ہے۔ حالانکہ قاعدہ امر بنانے کا یہ چاہتا ہے کہ ہمزہ وصل مضموم لایا جائے کیوں کہ تَرْمُوْنَ سے علامت مضارع تاء کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ ساکن ہے اور عین کلمہ مضموم ہے۔ لہٰذا ہمزہ وصل آنا چاہئے۔ اور یہاں مکسور لایا گیا ہے؟

جواب اگرچہ یہاں موجودہ شکل میں میم مضموم ہے۔ مگر اصل میں عین کلمہ مکسور تھا۔ اس لئے کہ تَرْمُوْنَ باب ضَرَبَ سے ہے اصل تَرْمِیُوْنَ تھی۔ تَضْرِبُوْنَ کے وزن پر۔ یا کا ضمہ میم کو دیا۔ دو ساکن یا اور واو جمع ہوئے یا کو حذف کردیا تَرْمُوْنَ ہوگیا۔ لہٰذا اِرْمُوْا ہمزہ مکسور اصل کے اعتبار سے لایا گیا ہے۔ موجودہ شکل کے اعتبار سے نہیں لایا گیا۔

امر غائب ومتکلم معروف لِیَرْمِ لِیَرْمِیَا لِیَرْمُوْا لِتَرْمِ لِتَرْمِیَا لِیَرْمِیْنَ لِاَرْمِ لِنَرْمِ
امر مجہول لِیُرْمَ لِیُرْمَیَا برقیاس لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْمَیَا تا آخر بودہ است وہمچنین
نہی معروف چون لَا یَرْمِ لَا یَرْمِیَا تا آخر ونہی مجہول چون لَا یُرْمَ تا آخر نون
ثقیلہ وخفیفہ چون در امر ونہی در آید حرف علت محذوف باز آمدہ مفتوح گردد ودر
دیگر صیغ تغیرے زائد غیر ما فی الصحیح نشود۔

ترجمہ وتشریح امر غائب معروف ومجہول کی گردان لَمْ یَرْمِ کی گردان کی طرح کی جائے گی۔ اسی طرح نہی معروف

لَا یُرْمِ اور نہی مجہول لَا یُرْمَ (مثل لَمْ) کی جائے گی۔
امر اور نہی کے صیغوں میں جب نون ثقیلہ وخفیفہ داخل ہوگا۔ وہ حرف علت جو امر ونہی میں حذف کردیا گیا تھا۔ نون ثقیلہ وخفیفہ آنے کے بعد مفتوح ہوکر لوٹ آئیگا باقی صیغوں میں جو تبدیلی مضارع میں ہوئی تھی۔ اس میں بھی ہوگی۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ اِرْمِیَنَّ اِرْمِیَانِّ اِرْمُنَّ تا آخر۔
امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ لِیَرْمِیَنَّ لِیَرْمِیَانِّ تا آخر۔
مجہول بانون ثقیلہ لِیُرْمَیَنَّ تا آخر **امر حاضر معروف بانون خفیفہ** اِرْمِیَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ **امر غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ** لِیَرْمِیَنْ لِیَرْمُنْ لِتَرْمِیَنْ لِاَرْمِیَنْ لِنَرْمِیَنْ **امر مجہول بانون خفیفہ** لِیُرْمَیَنْ لِیُرْمَوُنْ لِتُرْمَیَنْ لِتُرْمَوُنْ لِاُرْمَیَنْ لِنُرْمَیَنْ۔ **نہی معروف بانون خفیفہ** لَا یَرْمِیَنْ لَا یَرْمُنْ لَا تَرْمِیَنْ لَا تَرْمُنْ لَا تَرْمِنْ لَا اَرْمِیَنْ لَا نَرْمِیَنْ **نہی مجہول** بانون خفیفہ مثل امر مجہول۔
اسم فاعل رَامٍ رَامِیَانِ رَامُوْنَ رَامِیَةٌ رَامِیَتَانِ رَامِیَاتٌ در غیر رَامٍ کہ یا ساکن شدہ باجتماع ساکنین افتادہ ور رَامُوْنَ کہ حرکت یا بماقبل رفتہ یا واو شدہ حذف گشتہ ہیچ یک صیغہ اعلال نیست۔
اسم مفعول مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ تا آخر در جمیع این صیغ واو بقاعدہ ۱۴ یا شدہ در یا ادغام یافتہ وضم ماقبل بکسرہ بدل شدہ۔

ترجمہ وتشریح

نہی مجہول بانون خفیفہ کی گردان امر مجہول بانون خفیفہ کے طرز پر کرنی چاہئے۔
اسم فاعل رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا۔ ضمہ یا پر دشوار تھا۔ ساقط کردیا۔ یا اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے یا کو گرادیا رَامٍ ہوگیا۔ رَامُوْنَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا۔ یا کا ضمہ نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ یا ساکن ماقبل مضموم کی وجہ سے واو سے بدل گئی۔ اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگئی۔ باقی صیغوں میں تعلیل نہیں ہوئی۔
اسم مفعول کے تمام صیغوں میں قاعدہ ۱۴ کی رو سے واو یا سے بدل گیا۔ اور یا کا یا میں ادغام ہوگیا۔ اور میم کا ضمہ کسرہ سے بدل دیا گیا۔ قاعدہ ۱۴ ملاحظہ کر لیجئے۔

ناقص واوی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ الرِّضیٰ والرِّضوانُ خوشنود شدن وپسند کردن رَضِیَ یَرْضیٰ وَرِضْوَاناً فَہُوَ رَاضٍ وَرُضِیَ یُرْضیٰ رِضیً وَرِضْوَاناً فَہُوَ مَرْضِیٌّ الامرُ مِنْہُ اِرْضَ والنہی عَنْہُ لَاتَرْضَ الظرفُ مِنْہُ مَرْضیً والاٰلۃ مِنْہُ مِرْضیً مِرْضَاۃٌ مِرْضَاءٌ وتثنیتہما مَرْضَیَانِ ومِرْضَیَانِ والجمعُ منہما مَرَاضٍ ومَرَاضِیُّ اَفعلُ التفضیلِ مِنْہُ اَرْضیٰ والمؤنث مِنْہُ رُضْیٰ وتثنیتہما اَرْضَیَانِ ورُضْیَیَانِ والجمعُ منہما اَرْضَوْنَ واَرَاضٍ وَرُضیً ورُضْیَیَاتٌ۔ درجمیع صیغ معروف این باب ہم اعلال مثل اعلال دُعِیَ ویُدْعیٰ شدہ وہمہ اعلالات صیغ این باب مثل صیغ باب دَعَا یَدْعُو ست جز مَرْضِیٌّ مفعول کہ دراصل مَرْضُوْوٌ بودہ برخلاف قیاس قاعدہ دَلِیٌّ دران جاری شدہ می باید فہمید ومی باید گردانید۔

ترجمہ وتشریح

باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ناقص واوی مصدر الرِّضیٰ والرِّضوانُ خوش ہونا اور پسند کرنا۔ اس باب کے معروف کے تمام صیغوں میں تعلیل وہی جاری کی گئی ہے جو تعلیل دُعِیَ یُدْعیٰ مجہول کے صیغوں میں کی گئی تھی۔ اس لئے کہ دُعِیَ مجہول کی اصل دُعِوَ تھا۔ واو بعد کسرہ واقع ہونے کی وجہ سے یا بدل گیا دُعِیَ اسی طرح رَضِیَ معروف کی اصل رَضِوَ تھی۔ واو کسرہ کے بعد واقع ہوا اس لئے یا سے بدل گیا۔ رَضِیَ ہوگیا۔ رُضِیَ مجہول میں تعلیل اسی طرح پر ہوئی ہے۔ رُضِوَ تھا۔ واو بعد کسرہ واقع ہوا اس لئے یا سے بدل گیا رُضِیَ ہوگیا

حاصل یہ ہے کہ اس باب کے معروف ومجہول کے تمام صیغوں میں دُعِیَ یُدْعیٰ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ البتہ مَرْضِیٌّ اسم مفعول کی تعلیل میں فرق ہے۔ اس میں دِلِیٌّ کی طرح تعلیل کی گئی ہے۔ اصل مَرْضِیٌّ کی مَرْضُوْوٌ تھی۔ دُلُوٌّ کی طرح دونوں واو کو یا سے بدل دیا۔ ماقبل کا ضمہ یا کی مناسبت سے کسرہ سے تبدیل کردیا گیا۔ مَرْضِیٌّ ہوگیا۔ مگر دُلِیٌّ میں فُعُولٌ کے وزن پر ہونے کی وجہ سے دونوں واو یا سے بدل دیئے گئے تھے۔ مگر مَرْضِیٌّ میں یہ قاعدہ نہیں پایا جارہا ہے۔ مَرْضُوْوٌ فُعُولٌ کے وزن پر نہیں ہے۔

ناقص یائی باب از سَمِعَ الخَشْیَۃُ ترسیدن خَشِیَ یَخْشیٰ خَشْیَۃً فَہُوَ خَاشٍ تا آخر بوضع مجہول رُمِیَ یُرْمیٰ اعلال افعال این باب شدہ ودر دیگر صیغ صرف صغیر مثل صرف

صغیر رَمٰی یَرْمِی ۔

ترجمہ وتشریح

ناقص یائی باب سمع سے مصدر الخَشْیَۃُ ڈرنا ۔ اس باب کے معروف مجہول کے تمام صیغوں کی تعلیل وہی ہوگی جو باب رَمٰی یَرْمِی میں مجہول کی تعلیل کی گئی ہے ۔ اگر رُمِیَ مجہول اپنی اصل پر ہے تو یہاں خَشِیَ معروف اپنی اصل حالت پر ہے ۔ اور یُرْمٰی مجہول میں یا الف ہوگئی ہے تو یَخْشٰی میں یا الف سے بدل گئی ہے ۔ اسی طرح باقی صیغوں کو سمجھنا چاہیئے ۔

لفیف مفروق باب از ضَرَبَ یَضْرِبُ الوِقَایَۃُ نگاہ داشتن ۔
وَقٰی یَقِی وِقَایَۃً فَہُوَ وَاقٍ ووُقِیَ یُوقٰی وِقَایَۃً فَہُوَ مُوقًی الامر منہ قِ و النہی عنہ لَا تَقِ الظرف منہ مُوقًی والآلۃ منہ مِیقًی مِیقَاۃٌ مِیقَاءٌ وتثنیتہما مَوْقَیَانِ ومِیقَیَانِ والجمع منہما مَوَاقٍ ومَوَاقِیُّ افعل التفضیل منہ اَوْقٰی والمؤنث منہ وُقْیٰ وتثنیتہما اَوْقَیَانِ ووُقْیَیَانِ والجمع منہما اَوْقَوْنَ و اَوَاقٍ ووُقًی ووُقْیَیَاتٌ درفا کلمہ این باب قواعد مثال ودر لام کلمہ قواعد ناقص جاریست

ترجمہ وتشریح

اس باب کے صیغوں میں واو فا کلمہ ہے ۔ قاف عین کلمہ اور یا لام کلمہ ہے ۔ اس باب کے واو یعنی فا کلمہ میں معتل فا کے قواعد جاری ہوں گے ۔ اور لام کلمہ میں ناقص کے قاعدے جاری کئے جائیں گے ۔ مثلاً یَقِیْ مضارع معروف اصل میں یَوْقِیُ تھا ۔ واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا لہذا حذف ہوگیا یَقِیُ ہوگیا ۔ جس طرح یَعِدُ اور یَجِدُ میں کیا گیا تھا ۔ اور ضمہ یا پر ثقیل تھا ساکن کردیا یَقِیْ ہوگیا جیسے یَرْمِیْ میں کیا گیا ہے ۔ باقی صیغوں میں اسی طرح تعلیل کرنا چاہیئے ۔

ماضی معروف وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا تا آخر چون رَمٰی رَمَیَا تا آخر **مجہول** وُقِیَ تا آخر چون رُمِیَ تا آخر اثبات فعل **مضارع معروف** یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنَ تَقُوْنَ تَقِیَانِ تَقِیْنَ اَقِیْ نَقِیْ واو یقی وجملہ صیغ بقاعدہ یَعِدُ حذف شدہ ودر یا قواعد رَمٰی یَرْمِیْ جاری گشتہ **مضارع مجہول** یُوْقٰی یُوْقَیَانِ یُوْقَوْنَ تا آخر چون یُرْمٰی تا آخر ۔

ترجمہ وتشریح

اس باب کی ماضی معروف اور ماضی مجہول کی گردان اور تعلیل رمی یرمی کی معروف ومجہول کی طرح کی جائے گی۔

فعل مضارع یقی اور باقی تمام صیغوں میں یعد کے قاعدے سے واو حذف ہوگیا۔ یا یعنی لام کلمہ میں رمی یرمی کی طرح قواعد جاری کئے گئے ہیں۔

مضارع مجہول کی گردان یرمی کی طرح کی جائے گی۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف لَنْ یَّقِیَ لَنْ یَّقِیَا لَنْ یَّقُوْا لَنْ تَقِیَ لَنْ تَقِیَا لَنْ یَّقِیْنَ لَنْ تَقُوْا لَنْ تَقِیْ لَنْ تَقِیْنَ لَنْ اَقِیَ لَنْ نَّقِیَ۔ لَنْ جز عملے کہ در صحیح می کنند درین باب سبب تغیرے دیگر نشده۔ ہمان اعلال کہ در مضارع بود باقی مانده۔ **مجہول** لَنْ یُّوْقٰی لَنْ یُّوْقَیَا تا آخر چون لَنْ یُّرْمٰی تا آخر۔

نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا لَمْ یَقُوْا لَمْ تَقِ لَمْ تَقِیَا لَمْ یَقِیْنَ لَمْ تَقُوْا لَمْ تَقِیْ لَمْ تَقِیْنَ لَمْ اَقِ لَمْ نَقِ لام کلمہ در لَمْ یَقِ واخواتش بجزم افتاده ودیگر صیغہا بدستور ست

مجہول لَمْ یُوْقَ لَمْ یُوْقَیَا تا آخر چون لَمْ یُرْمَ تا آخر۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَقِیَنَّ لَیَقِیَانِّ لَیَقُنَّ لَتَقِیَنَّ لَتَقِیَانِّ لَیَقِیْنَانِّ لَتَقُنَّ لَتَقِنَّ لَتَقِیْنَانِّ لَاَقِیَنَّ لَنَقِیَنَّ در لام کلمہ چون صرف لَیَرْمِیَنَّ عمل باید کرد **مجہول** لَیُوْقَیَنَّ تا آخر چون لَیُرْمَیَنَّ تا آخر نون خفیفہ ہم برین قیاس۔

ترجمہ وتشریح

نفی تاکید بلن:۔ لَنْ ناصبہ مضارع میں داخل ہوکر جو عمل صحیح کے صیغوں میں کرتا ہے وہی عمل اس باب میں بھی کرے گا مضارع میں جو تعلیل ہوئی تھیں اس بحث میں بھی وہی تعلیل ہوں گی۔

نفی جحد بلم:۔ لَمْ کے داخل ہونے کے بعد لَمْ یَقِ کا لام کلمہ گر جائے گا۔ اسی طرح لَمْ تَقِ، لَمْ اَقِ اور لَمْ نَقِ میں لام کلمہ گر جائے گا۔ باقی صیغے اپنی حالت پر ہیں۔ مجہول کی گردان لَمْ یُرْمَ کی طرح آپ کر لیجئے۔

لام تاکید بالنون ثقیلہ:۔ اس بحث میں لام کلمہ میں وہی عمل کرنا چاہئے جو لَیَرْمِیَنَّ میں کیا گیا ہے۔ بعض صیغوں میں نون ثقیلہ کی وجہ سے یا مفتوح ہو جائے گی۔ اور بعض صیغوں میں واو اور یا گر جائیں گے صحیح میں بھی یہی ہوتا ہے۔ مجہول کی گردان لَیُرْمَیَنَّ کی طرح کرنی چاہئے اور نون خفیفہ بھی اسی طرح کرنی چاہئے۔

امر حاضر معروف قِ قِیَا قُوْا قِیْ قِیْنَ۔ قِ در اصل تَقِیُ بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند در آخر وقف نمودند یا بیفتاد قِ شد دیگر صیغہا حسب دستور از مضارع ساختہ اند۔

امر غائب و متکلم معروف لِیَقِ لِیَقِیَا لِیَقُوْا لِتَقِ لِتَقِیَا لِیَقِیْنَ لِاَقِ لِنَقِ۔

امر مجہول لِیُوْقَ تا آخر چون لِیُرْمَ تا آخر۔

امر حاضر معروف بالنون ثقیلہ قِیَنَّ قِیَانِّ قُنَّ قِنَّ قِیْنَانِّ۔

امر غائب متکلم معروف بالنون ثقیلہ لِیَقِیَنَّ لِیَقِیَانِّ لِیَقُنَّ تا آخر۔

امر مجہول لِیُوْقَیَنَّ **امر حاضر معروف بالنون خفیفہ** قِیَنْ قُنْ قِنْ

امر مجہول بالنون خفیفہ لِیُوْقَیَنْ تا آخر **نہی معروف** لَا یَقِ لَا یَقِیَا تا آخر۔

مجہول لَا یُوْقَ تا آخر۔ **نہی معروف بالنون ثقیلہ** لَا یَقِیَنَّ لَا یَقِیَانِّ لَا یَقُنَّ تا آخر **مجہول** لَا یُوْقَیَنَّ لَا یُوْقَیَانِّ لَا یُوْقَوُنَّ الخ

نہی معروف بالنون خفیفہ لَا یَقِیَنْ لَا یَقُنْ تا آخر **مجہول** لَا یُوْقَیَنْ لَا یُوْقَوُنْ لَا تُوْقَیَنْ لَا تُوْقَوُنْ لَا تُوْقَیِنْ لَا اُوْقَیَنْ لَا نُوْقَیَنْ۔

اسم فاعل وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْنَ تا آخر چون رَامٍ تا آخر۔

اسم مفعول مَوْقِیٌّ چون مَرْمِیٌّ تا آخر۔

ترجمہ و تشریح

امر حاضر معروف قِ ہے۔ اصل میں تَقِیُ تھا۔ قاف علامت مضارع کے حذف کرنے کے بعد متحرک تھا۔ اس لئے آخر کو ساکن کر دیا گیا۔ ساکن ہونے کی وجہ سے یا ساقط ہو گئی۔ قِ رہ گیا۔ امر کے باقی تمام صیغ مضارع سے بنائے گئے ہیں۔

قِیَا اصل میں تُوْقِیَانِ تھا۔ واو قاعدہ ۱ سے گر گیا تَقِیَانِ رہ گیا۔ اور امر

بناتے وقت تا علامت مضارع گر گئی قِیَانُ رہ گیا۔ امر کی وجہ سے مضارع کی نون اعرابی گرا دیا قِیَا رہ گیا۔ قُو جمع حاضر بحث امر ہے تُوقِیُونَ سے بنایا گیا۔ واو قاعدہ ۱ سے گر گیا تقِیُون رہ گیا۔ پھر یا کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ دو ساکن یا، واو جمع ہوئے۔ یا کو گرا دیا تقُونَ رہ گیا۔ امر بناتے وقت علامت مضارع تا ساقط ہو گئی۔ اور نون اعرابی گر گیا قُوا رہ گیا۔ قِیَنَّ اصل میں ق تھا۔ جب نون ثقیلہ بڑھایا گیا تو یا واپس آگئی اور مفتوح ہو گئی۔ قِیَنَّ ہو گیا۔ قُنَّ اصل میں قُونَّ تھا۔ اجتماع ساکنین واو اور نون ساکن میں ہوا واو گر گیا قُنَّ رہ گیا۔ قِنَّ واحد مؤنث حاضر کی اصل قِینَّ تھی۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا ساقط ہو گئی۔ تو قِنَّ رہ گیا۔

اسم فاعل کی گردان سامِ کی طرح کی جائے گی۔
اسم مفعول کی گردان مَرْمِیٌّ کی طرح ہے۔

لفیف مفروق از حَسِبَ یَحْسِبُ الوِلَایَۃُ مالک شدن۔

وَلِیَ یَلِی وِلَایَۃً فَهُوَ وَالٍ وَوُلِیَ یُولٰی وِلَایَۃً فَهُوَ مَوْلِیٌّ الْاَمْرُ مِنْهُ لِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَلِ الظَّرْفُ مِنْهُ مَوْلیً وَالْآلَۃُ مِنْهُ مِیلًی مِیلَاۃٌ وَمِیلَاءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَوْلَیَانِ وَمِیلَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَوَالٍ وَمَوَالِیُّ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَوْلٰی وَالْمُؤَنَّثُ وُلْیٰ وَتَثْنِیَتُهُمَا اَوْلَیَانِ وَوُلْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَوَالٍ وَاَوْلَوْنَ وَوُلًی وَوُلْیَیَاتٌ

حسب قواعد مشرحہ بالا بقیاس وَقٰی یَقِی صیغ این باب را اعلال باید کرد۔ صیغ صرف کبیر می باید خواند۔

ترجمہ وتشریح

لفیف مفروق از حَسِبَ یَحْسِبُ۔ دو حرف علت اور دونوں کلمے میں جدا ہوں۔ باب حَسِبَ سے اَلْوِلَایَۃُ مصدر ہے۔ مالک ہونا۔

صرف صغیر وَلِیَ یَلِی وِلَایَۃً ہے۔

ہمارے بیان کئے ہوئے قواعد کے مطابق جو وَقٰی یَقِی میں گذر چکے ہیں۔ اسی طرز پر تعلیل کرنا چاہئے۔ اور صرف کبیر کے تمام صیغے پڑھنا چاہئے۔

صرف کبیر:۔ بحث اثبات فعل ماضی معروف وَلِیَ وَلِیَا وَلُوْا وَلِیَتْ وَلِیَتَا وَلِیْنَ وَلِیْتَ وَلِیْتُمَا وَلِیْتُمْ وَلِیْتِ (وَلِیْتُمَا) وَلِیْتُنَّ وَلِیْتُ وَلِیْنَا۔

مجہول وُلِیَ وُلِیَا وُلُوْا مثل معروف آخر تک۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف یَلِی یَلِیَانِ یَلُوْنَ تَلِی تَلِیَانِ یَلِیْنَ تَلُوْنَ تَلِیْنَ تَلِیْنَ اَلِی نَلِی۔

مجہول یُوْلٰی یُوْلَیَانِ یُوْلَوْنَ تُوْلٰی تُوْلَیَانِ یُوْلَیْنَ تُوْلَوْنَ تُوْلَیْنَ تُوْلَیْنَ اُوْلٰی نُوْلٰی

بحث نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف لَنْ یَّلِیَ لَنْ یَّلِیَا لَنْ یَّلُوْا الخ

مجہول لَنْ یُّوْلٰی لَنْ یُّوْلَیَا لَنْ یُّوْلَوْا الخ

بحث نفی جحد بلم درفعل مستقبل معروف لَمْ یَلِ لَمْ یَلِیَا لَمْ یَلُوْا الخ

مجہول لَمْ یُوْلَ لَمْ یُوْلَیَا لَمْ یُوْلَوْا الخ

لام تاکید بانون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف لَیَلِیَنَّ لَیَلِیَانِّ الخ

مجہول لَیُوْلَیَنَّ لَیُوْلَیَانِّ لَیُوْلَوُنَّ الخ

بحث امر حاضر لِ لِیَا لُوْا لِیْ لِیْنَ **نہی** لَاتَلِ الخ **اسم فاعل** وَالٍ وَالِیَانِ الخ

اسم مفعول مَوْلِیٌّ مَوْلِیَّانِ مَوْلِیُّوْنَ الخ **اسم ظرف** مَوْلًی مَوْلَیَانِ مَوَالٍ

اسم آلہ مِیْلًی الخ **اسم تفضیل** مذکر اَوْلٰی الخ مونث وُلْیٰی الخ

لفیف مقرون از ضرب الطَّیُّ پیچیدن۔

طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا فَهُوَ طَاوٍ تا آخر چون رَمٰی یَرْمِیْ تا آخر۔

ترجمہ وتشریح

لفیف مقرون باب ضرب سے اَلطَّیُّ لپیٹنا۔
صرف صغیر طَوٰی یَطْوِیْ الخ ہے رَمٰی یَرْمِیْ الخ کی طرح گردان پوری کیجئے۔

صرف صغیر:۔ ماضی معروف طَوٰی طَوَیَا طَوَوْا الخ **مضارع معروف** یَطْوِیْ یَطْوِیَانِ یَطْوُوْنَ الخ **بحث نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف** لَنْ یَّطْوِیَ الخ **بحث نفی جحد بلم درفعل مستقبل معروف** لَمْ یَطْوِ الخ **بحث لام تاکید بانون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف** لَیَطْوِیَنَّ الخ

امر حاضر اِطْوِ اِطْوِیَا اِطْوُوْا الخ

اور پر صرف کبیر ماضی مضارع لام تاکید نون ثقیلہ اسم فاعل واسم مفعول وغیرہ کی گردان اشارۃً بیان کی گئی ہے آپ اس کو رمٰی یرمی کے وزن پر سمجھ کر محفوظ کریں۔

ناقص واوی از باب انتعال اَلْاِحْتِبَاءُ زانو ایستادہ کردن جوہ بستہ نشستن اِحْتَبٰی یَحْتَبِیْ اِحْتِبَاءً فَهُوَ مُحْتَبٍ الامْرُ مِنْهُ اِحْتَبِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَحْتَبِ الظَّرْفُ مِنْهُ مُحْتَبًی

ترجمہ وتشریح

ناقص واوی باب انتعال سے اَلْاِحْتِبَاءُ دونوں زانوں کو کھڑا کرکے دونوں ہاتھ سے پیروں کو پکڑ کر اکڑو ہو کر بیٹھنا۔

اِحْتِبَاءٌ کی اصل اِحْتِبَاوٌ تھی۔ واو طرف میں بعد الف زائدہ کے واقع ہوا اس لئے ہمزہ ہوگیا۔ اِحْتَبٰی اصل میں اِحْتَبَوَ تھا۔ واو چونکہ کلمہ میں پانچویں جگہ واقع ہوا اس لئے یا سے بدل دیا گیا اِحْتَبَیَ ہوا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا اِحْتَبٰی ہوا۔

یَحْتَبِیْ اصل میں یَحْتَبِوُ تھا۔ واو تیسری جگہ سے زائد میں اس لئے یا سے بدل گیا۔ پھر چونکہ یا پر ضمہ ثقیل ہوتا ہے اس لئے اس کو ساکن کردیا یَحْتَبِیْ ہوگیا۔

مُحْتَبٍ اصل میں مُحْتَبِوٌ تھا۔ واو تیسری جگہ سے زائد میں واقع ہوا اس لئے یا سے بدل گیا۔ یا پر ضمہ ثقیل تھا ساکن کردیا۔ یا اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے اس لئے یا کو گرادیا مُحْتَبٍ ہوگیا۔

اِحْتَبِ اصل میں اِحْتَبِوْ تھا۔ واو یا ہوا اور یا ساکن وقفی کی وجہ سے گر گئی اِحْتَبِ رہ گیا بحث نہی لَاتَحْتَبِ اسم ظرف مُحْتَبًی اصل میں مُحْتَبَوٌ واو کو یا کیا تو مُحْتَبَیٌ ہوا۔ یا الف سے بدل گئی اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہوگیا

ناقص یائی ایضاً اَلْاِجْتِبَاءُ برگزیدن۔

اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً فَهُوَ مُجْتَبٍ وَاُجْتُبِیَ یُجْتَبٰی اِجْتِبَاءً فَهُوَ مُجْتَبًی الامْرُ اِجْتَبِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَجْتَبِ الظَّرْفُ مِنْهُ مُجْتَبًی۔

ترجمہ وتشریح

اِجْتِبَاءٌ باب افتعال سے ہے چننا، اختیار کرنا۔ فرق یہ ہے کہ پہلا لازم تھا اور یہ متعدی ہے۔ دونوں کی گردان ایک ہی جیسی ہے۔

لفیف مقرون ایضؔ اَلْاِلْتِوَاءُ پیچیدہ شدن
ناقص واوی ایضؔ از انفعال اِنْمِحَاءٌ محو شدن یائی ایضؔ اِنْبِغَاءٌ مناسب شدن

ترجمہ وتشریح

الاِلْتِوَاءُ لپٹ جانا۔ یہ بھی باب افتعال سے ہے۔

صرف صغیر:۔ اِلْتَوٰى يَلْتَوِىْ اِلْتِوَاءً فَهُوَ مُلْتَوٍ الامر منه اِلْتَوِ والنهى عنه لَا تَلْتَوِ الظرف منه مُلْتَوًى۔

صرف کبیر:۔ بحث اثبات فعل ماضی معروف اِلْتَوٰى اِلْتَوَيَا اِلْتَوَوْا اِلْتَوَتْ اِلْتَوَتَا اِلْتَوَيْنَ الخ۔ بحث اثبات فعل مضارع معروف يَلْتَوِىْ... يَلْتَوِيَانِ يَلْتَوُوْنَ تَلْتَوِىْ تَلْتَوِيَانِ يَلْتَوِيْنَ تَلْتَوُوْنَ تَلْتَوِيْنَ اَلْتَوِىْ نَلْتَوِىْ۔
بحث امر حاضر معروف اِلْتَوِ اِلْتَوِيَا اِلْتَوُوْا اِلْتَوِىْ اِلْتَوِيْنَ۔

ناقص واوی باب انفعال سے اَلْاِنْمِحَاءُ مٹ جانا۔

صرف صغیر:۔ اِنْمَحٰى يَنْمَحِىْ اِنْمِحَاءً فَهُوَ مُنْمَحٍ الامر منه اِنْمَحِ والنهى عنه لَا تَنْمَحِ الظرف منه مُنْمَحًى۔

اِنْمِحَاءٌ اصل میں اِنْمِحَاوٌ تھا۔ واو طرف میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوا اس لئے ہمزہ ہو گیا۔

صرف کبیر:۔ بحث اثبات ماضی معروف اِنْمَحٰى اِنْمَحَيَا اِنْمَحَوْا اِنْمَحَتْ اِنْمَحَتَا اِنْمَحَيْنَ اِنْمَحَيْتَ الخ

بحث اثبات فعل مضارع معروف يَنْمَحِىْ يَنْمَحِيَانِ يَنْمَحُوْنَ تَنْمَحِىْ تَنْمَحِيَانِ يَنْمَحِيْنَ تَنْمَحُوْنَ تَنْمَحِيْنَ اَنْمَحِىْ نَنْمَحِىْ

بحث امر حاضر معروف اِنْمَحِ اِنْمَحِيَا اِنْمَحُوْا اِنْمَحِىْ اِنْمَحِيْنَ۔

بحث اسم فاعل مُنْمَحٍ مُنْمَحِيَانِ مُنْمَحُوْنَ مُنْمَحِيَةٌ مُنْمَحِيَتَانِ مُنْمَحِيَاتٌ

لام تاکید با نون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَيَنْمَحِيَنَّ لَيَنْمَحِيَانِّ الخ

باب انفعال سے ناقص یائی مصدر اِنْبِغَاءٌ ہے، مناسب ہونا۔

صرف صغیر: ۔ اِنْبَغٰی یَنْبَغِیْ اِنْبِغَاءً فَهُوَ مُنْبَغٍ الْاَمْرُ مِنْهُ اِنْبَغِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَنْبَغِ الظَّرْفُ مِنْهُ مُنْبَغًی۔

صرف کبیر: ۔ بحث اثبات فعل ماضی معروف اِنْبَغٰی اِنْبَغَیَا اِنْبَغَوْا اِنْبَغَتْ اِنْبَغَتَا اِنْبَغَیْنَ اِنْبَغَیْتَ اِنْبَغَیْتُمَا اِنْبَغَیْتُمْ اِنْبَغَیْتِ (اِنْبَغَیْتُمَا) اِنْبَغَیْتُنَّ اِنْبَغَیْتُ اِنْبَغَیْنَا۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف یَنْبَغِیْ یَنْبَغِیَانِ یَنْبَغُوْنَ تَنْبَغِیْ تَنْبَغِیَانِ یَنْبَغِیْنَ تَنْبَغُوْنَ تَنْبَغِیْنَ تَنْبَغِیْنَ اَنْبَغِیْ نَنْبَغِیْ۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَنْبَغِیَنَّ لَیَنْبَغِیَانِّ لَیَنْبَغُنَّ الخ

بحث امر حاضر معروف اِنْبَغِ اِنْبَغِیَا اِنْبَغُوْا اِنْبَغِیْ اِنْبَغِیْنَ۔

بحث نہی لَاتَنْبَغِ الخ۔

لفیف مقرون ایضاً اِنْزِوَاءٌ بگوشہ نشستن۔
ناقص واوی از استفعال اَلْاِسْتِعْلَاءُ بلند شدن۔

ترجمہ وتشریح

لفیف مقرون باب انفعال سے اَلْاِنْزِوَاءُ۔ ایک گوشہ میں بیٹھنا۔ گردان پہلے باب کی طرح ہوگی۔

ناقص واوی باب استفعال سے اَلْاِسْتِعْلَاءُ بلند ہونا۔ اونچا ہونا۔

صرف صغیر: ۔ اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ اِسْتِعْلَاءً فَهُوَ مُسْتَعْلٍ الْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَعْلِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَسْتَعْلِ الظَّرْفُ مِنْهُ مُسْتَعْلًی۔

صرف کبیر: ۔ فعل ماضی معروف اِسْتَعْلٰی اِسْتَعْلَیَا اِسْتَعْلَوْا اِسْتَعْلَتْ اِسْتَعْلَتَا اِسْتَعْلَیْنَ اِسْتَعْلَیْتَ اِسْتَعْلَیْتُمَا اِسْتَعْلَیْتُمْ اِسْتَعْلَیْتِ (اِسْتَعْلَیْتُمَا) اِسْتَعْلَیْتُنَّ اِسْتَعْلَیْتُ اِسْتَعْلَیْنَا۔

بحث مضارع معروف یَسْتَعْلِیْ یَسْتَعْلِیَانِ یَسْتَعْلُوْنَ تَسْتَعْلِیْ تَسْتَعْلِیَانِ یَسْتَعْلِیْنَ تَسْتَعْلُوْنَ تَسْتَعْلِیْنَ تَسْتَعْلِیْنَ اَسْتَعْلِیْ نَسْتَعْلِیْ۔

اسم فاعل مُسْتَعْلٍ مُسْتَعْلِيَانِ مُسْتَعْلُوْنَ مُسْتَعْلِيَةٌ مُسْتَعْلِيَتَانِ مُسْتَعْلِيَاتٌ امر حاضر معروف اِسْتَعْلِ اِسْتَعْلِيَا اِسْتَعْلُوْا اِسْتَعْلِيْ اِسْتَعْلِيْنَ۔
نہی حاضر معروف لَاتَسْتَعْلِ الخ لام تاکید با نون ثقیلہ لَيَسْتَعْلِيَنَّ لَيَسْتَعْلِيَانِّ لَيَسْتَعْلُنَّ الخ

ناقص یائی اَلْاِسْتِغْنَاءُ بے پروا شدن
واوی از افعال اَلْاِعْلَاءُ بلند کردن۔
اَعْلٰى يُعْلِيْ اِعْلَاءً فهو مُعْلٍ و اُعْلِيَ يُعْلٰى اِعْلَاءً فهو مُعْلًى الامر منه اَعْلِ والنهي عنه لَاتُعْلِ الظرف منه مُعْلًى
یائی ایضاً اَلْاِغْنَاءُ بے پروا کردن۔ اَغْنٰى يُغْنِيْ اِغْنَاءً تا آخر

ترجمہ وتشریح

ناقص یائی استفعال سے اَلْاِسْتِغْنَاءُ بے پروا ہونا۔ بطرز استعلاء صرف صغیر وکبیر۔ استعلاء کی طرح اس کی گردان کرنا چاہئے۔
واوی باب افعال سے اَلْاِعْلَاءُ بلند کرنا۔ صرف صغیر متن میں مذکور ہے۔
صرف کبیر:۔ بحث ماضی معروف اَعْلٰى اَعْلَيَا اَعْلَوْا اَعْلَتْ اَعْلَتَا اَعْلَيْنَ اَعْلَيْتَ اَعْلَيْتُمَا اَعْلَيْتُمْ اَعْلَيْتِ اَعْلَيْتُمَا اَعْلَيْتُنَّ اَعْلَيْتُ اَعْلَيْنَا
بحث مضارع معروف يُعْلِيْ يُعْلِيَانِ يُعْلُوْنَ تُعْلِيْ تُعْلِيَانِ يُعْلِيْنَ تُعْلُوْنَ تُعْلِيْنَ اُعْلِيْ نُعْلِيْ۔
بحث اسم فاعل مُعْلٍ مُعْلِيَانِ مُعْلُوْنَ مُعْلِيَةٌ مُعْلِيَتَانِ مُعْلِيَاتٌ
بحث امر حاضر معروف اَعْلِ اَعْلِيَا اَعْلُوْا اَعْلِيْ اَعْلِيْنَ۔
بحث نہی لَاتُعْلِ لَاتُعْلِيَا لَاتُعْلُوْا الخ۔
یائی باب افعال سے اَلْاِغْنَاءُ دوسرے کو غنی کرنا مستغنی کردینا۔
صرف صغیر:۔ اَغْنٰى يُغْنِيْ اِغْنَاءً فهو مُغْنٍ الامر منه اَغْنِ والنهي عنه لَاتُغْنِ الظرف مُغْنًى۔
اِعلاء کے طرز پر پوری گردانیں کرنی چاہئے۔

لفیف مفروق اَلْاِیْلَاءُ قریب کردن۔
اَوْلٰی یُوْلِیْ اِیْلَاءً فَھُوَ مُوْلٍ
مقرون اَلْاِرْوَاءُ سیراب کردن۔ اَرْوٰی یُرْوِیْ۔
ایضاً اَلْاِحْیَاءُ زندہ کردن۔ اَحْیٰی یُحْیِیْ تاآخر۔

ترجمہ وتشریح

باب افعال سے لفیف مفروق اَلْاِیْلَاءُ مصدر ہے قریب کرنا۔

صرف صغیر:۔ اَوْلٰی یُوْلِیْ اِیْلَاءً فَھُوَ مُوْلٍ واُوْلِیَ یُوْلٰی اِیْلَاءً فَھُوَ مُوْلًی اَلْاَمْرُ مِنْہُ اَوْلِ والنھی عنہ لَا تُوْلِ الظرف منہ مُوْلًی۔

صرف کبیر:۔ فعل ماضی معروف اَوْلٰی اَوْلَیَا اَوْلَوْا اَوْلَتْ اَوْلَتَا اَوْلَیْنَ اَوْلَیْتَ اَوْلَیْتُمَا اَوْلَیْتُمْ اَوْلَیْتِ اَوْلَیْتُمَا اَوْلَیْتُنَّ اَوْلَیْتُ اَوْلَیْنَا۔ بحث مضارع معروف یُوْلِیْ یُوْلِیَانِ یُوْلُوْنَ تُوْلِیْ تُوْلِیَانِ یُوْلِیْنَ تُوْلُوْنَ تُوْلِیْنَ تُوْلِیْنَ اُوْلِیْ نُوْلِیْ۔

امر حاضر معروف اَوْلِ اَوْلِیَا اَوْلُوْا اَوْلِیْ اَوْلِیْنَ۔ نہی لَا تُوْلِ الخ
اسم فاعل مُوْلٍ مُوْلِیَانِ مُوْلُوْنَ مُوْلِیَۃٌ مُوْلِیَتَانِ مُوْلِیَاتٌ۔

باب افعال سے لفیف مقرون اَلْاِرْوَاءُ سیراب کرنا۔ اَرْوٰی یُرْوِیْ الخ
صرف کبیر وصرف صغیر اَوْلٰی یُوْلِیْ کی طرح گردان کرلی جائے۔
نیز اسی باب سے اَلْاِحْیَاءُ مصدر بھی ہے۔ بمعنی زندہ کرنا۔
اَحْیٰی یُحْیِیْ اِحْیَاءً فَھُوَ مُحْیٍ واُحْیِیَ یُحْیٰی اِحْیَاءً فَھُوَ مُحْیًی اَلْاَمْرُ مِنْہُ اَحْیِ۔۔ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تُحْیِ۔

ناقص واوی از تفعیل اَلتَّسْمِیَۃُ نام نہادن۔

سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَۃً فَھُوَ مُسَمٍّ وسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَۃً فَھُوَ مُسَمًّی الامر مِنْہُ سَمِّ وَالنھی عنہ لَا تُسَمِّ الظرف منہ مُسَمًّی۔ ازیں باب مصدر ناقص ولفیف ومہموز لام بروزن تَفْعِلَۃٌ می آید۔

ترجمہ وتشریح

باب تفعیل سے ناقص واوی مصدر تسمیۃ ہے بمعنی نام رکھنا۔ صرف صغیر متن میں مذکور ہے

صرف کبیر:۔ فعل **ماضی معروف** سمّی یُسمّی سمّوا سمّت سمّتا سمّین سمّیت سمّیتما سمّیتم سمّیت سمّیتما سمّیتن سمّیت سمّینا۔

مضارع معروف یُسمّی یُسمّیان یُسمّون تُسمّی تُسمّیان یُسمّین تُسمّون تُسمّین تُسمّین اُسمّی نُسمّی۔

بحث **امر حاضر معروف** سمّ سمّیا سمّوا سمّی سمّین۔

اسم **فاعل** مُسمٍّ مُسمّیان مُسمّون مُسمّیۃ مُسمّیتان مُسمّیات۔

اس باب سے ناقص اور لفیف اور مہموز لام کے مصدر تفعِلۃ کے وزن پر آتے ہیں۔

ناقص یائی منہ الیض التلقیۃ انداختن۔ لقّی یُلقّی تلقیۃ فہو مُلقٍّ۔
لفیف مقرون التقویۃ قوت دادن۔ قوّی یُقوّی تقویۃ فہو مُقوٍّ الخ
مقرون دیگر التحیۃ سلام کردن۔ حیّی یُحیّی تحیۃ فہو مُحیٍّ الخ۔

ترجمہ وتشریح

ناقص یائی باب تفعیل سے التلقیۃ ڈالنا۔

صرف صغیر:۔ لقّی یُلقّی تلقیۃ فہو مُلقٍّ ولُقّی یُلقّی تلقیۃ فہو مُلقًّی الامر منہ لقّ والنہی عنہ لا تُلقّ الظرف منہ مُلقًّی۔

صرف کبیر:۔ **ماضی معروف** لقّی لقّیا لقّوا لقّت لقّتا لقّین لقّیت لقّیتما لقّیتم لقّیت لقّیتما لقّیتن لقّیت لقّینا۔

مضارع معروف یُلقّی یُلقّیان یُلقّون تُلقّی تُلقّیان یُلقّین تُلقّون تُلقّین تُلقّین اُلقّی نُلقّی۔

بحث **امر حاضر معروف** لقّ لقّیا لقّوا لقّی لقّین۔

بحث نہی لا تُلقّ لا تُلقّیا لا تُلقّوا لا تُلقّی لا تُلقّین۔

بحث اسم **فاعل** مُلقٍّ مُلقّیان مُلقّون مُلقّیۃ مُلقّیتان مُلقّیات

لفیف مقرون اَلتَّقْوِیَۃُ قوی کرنا مضبوط کرنا۔
صرف صغیر: قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَۃً فَھُوَ مُقَوٍّ الخ اوپر لکھی ہوئی گردان کی طرح اس کی صرف صغیر و کبیر نکالیں۔
مقرون دیگر: لفیف مقرون کے دوسرے مصادر اَلتَّحِیَّۃُ سلام کرنا۔
صرف صغیر حَیّٰی یُحَیِّیْ تَحِیَّۃً فَھُوَ مُحَیٍّ الخ
صرف کبیر: ماضی معروف حَیّٰی حَیَّیَا حَیَّوْا حَیَّتْ حَیَّتَا حَیَّیْنَ حَیَّیْتَ حَیَّیْتُمَا حَیَّیْتُمْ حَیَّیْتِ (حَیَّیْتُمَا) حَیَّیْتُنَّ حَیَّیْتُ حَیَّیْنَا۔
مضارع معروف یُحَیِّیْ یُحَیِّیَانِ یُحَیُّوْنَ تُحَیِّیْ تُحَیِّیَانِ یُحَیِّیْنَ تُحَیُّوْنَ تُحَیِّیْنَ تُحَیِّیْنَ اُحَیِّیْ نُحَیِّیْ۔
امر حاضر معروف حَیِّ حَیِّیَا حَیُّوْا حَیِّیْ حَیِّیْنَ۔
اسم فاعل مُحَیٍّ مُحَیِّیَانِ مُحَیُّوْنَ مُحَیِّیَۃٌ مُحَیِّیَتَانِ مُحَیِّیَاتٌ

سوال درعین لفیف تعلیل نمی شود پس حرکت عین تَحِیَّۃٌ چرا نقل کردہ بما قبل دادند۔
جواب تَحِیَّۃٌ لفیف ہم ہست و مضاعف ہم نقل حرکت دریں بحیثیت مضاعف بودنش کردہ اند و لہذا در تَقْوِیَۃٌ نقل نکردند۔

ترجمہ وتشریح

سوال لفیف کے عین کلمہ میں چونکہ تعلیل نہیں ہوا کرتی تو تحیۃٌ کے عین کلمہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو کیوں دیا گیا۔
جواب تحیۃٌ لفیف اور مضاعف دونوں ہے۔ اس لئے مضاعف ہونے کی حیثیت سے نقل کیا گیا ہے۔ لفیف ہونے کی وجہ سے حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو نہیں دیا گیا۔ اسی وجہ سے تقویۃ میں عین کلمہ کی حرکت کو نقل نہیں کیا گیا۔

ناقص واوی از مُفَاعَلَۃٌ مُغَالَاۃٌ گران کردن مہر۔
غَالٰی یُغَالِیْ مُغَالَاۃً الخ یائی مُرَامَاۃٌ باہم تیراندازی کردن۔ رَامٰی یُرَامِیْ مُرَامَاۃً

ترجمہ وتشریح ناقص واوی باب مفاعلت سے مصدر مُغَالَاۃٌ ہے۔ مہر گراں مقرر کرنا۔

صرف صغیر:۔ غَالٰی یُغَالِیْ مُغَالَاۃً فَھُوَ مُغَالٍ وَغُوْلِیَ یُغَالٰی مُغَالَاۃً فَھُوَ مُغَالًی اَلْاَمْرُ مِنْہُ غَالِ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تُغَالِ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُغَالًی۔

صرف کبیر:۔ ماضی معروف غَالٰی غَالَیَا غَالَوْا غَالَتْ غَالَتَا غَالَیْنَ غَالَیْتَ الخ۔ مضارع معروف یُغَالِیْ یُغَالِیَانِ یُغَالُوْنَ تُغَالِیْ تُغَالِیَانِ یُغَالِیْنَ تُغَالُوْنَ تُغَالِیْنَ تُغَالِیْنَ اُغَالِیْ نُغَالِیْ۔

بحث امر حاضر معروف غَالِ غَالِیَا غَالُوْا غَالِیْ غَالِیْنَ۔

بحث نہی معروف لَا تُغَالِ لَا تُغَالِیَا لَا تُغَالُوْا لَا تُغَالِیْ لَا تُغَالِیْنَ۔

اسم فاعل مُغَالٍ مُغَالِیَانِ مُغَالُوْنَ مُغَالِیَۃٌ مُغَالِیَتَانِ مُغَالِیَاتٌ۔

صرف صغیر اور صرف کبیر ماضی مضارع اسم فاعل، امر نہی کی گردان حسب سابق کرنا چاہیئے۔

اسی طرح باب مفاعلت سے ناقص یائی مصدر مُرَامَاۃٌ ہے۔ ایک دوسرے کے مقابل تیر اندازی کرنا۔ اس مصدر کی گردان بھی سابق کی طرح کرنا چاہیئے۔

لفیف مفروق مُوَارَاۃٌ پوشیدن۔ وَارٰی یُوَارِیْ الخ

مقرون مُدَاوَاۃٌ دوا کردن دَاوٰی یُدَاوِیْ الخ

ناقص واوی از تفعل اَلتَّعَلِّیْ برتری نمودن

تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فَھُوَ مُتَعَلٍّ الخ در مصدر واو بقاعدہ ۱۴ بعد کسرہ یا شدہ ساکن گشتہ باجتماع ساکنین در حالت رفع وجر حذف گردیدہ۔

ترجمہ وتشریح لفیف مفروق باب مفاعلۃ سے مصدر مُوَارَاۃٌ ہے۔ چھپانا۔ اس مصدر کی ماضی، مضارع اور دیگر گردانیں حسب سابق کرنا چاہیئے۔

لفیف مقرون باب مفاعلۃ سے مصدر مُدَاوَاۃٌ ہے۔ اس باب کی گردان بھی حسب سابق کرنا چاہیئے۔

ناقص واوی باب تفعل سے مصدر اَلتَّعَلِّیْ ہے۔

صرف صغیر تعلّٰی یتعلّٰی تعلّیاً فھو متعلٍّ وتُعلّیَ یُتعلّٰی تعلّیاً فھو متعلًّی
الامر منہ تعلَّ والنھی عنہ لاتعلَّ الظرف منہ متعلًّی

تعلّیاً اصل میں تعلّوٌ تھا۔ ملا کے قاعدہ سے جو واو اسم متمکن میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو پہلے اس ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں۔ پھر اس واو کو ماقبل کسرہ ہونے کی رعایت سے یاء سے بدل دیتے ہیں۔ تعلّوٌ سے تعلّیٌ ہوگیا۔ ثقیل ہونے کی وجہ سے یاء کے ضمہ کو گرادیا۔ دو ساکن جمع ہوئے یا اور تنوین یاء کو گرادیا تعلٍّ رہ گیا۔ لیکن حالت نصب میں چونکہ یاء کو فتحہ ہوگا۔ لوٹ آئے گی۔ صرف رفع اور جر کی حالت میں یا محذوف ہوگی۔

ناقص یائی التمنّی آرزو کردن۔ تمنّٰی یتمنّٰی تمنّیاً۔ الخ
لفیف مفروق التولّی دوستی نمودن۔
مقرون التقوّی قوی شدن۔
ناقص واوی از تفاعل التعالی برتر شدن۔ تعالٰی یتعالٰی تعالیاً الخ
یائی التماری شک نمودن۔

ترجمہ وتشریح

باب تفعل سے ناقص یائی مصدر التمنّی ہے۔ آرزو کرنا۔ تمنا کرنا۔

صرف صغیر:۔ تمنّٰی یتمنّٰی تمنّیاً الخ۔

صرف کبیر:۔ ماضی معروف تمنّٰی تمنّیا تمنّوا تمنّت تمنّتا تمنّین تمنّیت تمنّیتما الخ۔

مضارع معروف یتمنّٰی یتمنّیان یتمنّون تتمنّٰی تتمنّیان یتمنّین تتمنّون تتمنّین تتمنّیان اتمنّٰی نتمنّٰی۔

امر حاضر معروف تمنَّ تمنّیا تمنّوا تمنّی تمنّین۔

بحث نہی لاتمنَّ لاتمنّیا لاتمنّوا لاتمنّی لاتمنّین۔

بحث اسم فاعل متمنٍّ متمنّیان متمنّون متمنّیۃ متمنّیتان متمنّیات

باب تفعل سے لفیف مفروق مصدر التولّی دوستی ظاہر کرنا۔ اس باب کی گردان حسب سابق ہوگی۔

لفیف مقرون اَلتَّقَوِّی مضبوط ہونا۔
باب تفاعل سے ناقص واوی مصدر التَّعَالِی ہے۔ دوسرے مقابلے میں بڑا ہونا۔
صرف صغیر:۔ بحث ماضی معروف تَعَالٰی تَعَالَیَا تَعَالَوْا تَعَالَتْ تَعَالَتَا تَعَالَیْنَ تَعَالَیْتَ الخ۔
بحث مضارع معروف یَتَعَالٰی یَتَعَالَیَانِ یَتَعَالَوْنَ تَتَعَالٰی تَتَعَالَیَانِ یَتَعَالَیْنَ تَتَعَالَوْنَ تَتَعَالَیْنَ اَتَعَالٰی نَتَعَالٰی۔
بحث امر حاضر معروف تَعَالَ تَعَالَیَا تَعَالَوْا تَعَالَیْ تَعَالَیْنَ۔
بحث اسم فاعل مُتَعَالٍ مُتَعَالِیَانِ مُتَعَالُوْنَ مُتَعَالِیَۃٌ مُتَعَالِیَتَانِ مُتَعَالِیَاتٌ۔ اسی باب سے ناقص یائی مصدر التَّمَارِی شک ظاہر کرنا۔

لفیف مفروق التَّوَالِی پے درپے کار کردن۔ تَوَالٰی یَتَوَالٰی تَوَالِیًا الخ
مقرون اَلتَّسَاوِی برابر شدن۔

ترجمہ وتشریح باب تفاعل سے لفیف مفروق مصدر التَّوَالِی ہے مسلسل اور پے درپے کام کرنا۔
صرف صغیر وکبیر تَعَالٰی یَتَعَالٰی کی طرح کرنا چاہئے
اور اسی باب سے لفیف مقرون التَّسَاوِی مصدر ہے برابر ہونا۔
صرف صغیر تَسَاوٰی یَتَسَاوٰی تَسَاوِیًا فَهُوَ مُتَسَاوٍ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَسَاوَ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَتَسَاوَ۔
اس باب کی گردان بھی سابق ابواب کی طرح گردانا چاہئے۔

قسم پنجم در مرکبات مہموز ومعتل

مہموز فا واجوف واوی از نصر الاول رجوع کردن۔
اَلْاَوْلُ اَوْلًا چون قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا الخ در ہمزہ قواعد مہموز جاری باید کرد ودر واو قواعد معتل مگر جائیکہ قواعد مہموز ومعتل باہم متعارض شود ترجیح قاعدہ معتل را

باشد چنانچہ یاؤل کہ در اصل یاؤل بود وقاعدہ راس مقتضی ابدال ہمزہ بالف ست وقاعدہ معتل مقتضے نقل حرکت واو بماقبل ہمیں را ترجیح دادند وہکذا درءاؤل کہ أأول بود بقاعدہ امن مقتضی ابدال ہمزہ بالف بود براں قاعدہ معتل را کہ مقتضی نقل حرکت بود ترجیح دادند أأول شد بعد ازاں ہمزہ دوم را بقاعدہ اٰدم واو کروند أوول شد

ترجمہ وتشریح اب یہاں سے مستقل پانچویں قسم کا بیان کررہی ہیں۔ جس میں ان افعال اور اسمار کا بیان ہوگا جو مہموز اور معتل ہوں یعنی ان کے حروف اصلی میں کوئی حرف ہمزہ ہو اور کوئی حرف علت بھی دونوں ہوں۔ اس کا مصدر مصنف نے اَلأَوْلُ تحریر کیا ہے۔ اس میں فاکلمہ کی جگہ تو ہمزہ ہے اور عین کلمہ کی جگہ حرف علت واو ہے۔ یعنی یہ مصدر مہموز فاء اور معتل واوی ہے۔ اَلْقَوْلُ کے وزن پر باب نصر ینصر سے ہے رجوع کرنا۔ اس کی تصریف بھی بالکل قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوگی۔

صرف کبیر: فعل ماضی معروف آلَ آلا آلوا آلَتْ آلَتا اُلْنَ اُلْتَ اُلْتُما اُلْتُمْ اُلْتِ اُلْتُما اُلْتُنَّ اُلْتُ اُلْنا۔

مجہول اِیْلَ اِیْلا اِیْلُوا اِیْلَتْ اِیْلَتا اُلْنَ اُلْتَ اُلْتُما اُلْتُمْ اُلْتِ اُلْتُما اُلْتُنَّ اُلْتُ اُلْنا۔

مضارع معروف یَؤُلُ یَؤُلانِ یَؤُلُوْنَ تَؤُلُ تَؤُلانِ یَؤُلْنَ تَؤُلُوْنَ تَؤُلِیْنَ تَؤُلْنَ اَؤُلُ نَؤُلُ

امر حاضر معروف اُلْ اُوْلا اُوْلُوا اُوْلِیْ اُلْنَ۔

بحث نہی حاضر معروف لَاتَؤُلْ لَاتَؤُلا لَاتَؤُلُوا لَاتَؤُلِیْ لَاتَؤُلْنَ۔

بحث اسم فاعل آئِلٌ آئِلانِ آئِلُوْنَ آئِلَۃٌ آئِلَتانِ آئِلاتٌ۔۔۔

اس گردان میں ہمزہ میں تو ہمزہ کے قواعد اور واو میں معتل کے قواعد جاری کئے جائیں گے مثلاً آلَ الخ اَوَلَ تھا۔ قال کی طرح اس کا واو بھی الف سے بدل گیا آلَ ہوگیا۔ یَؤُلُ میں یَقُوْلُ کی طرح واو کی حرکت نقل کرکے ہمزہ کو دیا۔ یَؤُلُ ہوگیا اُلْ امر حاضر ہے۔ اس میں قُلْ کی طرح تعلیل ہوگی۔ اُلْ تَؤُلُ تھا۔ علامت مضارع کو گرادیا۔ اور آخر کو ساکن کردیا اُؤْلْ ہوا۔ ساکن وقفی کی وجہ سے دو ساکن جمع ہوئے

واو کو گرادیا اُلْ ہوگیا۔ آئِلٌ اسم فاعل میں قَائِلٌ کی طرح تعلیل کریں۔ واو واقع ہوا الف زائد کے بعد طرف کے قریب ہمزہ سے بدل گیا آئِلٌ ہوگیا۔

مضارع واحد متکلم میں أَأْوُلُ اس میں مہموز اور معتل دونوں قواعد جاری ہونا چاہئے ہمزہ میں مہموز کا قاعدہ دوسرا ہمزہ ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے تقاضہ کرتا ہے کہ الف ہوجائے۔ اور معتل کا قاعدہ واو پر جاری ہوگا۔ اس لئے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل ہمزہ کو دی جائے۔ چنانچہ اسی پر عمل کیا گیا۔ واو کی حرکت ہمزہ کو دی گئی۔ أَأُوْلُ ہوگیا۔ پھر اٰدَمُ کے قاعدہ سے دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیا گیا أَوُوْلُ ہوگیا۔

اسی طرح مضارع معروف یَأُوْلُ میں اصل یَأْوُلُ تھی۔ ہمزہ اور واو دونوں جمع ہیں۔ ہمزہ ساکن ماقبل مفتوح کا تقاضہ یہ ہے کہ ہمزہ الف سے بدل جائے۔ مگر واو متحرک ماقبل ساکن کا تقاضہ معتل عین کے قاعدہ سے یہ ہے کہ واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی جائے۔ چنانچہ معتل کو ترجیح دی گئی یَؤُلُ ہوگیا۔

مہموز فا و اجوف یائی از ضرب اَلْأَیْدُ قوی ہونا۔

اٰدَ یَئِیْدُ أَیْدًا فَهُوَ اٰئِدٌ تا آخر چون بَاعَ یَبِیْعُ تا آخر۔

درین باب ہم ضابطہ مرقومہ مرعی باید کرد پس در یَئِیْدُ بر قاعدہ رَأْسٌ قاعدہ مَبِیْعٌ ترجیح یافتہ وہمچنیں در اٰئِدٌ صیغہ واحد متکلم لیکن بالآخر ہمزہ دوم بقاعدہ أَئِمَّةٌ یاشد

ترجمہ وتشریح باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اجوف یائی مہموز فا اَلْأَیْدُ مصدر قوی اور مضبوط ہونا۔

ماضی معروف اٰدَ اٰدَا اٰدُوْا اٰدَتْ اٰدَتَا اِدْنَ اِدْتَ اِدْتُمَا اِدْتُمْ اِدْتِ اِدْتُمَا اِدْتُنَّ اِدْتُ اِدْنَا۔

مضارع معروف یَئِیْدُ یَئِیْدَانِ یَئِیْدُوْنَ تَئِیْدُ تَئِیْدَانِ یَئِدْنَ تَئِیْدُ تَئِیْدَانِ تَئِیْدُوْنَ تَئِیْدِیْنَ تَئِیْدَانِ تَئِدْنَ اَئِیْدُ نَئِیْدُ۔

امر حاضر معروف اِدْ اِیْدَا اِیْدُوْا اِیْدِیْ اِدْنَ۔

نہی حاضر معروف لَا تَئِدْ لَا تَئِیْدَا لَا تَئِیْدُوْا لَا تَئِیْدِیْ لَا تَئِدْنَ۔

اسم فاعل اٰئِدٌ اٰئِدَانِ اٰئِدُوْنَ اٰئِدَةٌ اٰئِدَتَانِ اٰئِدَاتٌ۔

بحث اسم ظرف مَاءِدٌ مَاءِدَانِ مَائِدُ۔
اسم آلہ مِیئَدٌ مِیئَدَةٌ مِیئَدَانِ مِیئَدَتَانِ مَائِدُ مَیَائِدُ مِیئَادَانِ مَائِیدُ۔ بحث اسم تفضیل اَیَدُ اَئِدَانِ اَئِدُوْنَ اَوَائِدُ۔
جس طرح ہمزہ اور معتل عین میں تعارض کے وقت معتل عین کی تعلیل کو ترجیح دی گئی تھی۔ اس باب میں بھی معتل عین کی تعلیل کو راجح کیا جائے گا۔۔ اور اٰئِدٌ صیغہ اسم فاعل میں نقل حرکت ہوگی مگر دوسرا ہمزہ اٰئِمَّۃٌ کے قاعدہ سے یا سے بدل جائے گا۔

مہموز فا و ناقص واوی از نصر اَلْاَلُوُّ کوتاہی کردن
اَلْاَیَالُوُّ در ہمزہ قاعدہ مہموز و در واو قاعدۂ ناقص جاری باید کرد۔

ترجمہ و تشریح

مہموز فا اور ناقص واوی باب نصر ینصر سے اَلْاَلُوُّ کوتاہی کرنا۔

صرف صغیر: اَلَا یَاْلُوْ اَلْوًا فَہُوَ اٰلٍ وَاُلِیَ یُؤْلٰی اَلْوًا فَہُوَ مَاْلُوٌّ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اُوْلُ وَالنَّہْیُ عَنْہُ لَا تَاْلُ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَاْلًی وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِیْلًی مِیْلَۃٌ مِیْلَاءٌ وَتَثْنِیَتُہُمَا مَالَیَانِ وَمِیْلَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَالٍ وَمَالِیُّ۔ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَوْلٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ اُلْیٰ وَتَثْنِیَتُہُمَا اَوْلَیَانِ وَاُلْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا اَلَوْنَ وَاَوَالٍ وَاُلًی وَاُلْیَیَاتٌ۔

ماضی معروف اَلَا اَلَوَا اَلَوْ الخ مضارع معروف یَاْلُوْ یَاْلُوَانِ یَاْلُوْنَ الخ ماضی مجہول اُلِیَ اُلِیَا اُلُوْا الخ۔ مضارع مجہول یُؤْلٰی یُؤْلَیَانِ یُؤْلَوْنَ الخ امر حاضر معروف اُوْلُ اُوْلُوَا اُوْلُوْا الخ بحث نہی حاضر معروف لَا تَاْلُ لَا تَاْلُوَا لَا تَاْلُوْا بحث اسم فاعل اٰلٍ اٰلِیَانِ اٰلُوْنَ۔ الخ اسم مفعول مَاْلُوٌّ مَاْلُوَّانِ مَاْلُوُّوْنَ الخ بحث اسم ظرف مَالًی مَالَانِ مَالٍ اسم آلہ مِیْلًی مِیْلَاۃٌ مِیْلَاءٌ الخ بحث اسم تفضیل اَوْلٰی اَوْلَیَانِ
اس باب میں بھی دولوں جمع ہیں۔ ہمزہ اور معتل عین۔ ہمزہ میں مہموز اور واو میں معتل عین کے قاعدے جاری کرنا چاہئے۔ مگر تعارض کے وقت معتل عین کو ترجیح دینا چاہئے۔ مثلاً اَلَا ماضی اصل میں اَلَوَ واو متحرک ماقبل مفتوح واو الف سے بدل گیا۔
یَاْلُوْ میں ہمزہ رَاْسٌ کے قاعدہ کے مطابق الف سے بدل گیا۔ اور واو یَدْعُوْ کے قاعدہ سے ساکن کردیا۔
یُؤْلٰی۔ مضارع مجہول میں اصل میں یُؤْلَوُ تھا۔ یُؤْسُ کے قاعدہ سے ہمزہ کو واو سے بدل

دیا۔ اور واو ناقص کے چوتھی جگہ واقع ہونے کی وجہ سے یا سے بدل گیا۔ اور یا ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گیا یُوْلیٰ ہوگیا۔ اور صیغہ واحد متکلم اءُلُوْ میں یُوْسُ کے قاعدہ سے دوسرا ہمزہ الف سے بدل گیا۔ اور واو کو ساکن کردیا اٰلُوْ ہوگیا۔

اسی طرح اُءْلُوْ صیغہ واحد متکلم بحث مضارع مجہول ہیں۔ دو ہمزہ جمع ہوئے لہٰذا یُوْسُ کے قاعدہ سے دوسرا ہمزہ واو سے بدل گیا۔ اور واو چونکہ چوتھی جگہ واقع ہوا۔ اس لئے یا سے بدل دیا گیا۔ اور پھر یا کو الف سے بدل دیا اُوْلیٰ ہوگیا۔

مہموز فا و ناقص یائی از ضَرَبَ اَلْاِتْیَانُ آمدن

اَتیٰ یَاْتِیْ چون رَمیٰ یَرْمِیْ۔

از فَتَحَ یَفْتَحُ اَلْاِبَاءُ انکار کردن اَبیٰ یَاْبیٰ

ترجمہ وتشریح

باب ضرب یضرب سے مہموز فا اور ناقص یائی کا مصدر اَلْاِتْیَانُ ہے آنا۔

صرف صغیر:۔ اَتیٰ یَاْتِیْ اِتْیَانًا فَھُوَ اٰتٍ وَاُتِیَ یُؤْتیٰ اِتْیَانًا فَھُوَ مَاْتِیٌّ الامر منہ اِیْتِ والنھی عنہ لَاتَاْتِ الظرف مَاْتٍ تا آخر۔

صرف کبیر:۔ بحث ماضی معروف اَتیٰ اَتَیَا اَتَوْا الخ۔ بحث ماضی مجہول اُتِیَ اُتِیَا اُتُوْا۔ الخ بحث مضارع معروف یَاْتِیْ یَاْتِیَانِ یَاْتُوْنَ الخ۔ مضارع مجہول یُؤْتیٰ یُؤْتَیَانِ یُؤْتَوْنَ۔ الخ بحث اسم فاعل اٰتٍ اٰتِیَانِ اٰتُوْنَ الخ اسم مفعول مَاْتِیٌّ مَاْتِیَّانِ مَاْتِیُّوْنَ الخ بحث امر حاضر معروف اِیْتِ اِیْتِیَا اِیْتُوْا الخ بحث نہی لَاتَاْتِ لَاتَاْتِیَا لَاتَاْتُوْا الخ بحث اسم ظرف مَاْتٍ مَاْتِیَانِ مَاْتٍ۔ بحث اسم آلہ مِیْتیً مِیْتَاۃٌ مِیْتَاءٌ الخ اسم تفضیل اٰتیٰ اٰتِیَانِ اٰتُوْنَ الخ۔

تمام گردانیں محفوظ کرنا چاہیئے۔ اور مذکورہ بالا تعلیل قواعد کے مطابق کرنا چاہیے۔

باب فتح یفتح سے ناقص یائی اور مہموز فا کا مصدر اِبَاءٌ ہے۔

اَبیٰ یَاْبیٰ اِبَاءً فَھُوَ اٰبٍ وَاُبِیَ یُوْبیٰ اِبَاءً فَھُوَ مَاْبُوٌّ الامر منہ اِیْبِ والنھی عنہ لَاتَاْبَ الظرف منہ مَاْبیٰ تا آخر۔

اس کی گردان اور تعلیل مذکورہ قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے۔

مہموز فا و لفیف مقرون از ضرب اَلْاَوْیُ جائے پناہ گرفتن۔
اَوٰی یَاوِیْ ۔ چون طَوٰی یَطْوِیْ

ترجمہ وتشریح

مہموز ولفیف مقرون باب ضرب سے اَلْاَوْیُ پناہ کی جگہ تلاش کرنا۔ صرف صغیر اَوٰی یَاوِیْ ہے طَوٰی یَطْوِیْ کے طرز پر۔ **صرف صغیر:۔** ماضی معروف اَوٰی اَوَیَا اَوَوْا الخ ...... مضارع معروف یَاوِیْ یَاوِیَانِ یَاوُوْنَ الخ بحث امر حاضر معروف اِیْوِ اِیْوِیَا اِیْوُوْا اِیْوِیْ اِیْوِیْنَ بحث نہی لَاتَاوِ لَاتَاوِیَا لَاتَاوُوْا الخ بحث اسم فاعل اٰوٍ اٰوِیَانِ اٰوُوْنَ الخ بحث اسم مفعول مَاوِیٌّ مَاوِیَّانِ مَاوِیُّوْنَ الخ اسم ظرف مَاوًی مَاوِیَانِ مَاوٍ بحث اسم آلہ مِیْوًا مِیْوَاۃٌ مِیْوَانِ الخ بحث اسم تفضیل اَوٰی اَوَیَانِ اَوَوْنَ وَاَوَاوٍ وَاُوْیٰ اُوْیَیَانِ اُوًی وَاُوْیَیَاتٌ۔

مہموز عین ومثال از ضرب اَلْوَاْدُ زندہ درگور کردن۔ وَاَدَ یَئِدُ چون وَعَدَ یَعِدُ
مہموز عین و ناقص یائی از فتح اَلرُّؤْیَۃُ دیدن ودانستن۔
رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً فَهُوَ رَاءٍ وَرُئِیَ یُرٰی رُؤْیَۃً فَهُوَ مَرْئِیٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ رَ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَرَ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَرْاًی وَالْاٰلَۃُ مِنْهُ مِرْاًی مِرْآۃٌ اَمْرَاءٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مِرْءَیَانِ وَمِرْءَیَاتٌ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَرَاءٍ وَمَرَائِیُّ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَرْاٰی وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ رُؤْیٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَرْاَیَانِ وَرُؤْیَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَرَاءٍ وَاَرْاَوْنَ وَرُاٰی وَرُؤْیَیَاتٌ۔

ترجمہ وتشریح

مہموز عین ومثال ضرب سے مصدر اَلْوَاْدُ ہے۔ زندہ دفن کردینا۔ وَعَدَ یَعِدُ کی طرح اس کی بھی گردان کرلینا چاہئے ــــ مہموز عین اور ناقص یائی باب فتح سے اَلرُّؤْیَۃُ مصدر ہے یعنی دیکھنا اور جاننا۔

زین پیش نوشتہ ایم کہ قاعدہ یَسَلُ درین باب در افعال لازم شدہ نہ در اسمائے این امر را ملحوظ کردہ جملہ صیغ را بمراعات قواعد ناقص در لام می باید خواند تعلیما صرف کبیر ہم می نویسم

کہ این باب صیغ مشکلہ دارد۔

ترجمہ وتشریح ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں کہ رویۃ مصدر جو کہ باب فتح سے آیا ہے اس کی تعلیل میں یَسَلُ کا قاعدہ جاری کرنا چاہئے۔ یعنی رویۃ کے صیغوں میں ہمزہ کا حذف کرنا ضروری ہے۔ یعنی افعال ماضی مضارع امر نہی میں حذف ہمزہ ضروری ہے۔ لیکن یہ قاعدہ اسم میں نہیں جاری کیا جائے گا۔ یعنی اسم میں ہمزہ کو حذف کرنا ضروری ہے۔ حذف کریں یا نہ کریں۔ دونوں کا اختیار ہے۔ اس لئے ناقص کے قواعد جاری کرکے گردان کرنا چاہئے اور صیغوں کو پڑھنا چاہئے۔ چون کہ اس کی گردان مشکل ہے۔ اس لئے اس کی صرف کبیر ہم تحریر کرتے ہیں۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف رَاٰی رَاَیَا رَاَوْا رَاَتْ رَاَتَا رَاَیْنَ تا آخر چون رَمٰی تا آخر جز این کہ در ہمزہ بین بین می تواند شد۔
مجہول رُئِیَ رُئِیَا رُءُوْا رُئِیَتْ تا آخر چون رُمِیَ تا آخر۔

ترجمہ وتشریح اس باب کی تعلیل اور گردان رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا کے طرز پر کرلیں۔ لام کلمہ میں جس طرح رمی میں عمل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی کیا جائے گا۔ اور مہموز العین میں بین بین کا طریقہ جاری کیا جائیگا ماضی مجہول کو رُمِیَ مجہول کی طرح گردانا چاہئے۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف یَرٰی یَرَیَانِ یَرَوْنَ تَرٰی تَرَیَانِ یَرَیْنَ تَرَوْنَ تَرَیْنَ تَرَیْنَ اَرٰی نَرٰی۔ یَرٰی در اصل یَرْاٰیُ بود حرکت ہمزہ بقاعدہ یَسَلُ بما قبل رفتہ و ہمزہ حذف شدہ یَرَیُ شد یا بقاعدہ ۲ الف گشتہ وہمچنیں در جملہ صیغ جز تثنیہ کہ دران صرف بر تعمیل قاعدہ یَسَلُ اکتفا رفتہ یا بسبب مانع الف نشدہ و در یَرَوْنَ وتَرَوْنَ صیغہائے جمع مذکر الف بسبب التقائے ساکنین یا واو در تَرَیْنَ واحد مؤنث حاضر بسبب التقائے ساکنین یا یا حذف شد۔
مجہول یُرٰی یُرَیَانِ یُرَوْنَ تا آخر مثل معروف در اعلال۔

ترجمہ وتشریح

یَرٰی اصل میں یَرْاَیُ تھا۔ یَسَلُ کے قاعدے کے مطابق ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اور ہمزہ کو گرادیا یَرَیُ ہوگیا۔ پھر قاعدہ ۷ یامتحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدلا یَرٰی ہوگیا۔ باقی تمام صیغوں میں بھی اسی قاعدہ سے یا الف سے بدل دی گئی ہے۔ البتہ اس گردان میں چاروں تثنیہ کے صیغوں میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیا اور ہمزہ کو گرادیا۔ یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ کیوں کہ الف تثنیہ یاء کو الف سے بدلنے سے مانع ہے۔ اور تینوں صیغے یعنی جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر میں وہ یا الف سے بدل گئی۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا گیا۔

فرق یہ ہے کہ جمع مذکر غائب وحاضر میں اجتماع ساکنین الف اور واو میں ہوا۔ اور واحد مؤنث میں الف اور یاء میں اجتماع ساکنین ہوا۔

مجہول کی گردان پوری کرلی جائے۔ اور تعلیل مضارع مجہول کی معروف کی طرح کرلیجائیں

نفی تاکید بلن معروف ومجہول لَنْ یَّرٰی لَنْ یَّرَیَا لَنْ یَّرَوْا الخ درالف یُرٰی واخوات او لن عمل نکردہ چنانچہ در لَنْ یَّخْشٰی وَلَنْ یَّرْضٰی ودر دیگر صیغ ہمچنانکہ در صحیح عمل می کند عمل کردہ اعلالاتیکہ درمضارع بود ہمون باقی ماندہ۔ یَرٰی تَرٰی اَرٰی نَرٰی۔

نفی جحد بلم درمستقبل معروف ومجہول لَمْ یَرَ لَمْ یَرَیَا لَمْ یَرَوْا لَمْ تَرَ لَمْ تَرَیَا لَمْ یَرَیْنَ لَمْ تَرَوْا لَمْ تَرَیْ لَمْ تَرَیْنَ لَمْ اَرَ لَمْ نَرَ۔ لَمْ یَرَ دراصل یَرٰی بود بسبب لم از آخر افتادہ الف لَمْ یَرَ شد وہکذا لَمْ تَرَ لَمْ اَرَ لَمْ نَرَ لَمْ یَرَ درباقی صیغ عملے کہ درمضارع صحیح می کند نمودہ براعلالاتیکہ درمضارع بود اعلالے نیفزودہ۔

ترجمہ وتشریح

یُرٰی تُرٰی اُرٰی اور نُرٰی کے الف میں لن کا عمل کوئی ظاہر نہیں ہوا۔ جس طرح لَنْ یَّخْشٰی لَنْ یَّرْضٰی میں کوئی عمل لن کا ظاہر نہیں ہوا۔ باقی تمام صیغوں میں صحیح کے صیغوں کی طرح لن کا عمل ہوگا۔ یعنی لن چاروں تثنیہ اور جمع مذکر حاضر وغائب اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی ساقط کردیگا

لَمْ یَرَ کی اصل یُرٰی تھی۔ لم داخل ہونے کی وجہ سے حرف علت الف گرگیا۔ اسی طرح واحد کے باقی صیغوں تُرٰی اُرٰی نُرٰی سے بھی گرگیا۔ اس کے علاوہ باقی صیغوں میں صحیح کی طرح لم کا عمل ظاہر ہوگا۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف و مجہول لَيُرَيَنَّ لَيُرَيَانِّ لَيُرَوُنَّ لَتُرَيَنَّ لَتُرَيَانِّ لَيُرَيْنَانِّ لَتُرَوُنَّ لَتُرَيِنَّ لَتُرَيْنَانِّ لَأُرَيَنَّ لَنُرَيَنَّ ۔

يُرَيَنَّ در اصل يُرٰى بود لام تاکید در اول و نون ثقیلہ در آخر آوردند۔ نون ثقیلہ فتحہ ماقبل خواست الف قبل حرکت نبود لہذا یا را کہ اصل الف بود باز آوردہ فتحہ دادند وہمچنیں لَتُرَيَنَّ لَأُرَيَنَّ لَنُرَيَنَّ ۔ لَيُرَوُنَّ در اصل يُرَوْنَ بود بعد آوردن لام تاکید و نون ثقیلہ وحذف نون اعرابی اجتماع ساکنین شد میان واو و نون واو غیر مدہ بود لہذا آنرا ضمہ دادند لَيُرَوُنَّ شد و ہکذا لَتُرَوُنَّ و در لَتُرَيِنَّ واحد مونث حاضر بعد حذف نون اعرابی یا را کسرہ دادند بالنون خفیفہ لَيُرَيَنْ لَيُرَوُنْ لَتُرَيَنْ لَتُرَوُنْ لَتُرَيِنْ لَأُرَيَنْ لَنُرَيَنْ ۔

ترجمہ وتشریح

نفی تاکید بلن ۔ نفی جحد بلم اور لام تاکید بالنون ثقیلہ معروف ومجہول کی گردان ایک ساتھ تحریر کی گئی ہے ۔ طلباء پڑھتے وقت معروف ومجہول کو الگ گردان کریں ۔ کتاب میں مصنفؒ نے اختصار کی وجہ سے ایک ساتھ بیان کردیا ہے ۔ اس لئے علامت مضارع میں فتحہ وضمہ کے معروف ومجہول میں کوئی فرق صیغوں میں نہیں ہے ۔

تعلیلات يُرَيَنَّ واحد مذکر غائب بحث مضارع اصل میں يُرٰى جب لام تاکید شروع میں لائے اور نون تاکید ثقیلہ آخر میں بڑھایا گیا تو چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ نون ثقیلہ اپنے ماقبل چار صیغوں میں فتحہ چاہتا ہے ۔ اس لئے کہ الف کسی حرکت کو قبول نہیں کرتا وہ تو ہمیشہ ساکن رہتا ہے ۔ اس لئے الف کے بجائے یا اصلی کو واپس لائے اور اس کو فتحہ دے دیا لَيُرَيَنَّ لَتُرَيَنَّ لَأُرَيَنَّ لَنُرَيَنَّ ہوگیا ۔ صیغہ جمع مذکر غائب لَيُرَوُنَّ اور صیغہ جمع مذکر حاضر لَتُرَوُنَّ اصل میں يُرَوْنَ اور تُرَوْنَ تھے ۔ جب ان کے شروع میں لام تاکید داخل اور آخر میں نون اعرابی حذف کرکے نون تاکید ثقیلہ کا اضافہ کیا تو دو ساکن جمع ہوئے ۔ واو ساکن اور نون مشدد کا نون اول ۔ اور واو مدہ ہے اس لئے واو کو ضمہ دے دیا لَيُرَوُنَّ اور لَتُرَوُنَّ ہوگیا ۔ لَتُرَيِنَّ واحد مونث حاضر کی اصل تُرَيْنَ تھی ۔ لام تاکید شروع میں لائے اور نون اعرابی کو حذف کرکے نون ثقیلہ آخر میں بڑھادیا ۔ تو یا ساکن اور نون مشدد کا اول نون ساکن اور یا غیر مدہ ہے ۔ اس لئے یا کو کسرہ دیدیا لَتُرَيِنَّ ہوگیا ۔

امر حاضر معروف رَ رَیَا رَوْا رَیْ رَیَا رَیْنَ ۔ رَ در اصل تَرَیٰ بود بعد حذف علامت مضارع متحرک ماند لہذا احاجت بہمزہ وصل نہ شد در آخر وقف نمودند بسبب وقف الف آخر بیفتاد رَ شد و در دیگر صیغہا بعد حذف علامت مضارع نون اعرابی حذف شدہ در غیر رَیْنَ جمع مونث کہ بسبب بودن نون جمع تغیرے در آخر آن نشدہ

امر غائب و متکلم معروف لِیَرَ لِیَرَیَا لِیَرَوْا لِتَرَ لِتَرَیَا لِیَرَیْنَ لِاَرَ لِنَرَ مثل لَمْ یَرَ اعلال باید کرد و ہکذا امر مجہول ۔

ترجمہ وتشریح

اس باب کا امر حاضر معروف واحد مذکر رَ ہے جس کی اصل تَرَیٰ تھی ۔ امر بناتے وقت اولا علامت مضارع کو گرادیا رَیٰ ہوا ۔ چون کہ فا کلمہ متحرک ہے ۔ اس لئے ہمزہ وصل لانے کی ضرورت نہیں ۔ اس کے آخر میں ساکن کردیا ۔ اس لئے الف گرگیا رَ باقی رہا ۔ باقی صیغوں میں علامت مضارع حذف ہونے کے بعد صرف نون اعرابی جو مضارع میں تھا ۔ امر میں گرگیا ۔ البتہ جمع مونث کا نون اپنی حالت پر باقی رہا ۔ کیوں کہ جمع کی علامت اور فاعل ہے

لِیَرَ میں جو تعلیل ہوگی وہ وہی ہے جو لَمْ یَرَ میں کی جاچکی ہے ۔ امر مجہول کے صیغوں کا بھی حال یہی ہے ۔

امر حاضر معروف بالنون ثقیلہ رَیَنَّ رَیَانِّ رَوُنَّ رَیِنَّ رَیْنَانِّ ۔

رَیَنَّ در اصل رَ بود بعد آوردن نون ثقیلہ علت حذف علت کہ وقف بود زائل شد لہذا حرف علت قابل باز آمدن شد مگر الف کہ حذف شدہ قابل حرکت نبود نون ثقیلہ فتحہ ماقبل می خواہد لہذا یارا کہ اصل بودہ باز آوردہ فتحہ دادند رَیَنَّ شد و در رَوُنَّ و رَیِنَّ واو یارا کہ غیر مدہ بودند بسبب اجتماع ساکنین حرکت ضمہ و کسرہ دادند نون ثقیلہ امر بالام مثل نون ثقیلہ فعل مضارع است جز اینکہ لام امر مکسور ست ولام مضارع مفتوح ۔

ترجمہ وتشریح

رَیَنَّ اصل میں رَ تھا ۔ نون ثقیلہ جب اس کے آخر میں داخل کیا تو آخر ساکن جس کی وجہ سے حرف علت کو حذف کیا گیا تھا وہ ساکن باقی نہ رہا بلکہ متحرک ہوگیا لہذا حرف علت کو واپس لے آئے ۔ مگر چون کہ نون ثقیلہ سے ماقبل والے حرف کو متحرک ہونا چاہئے اور حرکت بھی فتحہ کی ہونی چاہئے

ادھر الف حرکت کو قبول نہیں کرتا۔ اس کی اصل یعنی یا کو فتحہ دے دیا تَایَنَّ ہوگیا۔ تَادُنَّ جمع مذکر حاضر بحث امر واو غیر مدہ ہے اور ساکن۔ اور نون مشدد آنے کی وجہ سے دو ساکن جمع ہوئے۔ واو اور نون تاکید کا پہلا نون۔ لہذا واو کو ضمہ دے دیا تَادُنَّ ہوگیا۔ تَاینَّ واحد مؤنث حاضر غیر مدہ اور ساکن ہے۔ نون مشدد آنے کی وجہ سے دو ساکن جمع ہوئے اس لئے یا کو کسرہ دے دیا تَاینَّ ہوگیا۔ امر حاضر با نون ثقیلہ کی گردان بالکل مضارع لام تاکید با نون ثقیلہ کی طرح ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ مضارع کا لام تاکید مفتوح ہوتا ہے اور امر میں وہی لام تاکید مکسور ہو جاتا ہے۔

امر حاضر معروف با نون خفیفہ تَایَنْ تَادُنْ تَاینْ امر بالام ہم برین قیاس۔
نہی معروف و مجہول لَا یُرَ تا آخر۔
نہی با نون ثقیلہ لَا یُرَیَنَّ لَا یُرَیَانِّ تا آخر بقیاس صیغہائے نون ثقیلہ امر اعلال باید کرد۔ نہی با نون خفیفہ لَا یُرَیَنْ لَا یُرُوُنْ لَا تُرَیَنْ لَا تُرُوُنْ لَا تُرَیِنْ لَا أُرَیَنْ لَا نُرَیَنْ۔
اسم فاعل تَاءٍ تَائِیَانِ تَاؤُنَ تَائِیَةٌ تَائِیَتَانِ تَائِیَاتٌ۔ چون تَاءٍ الخ
اسم مفعول مَرْئِیٌّ مَرْئِیَّانِ تا آخر چون مَرْمِیٌّ تا آخر۔

ترجمہ و تشریح

امر حاضر معروف با نون خفیفہ کی گردان میں تعلیل وہی ہوئیں ہیں جو امر حاضر معروف با نون ثقیلہ میں ہو چکی ہیں۔ امر با نون ثقیلہ کے صیغوں کی طرح نہی کے تمام صیغوں میں تغیرات ہوں گے اسم مفعول کی گردان میں مَرْمِیٌّ جیسی تعلیل کرنا چاہئے۔

مہموز لام و اجوف یائی از ضرب اَلْمَجِیْءُ آمدن

صرف صغیر جَآءَ یَجِیْءُ مَجِیْئًا فَهُوَ جَاءٍ وَجِیْءَ یُجَاءُ مَجِیْئًا فَهُوَ مُجِیْءٌ الامر جِیْءْ والنهی عنه لَا تَجِیْءْ الظرف منه مَجِیْءٌ۔ تا آخر بَاعَ یَبِیْعُ تا آخر جز آنکہ جَاءٍ اسم فاعل را کہ در اصل جَایِءٌ بود چون بطور بَائِعٌ اعلال کردند جَاءِءٌ شد۔ پس بقاعدہ دو ہمزہ متحرکہ ثانیہ را یا کردند جَائِیٌ شد آن زمان در یا کار رَامٍ کردند جَاءٍ شد۔ جملہ صیغ صرف کبیر ہم مثل صیغ صرف بَاعَ است جز اینکہ ہر جا کہ ہمزہ ساکن شدہ در آن بقاعدہ ہمزہ ساکنہ ابدال شدہ چنانچہ در جِئْنَ جِئْتَ جِئْتُمَا تا آخر ہمزہ بسبب کسرہ ماقبل یا شدہ جواز آو ہم بین بین قریب و

بعید در ہمزہ حسب اقتضائے قاعدہ جائز است ۔

ترجمہ وتشریح صرف کبیر :۔ بحث ماضی معروف جَاءَ جَاءَا جَاؤُا الخ ۔ ماضی مجہول جِیئَ جِیئَا جِیئُوْا الخ بحث اثبات فعل مضارع معروف یَجِیْئُ یَجِیْئَانِ یَجِیْئُوْنَ الخ بحث مضارع مجہول یُجَاءُ یُجَاآنِ یُجَاؤُنَ الخ بحث امر حاضر معروف جِیْئْ جِیْئَا جِیْئُوْا جِیْئِیْ جِئْنَ نہی حاضر معروف لَاتَجِیْئْ لَاتَجِیْئَا لَاتَجِیْئُوْا الخ بحث اسم فاعل جَاءٍ جَائِیَانِ جَاؤُنَ الخ بحث اسم مفعول مَجِیْئٌ مَجِیْئَانِ مَجِیْئُوْنَ الخ بحث اسم ظرف مَجِیْئٌ مَجِیْئَانِ مَجَائِیُ بحث اسم آلہ مِجْیَئٌ مِجْیَئَۃٌ مِجْیَئَانِ الخ بحث اسم تفضیل اَجْیَئُ اَجْیَئَانِ اَجْیَئُوْنَ ۔ الخ

اس بحث کی گردان بَاعَ یَبِیْعُ کی طرح کرنا چاہئے ۔ لیکن جَاءٍ اسم فاعل جس کی اصل جَائِیٌ تھی ۔ اس میں بَائِعٌ کی طرح تعلیل کی گئی ۔ جَاءِءٌ ہوا ۔ دو ہمزہ متحرکہ ایک جگہ جمع ہوئے ۔ اس لئے دوسرے ہمزہ کو یا سے بدل دیا جَاءِیٌ ہوگیا ۔ چونکہ یا پر ضمہ ثقیل تھا ۔ اس لئے ساکن کردیا ۔ دو ساکن تنوین اور یا جمع ہوئے یا کو گرادیا ۔ اور تنوین ہمزہ پر آگئی جَاءٍ ہوگیا ۔ رَامٍ میں بھی یہی قاعدہ نافذ کرچکے ہیں ۔ البتہ جس کلمہ میں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہو اس کو قاعدہ کے مطابق حرف علت سے بدل دیں گے ۔ جیسے جِئْنَ اور جِئْتَ وغیرہ صیغوں ہیں ۔ ہمزہ ساکنہ ہے ماقبل مکسور ہے ۔ ہمزہ کو یا سے بدل دیا ۔ اس میں بین بین قریب و بعید بھی جائز ہے ۔

فائدہ شَاءَ یَشَاءُ مَشِیْئَۃً کہ ہم اجوف یائی و مہموز لام است ہم از سَمِعَ می تواند شد و ہم از فَتَحَ چہ حرف حلق بجائے لام در وموجود ست و کسرۂ عین ماضی ظاہر نشدہ در صیغ ماقبل شِئْنَ یا الف شدہ است و اصل الف یا مکسور و مفتوح ہر دو می تواں شد و در شِئْنَ و مابعد آں کسرہ فا چنانچہ بسبب کسرہ عین ممکن ست و ہمچنیں بسبب یائے بودن با وصف فتحہ چنانکہ در بِعْنَ و لہذا اصحاب صراح آں را از فَتَحَ شمردہ و بعضے لغویاں از سَمِعَ ۔

ترجمہ وتشریح فائدہ اس عنوان کے تحت جو مصدر مصنفؒ نے ذکر کیا ہے یعنی شَاءَ یَشَاءُ مَشِیْئَۃً ہیں معتل اور مہموز جمع

ہورہے ہیں، اجوف یائی اور مہموز لام ہے۔ یہ مصدر سمع اور فتح دونوں سے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہمزہ حروف حلقی ہے اور لام کلمہ کی جگہ موجود ہے۔ اس لئے فتح سے آنے کی شرط پوری ہوگئی۔ اور عین کلمہ شَاءَ یَشَاءُ میں الف ہے جو درحقیقت یا سے بدل کر آیا ہے۔ اس لئے الف کی وجہ سے عین کلمہ کا کسرہ ظاہر نہیں ہوسکا۔ اگر کسرہ مذکور ہوتا تو عین کلمہ مکسور ہونے کی وجہ سے اس کو سمع سے قرار دیتے۔ نیز چونکہ الف کی اصل یا ہے۔ اور یا پر کسرہ اور فتحہ دونوں آسکتے ہیں۔ شَیَءَ یا کا کسرہ شَیِءَ یا کا ... دونوں صورتوں میں یا کو الف سے بدلنا جائز ہے۔

اعتراض:۔ اگر اس کو باب فتح سے مانیں گے تو شِئْنَ جمع مؤنث غائب ماضی سے آخر تک فا کلمہ کو فتحہ ہونا چاہئے۔ یعنی شین کو فتحہ دیا جانا چاہئے۔ کسرہ نہ ہونا چاہئے۔ حالانکہ کسرہ موجود ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ شِئْنَ باب سمع سے ہے۔

جواب:۔ فا کلمہ کا کسرہ کیا ضروری ہے کہ عین کلمہ مکسور ہونے کی بناء پر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ یاء کے حذف کرنے کے بعد فاء کو کسرہ دیا گیا ہو تاکہ یاء کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ فا کلمہ کا کسرہ باب سمع سے ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتا ہے باب فتح سے ہو۔ اسی وجہ سے لغت میں صاحب صراح نے اس کو باب فتح سے شمار کیا ہے۔ بعض نحوی اس کو باب سَمِعَ سے مانتے ہیں۔

فائدہ درجِئْ امر حاضر و لَمْ یَجِئْ وغیرہ صیغ منجزمہ مضارع ہمزہ یائے تواند شد و در شَاءَ و لَمْ یَشَأْ وغیرہ الف لیکن این حرف علت باقی نخواہد ماند حذف نخواہد شد زیراکہ بدل است اصلی نیست۔

ترجمہ وتشریح

امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر جِئْ اور دوسرا صیغہ لَمْ یَجِئْ واحد غائب بحث نفی جحد بلم اور مضارع مجزوم کے تمام صیغوں میں ہمزہ منفردہ ساکنہ ہے۔

لہٰذا بِئْرٌ کے قاعدہ سے یا سے بدل گیا لہٰذا اجِئْ سے جِیْ ہوگیا۔ اور لَمْ یَجِئْ سے لَمْ یَجِیْ ہوگیا۔

اسی طرح شَاءَ یَشَاءُ میں بھی ہمزہ منفردہ ساکنہ ہے۔ رَأْسٌ کے قاعدہ سے الف ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ہمزہ نہ پڑھا جائے بلکہ آخر میں الف ساکن پڑھا جائے۔ اس

سئے شَاءَ کے بجائے شا اور لَمْ یَشَأْ کے بجائے لَمْ یَشا بغیر ہمزہ یعنی جھٹکے کے بغیر پڑھا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جی میں جب ہمزہ یا سے بدل گیا اور شاء میں الف آخر میں رہ گیا تو جزم کی حالت میں الف ساقط ہو جانا چاہئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یا ر جی میں یشا اور شا کا الف بدلے ہوئے ہیں اصلی نہیں ہیں اور جیساکہ بیان کیا جا چکا ہے جوازم کا اثر صرف حروف اصلیہ پر واقع ہوتا ہے زوائد پر نہیں ہوتا۔ اس لئے ان پر کوئی اثر واقع نہ ہوگا۔

فائدہ در مَجِیْءٌ و مَشِیْئَةٌ ہمزہ را یا کردہ ادغام نتواں کرد چہ اصلی است وآن قاعدہ برائے مدہ زائدہ است و در مجائی جمع ظرف و دیگر امثالش یا بقاعدہ [۱۸] بسبب اصلیت ہمزہ نشدہ۔

ترجمہ وتشریح ان دونوں کلمات یعنی مَجِیْءٌ اور مَشِیْئَةٌ میں ہمزہ منفردہ ہے۔ اور ماقبل مدہ ہے۔ قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کرنا چاہئے تھا مگر ایسا نہیں کیا؛

جواب یہ ہے کہ ہمزہ منفردہ کو یا سے اس جگہ بدلا جاتا ہے۔ جہاں ہمزہ سے پہلے مدہ زائدہ ہو اور ان دونوں جگہوں پر مدہ اصلی ہے زائدہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمزہ کو باقی رکھا۔ اور مجائی اسم ظرف جمع کا صیغہ ہے۔

اسی طرح مشائی میں قاعدہ [۱۸] کے مطابق اگرچہ الف مفاعل کے بعد یا واقع ہوئی ہے مگر ہمزہ سے نہیں بدلی گئی۔ اس لئے کہ یا اصلی ہے۔ قاعدہ [۱۸] یا زائدہ کے بارے میں ہے اور یہ شرط یہاں نہیں پائی گئی۔

فصل سوم در مضاعف مشتمل بر دو قسم

قسم اول در قواعد صرف و مضاعف۔ قاعدہ ۱ چون از دو حرف متجانس یا متقارب اول ساکن باشد در ثانی ادغام کنند خواہ در یک کلمہ باشد چون مَدٌّ و شَدٌّ و عَبَدْتُّمْ خواہ در دو کلمہ اِذْھَبْ بِّنَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا مگر آنکہ اول مدہ باشد چون فِیْ یَوْمٍ کہ ادغام نکنند (ب) اگر ہر دو متحرک باشد در یک کلمہ و ماقبل اول متحرک اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند چون مَدَّ وَ فَرَّ مگر شرط این ست کہ اسم متحرک العین مثل شُرُرٌ و سُرُرٌ نباشد۔ (ج) اگر ماقبل اول ساکن باشد غیر مدہ حرکت اول بماقبل دادہ ادغام کنند چون یَمُدُّ وَ یَفِرُّ وَ یَعَضُّ بشرط آنکہ ملحق نباشد لہذا در جَلْبَبَ این قاعدہ جاری نشود (د) اگر ماقبل اول مدہ باشد بے نقل حرکت اول را ساکن کردہ در دوم ادغام کنند چون حَاجٌّ وَ مَوَدَّۃٌ اگر بعد ادغام بر حرف دوم وقف امر یا جزم جازم وارد شود آنجا حرف دوم را فتحہ و کسرہ و فک ہر سہ جائز ست چون فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ و اگر ماقبل اول مضموم باشد ضمہ جائز است چون لَمْ یَمُدُّ۔

ترجمہ و تشریح

اس سے پہلے اور دوسری فصل میں مہموز اور معتل کے قواعد اور ان کی مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ اب اس تیسری فصل میں مصنف مضاعف کے قواعد بیان کریں گے اور اس کے ساتھ اس کی گردان بھی تحریر کریں گے۔

چنانچہ مصنف نے فرمایا۔ تیسری فصل مضاعف کے بیان میں ہے۔ اور وہ دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم میں مضاعف کے قواعد مع گردان کے ذکر کریں گے۔ اور قسم دوم میں مضاعف سے متعلق مہموز اور معتل کے قواعد بیان کریں گے۔

قاعدہ ۱ جس جگہ دو حرف ایک جنس کے یا قریب المخرج کے جمع ہوں اور دونوں میں سے اول ساکن ہو تو پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کریں گے۔ یہ دونوں حرف ایک کلمہ میں جمع ہوں یا دو کلموں میں قریب قریب جمع ہوں۔ مثال دو حرف جو ایک

جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں مَدٌّ و شَدٌّ ہے۔ یہ دونوں مصدر ہیں۔ اصل میں مَدْدٌ اور شَدْدٌ تھے۔ دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اول ان میں ساکن ہے۔ لہٰذا اول دال کا دوسری میں ادغام کر دیا گیا مَدٌّ و شَدٌّ ہو گئے

مثال ان دو حرفوں کی جو قریب المخرج ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں جیسے عَبَدْتُّمْ اول دال دوم تاء ہے۔ دونوں حرف قریب المخرج ہیں اور ایک ہی کلمہ میں جمع ہیں اور اول ساکن دوم متحرک ہے۔ لہٰذا اول کا ثانی میں ادغام کر دیا گیا۔ ادغام کے بعد عَبَدْتُّمْ بغیر دال کے پڑھیں گے۔ مگر کتابت میں دال باقی رہے گا۔

مثال ان دو حرفوں کی جو ہم جنس ہوں اور دو کلموں میں ہوں اِذْهَبْ بِّنَا اور عَصَوْا وَّكَانُوْا ہے۔ پہلی مثال میں با اول کلمہ میں ہے اور با ہی دوسرے کلمہ میں ہے اور دوسرے مثال میں واو دونوں کلموں میں ہے اول ساکن دوسرے متحرک اور ایک جنس کے واقع ہوئے لہٰذا ادغام کر دیا گیا اِذْهَبْ بِّنَا اور عَصَوْا وَّكَانُوْا ہو گئے

نوٹ:- اگر دو واو یا دو یا جمع ہوں اور اول دونوں میں ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت ان کے موافق ہوں۔ مثلاً واو سے پہلے ضمہ ہو جیسے آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں دونوں واو دو کلموں میں جمع ہیں۔ اور اول ساکن دوسرا متحرک مگر اول ساکن یا سے پہلے ضمہ ہے۔

اسی طرح فِیْ یَوْمَیْنِ دو یا دو کلموں میں جمع ہیں اول ساکن دوسرا متحرک ہے۔ یا سے پہلے کسرہ موافق یا کے ہے۔ لہٰذا ادغام نہ کریں گے کیوں کہ مدہ ہیں۔

(نوٹ) حروف تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) دونوں ہم جنس ہوں۔

(۲) دونوں ایک دوسرے کے قریب المخرج ہوں۔

(۳) دونوں ایک دوسرے کے مثل ہوں۔

اگر ایک ہی حرف دو مرتبہ ہو جیسے مَدٌّ و شَدٌّ میں تو ان کے ادغام کو ادغام مثلین کہتے ہیں۔

اور اگر دونوں حرف ایک مخرج کے ہوں تو جیسے عَبَدْتُّمْ میں دال اور تاء دو حرف الگ الگ ہیں مگر مخرج ایک ہے۔ اس ادغام کو ادغام متجانسین کہتے ہیں۔

اور اگر دو حرف ہوں اور الگ الگ ہوں مگر مخرج میں قریب قریب ہوں ایسے دو حرفوں کے ادغام کو ادغام المتقاربین کہتے ہیں جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں قاف اور

کاف۔ (ب) میں ایک ایسے دو حرفوں کا بیان کیا ہے کہ دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور اول حرف کا ماقبل بھی متحرک ہو تو ان دونوں حرفوں میں سے اول کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کردیں گے جیسے مَدَّ مَدَدَ تھا۔ دونوں دال ایک کلمہ میں جمع ہوئے۔ دونوں متحرک اول کا ماقبل بھی متحرک یعنی میم بھی متحرک ہے۔ اس لئے اول کو دوم میں ادغام کردیا۔

فَرَّ اصل میں فَرَرَ تھا۔ دونوں حرف متحرک ماقبل بھی متحرک ہے۔ مگر (ب) کے قاعدے میں شرط یہ ہے کہ عین کلمہ ساکن ہو متحرک نہ ہو۔ یہاں متحرک ہے۔ اگر متحرک ہوگا تو ادغام نہ کریں گے۔ جیسے شَرَرٌ سُرُورٌ لہٰذا ان دونوں کلموں میں ادغام نہ کریں گے

(ج) اس عنوان کے تحت یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ دونوں حرفوں میں اول حرف کا ماقبل ساکن ہو اور وہ ساکن مدہ نہ ہو تو اول حرف کی حرکت ماقبل کو دیکر ادغام کردیں گے۔ جیسے یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھی میم ساکن ہے۔ دال اول کی حرکت میم کو دے کر دال کو دال میں ادغام کردیا یَمُدُّ ہوگیا۔

یَفِرُّ کی اصل یَفْرِرُ تھی۔ دو راجمع ہوئیں دونوں متحرک۔ اول راسے پہلے فا ساکن ہے۔ اول رار کی حرکت ماقبل کو دے کر رار کا رار میں ادغام کردیا یَفِرُّ ہوگیا۔

اسی طرح یَعَضُّ یَعْضَضُ تھا۔ (ج) میں ادغام کے لئے شرط یہ ہے کہ دو کلمہ ملحق نہ ہوں اس لئے جَلْبَبَ میں یہ قاعدہ جاری نہیں کیا گیا۔ کیوں کہ دوسری باء اس میں الحاق کے لئے ہے۔

(د) اگر پہلے حرف کا ماقبل حرف مدّہ ہو تو حرکت کو نقل کئے بغیر اول کو دوسرے میں ادغام کریں گے جیسے حَاجٌّ میں۔ اصل میں حَاجِجٌ تھی۔ قَاتِلٌ کے وزن پر۔ مُوُدَّ اصل میں مُوْدِدَ تھا۔ حَاجٌّ میں حرف مد الف ہے۔ اور دوسرے میں حرف مدّہ واو ہے۔

(ہ) اس میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ادغام کے بعد اگر وقف کرنا ہو۔ یا حرف جازم داخل کیا گیا ہو تو حرف مشدد کو تین اعراب جائز ہیں۔ فتحہ، کسرہ، اور فک ادغام۔ جیسے فَرَّ فِرِّ، اِفْرِرْ۔

مضاعف از نصر اَلْمَدُّ کشیدن۔

مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فَہُوَ مَادٌّ وَمُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فَہُوَ مَمْدُوْدٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ مُدَّ مُدِّ اُمْدُدْ وَالنَّہْیُ عَنْہُ لَا تَمُدَّ لَا تَمُدِّ لَا تَمْدُدْ الظَّرْفُ مِنْہُ مَمَدٌّ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِمَدٌّ وَمِمَدَّۃٌ وَمِمْدَادٌ وَتَثْنِیَتُہُمَا مَمَدَّانِ وَمِمَدَّانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَمَادٌّ وَمَمَادِیْدُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَمَدُّ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ مُدّٰی وَتَثْنِیَتُہُمَا اَمَدَّانِ وَمُدَّیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا اَمَدُّوْنَ وَاَمَادُّ وَمُدَدٌ وَمُدَّیَاتٌ۔

در مَدَّ کہ اصلش مَدَدَ بود بقاعدہ ب ادغام کردند۔ وہمچنیں در مُدَّ ویُمَدُّ بقاعدہ ج ادغام کردند وہکذا در یَمُدُّ در مَادٌّ اسم فاعل وَمَمَادُّ جمع ظرف وآلہ واَمَادُّ جمع اسم تفضیل بقاعدہ (د) عمل کردند ودر امر ونہی بقاعدہ (لا) عمل شد۔

ترجمہ وتشریح

مُدَّ معروف اصل مَدَدَ اور مجہول کی مُدِدَ تھی۔ دونوں دال ہم جنس ہیں۔ اور دونوں متحرک ہیں۔ اور اول کا ماقبل متحرک بھی ہے۔ اس لئے پہلی دال کی حرکت گرادیا۔ اور ب کے قاعدہ سے دوسری دال میں ادغام کردیا۔ مَدَّ ہوگیا۔

یَمُدُّ فعل مضارع معروف ومجہول اصل میں یَمْدُدُ تھی۔ دونوں دال ہم جنس ہیں۔ مگر پہلی دال کا ماقبل ساکن ہے۔ اس لئے دال کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیا۔ اور (ج) کے قاعدے سے دوسری دال میں ادغام کردیا یَمُدُّ ہوگیا

مُدَّ امر حاضر میں بھی یہی عمل کیا گیا ہے۔

مَادٌّ اسم فاعل اصل میں مَادِدٌ تھا۔ اسی طرح اسم ظرف مَمْدَدٌ اور اسم آلہ مِمْدَدٌ تھا۔ اور اَمَادُّ اسم تفضیل جمع مکسر ہے۔ اصل میں اَمَادِدُ تھا۔ (د) کے قاعدے سے ادغام کردیا گیا۔

دوسری بحثیں مثلاً امر، نہی، نفی جحد بلم، مضارع جس میں لام امر داخل ہو (لا) کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔

اثبات فعل ماضی معروف مَدَّ مَدَّا مَدُّوا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ مَدَدْتَ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُمْ مَدَدْتِ مَدَدْتُنَّ مَدَدْتُ مَدَدْنَا۔

در مَدَدْنَ و مابعد آن بسبب سکون دال دوم دال اول را ادغام نکردند مگراز مَدَدْتَ تا مَدَدْتُ دال دوم در تا بقاعدہ ۱۷ ادغام یافتہ بسبب قرب مخرج دال باتا

مجہول مُدَّ مُدَّا مُدُّوا مُدَّتْ مُدَّتَا مُدِدْنَ مُدِدْتَ مُدِدْتُمَا مُدِدْتُمْ مُدِدْتِ مُدِدْتُنَّ مُدِدْتُ مُدِدْنَا برقیاس مضارع معروف یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تا آخر وہکذا المجہول۔

نفی بلن لَنْ یَمُدَّ لَنْ یَمُدَّا لَنْ یَمُدُّوا تا آخر ہمچنانکہ لن در صحیح عمل میکند کردہ ادغام مضارع بحال خود ست وہمچنیں مجہول۔

ترجمہ وتشریح

چونکہ کسی کلمہ میں ادغام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ساکن دوسرا متحرک ہو۔ لیکن اگر دوسرا یعنی جس میں ادغام کیا جارہا ہے متحرک کے بجائے ساکن ہوگا تو ادغام نہ کیا جائیگا۔ اس لئے مَدَدْنَ سے جمع متکلم تک دوسری دال میں ادغام نہ کریں گے کیوں کہ دال ثانی ساکن ہے۔ اور مَدَدْتَ سے جمع متکلم تک دوسری دال کو تا میں ادغام کردیں گے۔ اس لئے کہ دال اور تا کا مخرج ایک ہے۔

مضارع معروف ومجہول میں ادغام کا طریقہ بالکل یکساں ہے۔

نفی تاکید بلن کی معروف ومجہول دونوں گردانوں میں لن کا عمل کوئی نیا نہیں ہے۔ صحیح کی گردان میں جو عمل لن کا ہوتا ہے وہی عمل یہاں بھی کرے گا۔ پانچ صیغوں میں آخر میں نصب دیتا ہے اور سات جگہوں سے نون اعرابی کو گرادیتا ہے اور ادغام جس طرح لن داخل ہونے سے پہلے ہوا ہے۔ لن داخل ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا۔

نفی جحد بلم معروف لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یَمُدَّا لَمْ یَمُدُّوا لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمُدُّ لَمْ تَمْدُدْ لَمْ تَمُدَّا لَمْ یَمْدُدْنَ

لَمْ تَمُدَّا لَمْ تَمُدُّوْا لَمْ تَمُدِّيْ لَمْ تَمْدُدْنَ لَمْ أَمُدَّ لَمْ أَمُدِّ لَمْ أُمُدُّ لَمْ أَمْدُدْ لَمْ نَمُدَّ لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمُدُّ لَمْ نَمْدُدْ

در لَمْ يَمُدَّ واخواتش اعمال قاعدہ لا شد وقس علیہ المجہول۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَيَمُدَّنَّ لَيَمُدَّانِّ لَيَمْدُدْنَانِّ تا آخر طوریکہ در صحیح می باشد بودہ است ادغام مضارع بحال خود ماند وہمچنیں مجہول

نون خفیفہ معروف لَيَمُدَّنْ لَيَمُدُّنْ تا آخر۔

ترجمہ وتشریح

نفی جحد بلم مضارع معروف اور مجہول میں (لا) کے قاعدہ کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔ یعنی لَمْ داخل ہونے کے بعد آخر کے ساکن حرف پر بصورت ادغام فتحہ اور کسرہ کی حرکت لا سکتے ہیں۔ اور بغیر ادغام کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

لام تاکید بانون ثقیلہ داخل کرنے کا جو طریقہ آپ نے صحیح میں پڑھا ہے۔ وہی طریقہ یہاں بھی ہوگا۔ چنانچہ ادغام حسب سابق رہا۔ معروف میں بھی اور مجہول میں بھی اسی طرح بحث نون تاکید خفیفہ کے معروف ومجہول میں نون ثقیلہ کی طرح اس میں بھی عمل کیا گیا۔

امر حاضر معروف مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ مُدَّا اُمْدُدَا مُدُّوْا مُدِّيْ اُمْدُدْنَ در تثنیہ وجمع مذکر وواحد مؤنث حاضر فک ادغام جائز نیست زیرا کہ موقع جزم ووقف دال دوم نیست ولہٰذا اُكْفُفَا را در شعر قصیدہ بردہ۔

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اُكْفُفَا هَمَتَا۔

غلط قرار دادہ اند امر بالام معروف ومجہول بقیاس لم ست۔

ترجمہ وتشریح

امر حاضر معروف کے تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر میں فک ادغام جائز نہیں ہے اس لئے کہ جزم کا مقام اور وقف کی جگہ دوسری دال نہیں ہے۔ جب ان صیغوں میں وقف یا جزم کرنا ہوتا ہے تو نون اعرابی کو آخر سے گرا دیتے ہیں۔ دال دوم سے عامل کا کوئی تعلق

نہیں ہے۔ اسی وجہ سے قصیدہ بردہ کے اس شعر میں لفظ اُکْفُفَا میں فک ادغام واقع ہوا ہے۔ علمائے صرف نے اس کو غلط قرار دیا ہے۔ صحیح اُکُفَّا ہے۔ امر بالام معروف ومجہول کو لَمْ پر قیاس کرنا چاہئے۔

امر حاضر معروف بانون ثقیلہ مُدَّنَّ مُدَّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ اُمْدُدْنَانِّ

در مُدَّنَّ ہم کہ وقف باقی نماندہ جز حالت واحدۂ یعنی فتحہ دال فک ادغام ضمہ وکسرہ جائز نیست۔

امر حاضر معروف بانون خفیفہ مُدَّنْ مُدُّنْ مُدِّنْ امر بالام ہم بریں قیاس

نہی معروف لَا یَمُدَّنَّ لَا یَمُدِّنَّ لَا یَمُدُّنَّ لَا یَمُدُّنْ لَا یَمُدَّنَّ لَا یَمُدُّوا

تا آخر نون ثقیلہ وخفیفہ بوضعے کہ در امر دانستی در نہی ہم بیار۔

اسم فاعل مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ طریق ادغامش گفتہ شدہ۔

اسم مفعول مَمْدُوْدٌ تا آخر بوضع صحیح۔

ترجمہ وتشریح مُدَّنَّ میں بھی چونکہ وقف باقی نہیں رہا۔ اس ایک حالت کے سوا یعنی جب دال کو فتحہ فک ادغام اور دال کو ضمہ یا کسرہ دینا جائز نہیں ہے۔

لام امر کے صیغوں کو بھی خفیفہ پر قیاس کرنا چاہئے۔ یعنی فتحہ کی صورت میں فک ادغام جائز باقی میں جائز نہیں ہے۔

نون ثقیلہ اور خفیفہ جس طرح امر میں آتے ہیں۔ نہی میں بھی آتے ہیں۔

اسم فاعل:۔ اس کے ادغام کا طریقہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ دوبارہ دیکھ لیا جائے۔

اسم مفعول:۔ اس بحث کے کسی صیغہ میں ادغام نہ کیا جائے گا۔ صحیح کی بحث کی طرح اس کی بھی گردان ہوگی۔

مضاعف از ضرب اَلْفِرَارُ گریختن۔

صرف صغیر فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا فَهُوَ فَارٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَفِرَّ

لَاتَفِرَّ لَاتَفِرِّیْ الظرفُ مِنْہ مَفِرٌّ تا آخر۔

ترجمہ وتشریح

مضاعف باب ضرب سے اَلْفِرَارُ بھاگنا بحث اثبات فعل ماضی معروف فَرَّ فَرَّا فَرُّوْا الخ بحث ماضی مجہول ـــــ فُرَّ فُرَّا فُرُّوْا الخ مضارع معروف یَفِرُّ یَفِرَّانِ یَفِرُّوْنَ الخ مجہول یُفَرُّ یُفَرَّانِ یُفَرُّوْنَ الخ امر حاضر معروف فِرَّ فِرِّ اِفْرِرْ الخ نہی حاضر معروف لَاتَفِرَّ لَاتَفِرِّ لَاتَفْرِرْ ۔ الخ اسم فاعل فَارٌّ فَارَّانِ فَارُّوْنَ الخ اسم مفعول مَفْرُوْرٌ مَفْرُوْرَانِ مَفْرُوْرُوْنَ الخ اسم ظرف مَفِرٌّ مَفِرَّانِ مَفَارٌّ اسم آلہ مِفَرٌّ مِفَرَّانِ مِفَارٌّ الخ اسم تفضیل اَفَرُّ اَفَرَّانِ اَفَرُّوْنَ الخ

مضاعف از سمع اَلْمَسُّ دست رسانیدن۔ ہاتھ لگانا کسی چیز کو چھونا۔
مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فَھُوَ مَاسٌّ ۔ تا آخر۔ قواعدیکہ دانستہ بقیاس مَدَّ وفَرَّ کہ گردانیدہ صیغ ایں باب ہم باید خواند۔
مَدَّ اور فَرَّ میں جو گردانیں اور قاعدے پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح اس باب میں بھی پڑھنا چاہئے۔

مضاعف از باب افتعال اَلْاِضْطِرَارُ بجبر بجانبے کشیدن۔ جبراً کسی طرف کو کھینچنا
اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فَھُوَ مُضْطَرٌّ الخ دریں باب فاعل ومفعول وظرف بیک صورت شدہ۔ لیکن اصل فاعل بکسر عین ست ومفعول وظرف بفتح عین۔
اس کی گردان میں فاعل ومفعول اور ظرف کے صیغوں میں سب ایک ہی صورت کے ہیں۔ البتہ فاعل کی اصل عین کلمہ کو کسرہ ہے۔ اور مفعول اور ظرف کے صیغوں میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ اسم آلہ مَابِہِ الْاِضْطِرَارُ اور اسم تفضیل اَشَدُّ الْاِضْطِرَارِ لاتے ہیں۔
بحث ماضی معروف اِضْطَرَّ اِضْطَرَّا اِضْطَرُّوْا الخ مضارع معروف یَضْطَرُّ یَضْطَرَّانِ یَضْطَرُّوْنَ الخ مجہول یُضْطَرُّ یُضْطَرَّانِ یُضْطَرُّوْنَ الخ امر حاضر معروف اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ نہی حاضر معروف لَاتَضْطَرَّ لَاتَضْطَرِّ لَاتَضْطَرِرْ الخ اسم فاعل مُضْطَرٌّ مُضْطَرَّانِ مُضْطَرُّوْنَ الخ اسم مفعول مُضْطَرٌّ الخ اسم ظرف مُضْطَرٌّ الخ۔

مضاعف از انفعال اَلْاِنْسِدَادُ بند شدن، بند ہونا۔
اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا الخ
ماضی معروف اِنْسَدَّ اِنْسَدَّا اِنْسَدُّوا الخ مضارع معروف یَنْسَدُّ یَنْسَدَّانِ یَنْسَدُّوْنَ الخ امر حاضر معروف اِنْسَدَّ اِنْسَدِّ اِنْسَدِدْ نہی حاضر معروف لَا تَنْسَدَّ لَا تَنْسَدِّ لَا تَنْسَدِدْ الخ اسم فاعل مُنْسَدٌّ مُنْسَدَّانِ مُنْسَدُّوْنَ)۔

مضاعف از استفعال اَلْاِسْتِقْرَارُ قرار گرفتن۔ ٹھہرنا، سکون حاصل کرنا
اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا
ماضی معروف اِسْتَقَرَّ اِسْتَقَرَّا اِسْتَقَرُّوا الخ مجہول اُسْتُقِرَّ اُسْتُقِرَّا الخ مضارع معروف یَسْتَقِرُّ یَسْتَقِرَّانِ یَسْتَقِرُّوْنَ الخ مجہول یُسْتَقَرُّ یُسْتَقَرَّانِ یُسْتَقَرُّوْنَ الخ۔ امر حاضر معروف اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرِّ اِسْتَقْرِرْ الخ نہی لَا تَسْتَقِرَّ لَا تَسْتَقِرِّ لَا تَسْتَقْرِرْ الخ اسم فاعل مُسْتَقِرٌّ مُسْتَقِرَّانِ مُسْتَقِرُّوْنَ الخ۔
اسم مفعول اور ظرف کی گردان اسی قیاس پر کرنا چاہئے البتہ ان کی اصل میں فرق رکھنا چاہئے۔

مضاعف از افعال اَلْاِمْدَادُ مدد کردن، مدد کرنا، سہارا دینا۔
اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا فَہُوَ مُمِدٌّ الخ
بحث ماضی معروف اَمَدَّ اَمَدَّا اَمَدُّوا الخ مجہول اُمِدَّ اُمِدَّا اُمِدُّوا
مضارع معروف یُمِدُّ یُمِدَّانِ یُمِدُّوْنَ الخ مجہول یُمَدُّ یُمَدَّانِ یُمَدُّوْنَ الخ امر حاضر معروف اَمِدَّ اَمِدِّ اَمْدِدْ الخ نہی حاضر معروف لَا تُمِدَّ لَا تُمِدِّ لَا تُمْدِدْ الخ اسم فاعل مُمِدٌّ مُمِدَّانِ مُمِدُّوْنَ
اسم مفعول مُمَدٌّ مُمَدَّانِ مُمَدُّوْنَ الخ۔

مضاعف تفعیل و تفعّل بہمہ وجوہ مثل صحیح ست چوں جَدَّدَ یُجَدِّدُ الخ
ان دونوں بابوں کی گردان مضاعف کی ایسی ہے جیسی کہ صحیح کی گردان ہوتی ہے۔

مضاعف مفاعلت اَلْمُحَاجَّۃُ باہم حجت پیش کردن یکے مرد را دیگرے را
حَاجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّۃً فَہُوَ مُحَاجٌّ وحُوجَّ یُحَاجُّ مُحَاجَّۃً الخ
در جمیع صیغ ایں باب بقاعدہ (د) ادغام شدہ
تفاعل اَلتَّضَادُّ باہم ضد شدن۔
تَضَادَّ یَتَضَادُّ تا آخر مثل مفاعلت است۔

ترجمہ وتشریح

باب مفاعلۃ سے مضاعف کا مصدر اَلْمُحَاجَّۃُ ہے ایک شخص کا دوسرے شخص کے مقابلے میں دلیل پیش کرنا۔ اس باب کے تمام صیغوں میں قاعدہ (د) کے مطابق ادغام کیا جائے گا۔ یعنی یہ ادغام ہونے والے حرف سے پہلے مدّہ ہے۔ اس لئے حرکت نقل کرنے کی ضرورت نہیں پہلے حرف کو ساکن کرکے دوسرے حرف میں ادغام کردیں گے۔

ماضی معروف حَاجَّ مجہول حُوجَّ مضارع یُحَاجُّ اسی وزن پر اس کا مجہول بھی آئے گا۔ البتہ دونوں کی اصل میں فرق ملحوظ رکھنا چاہئے۔

امر حاضر معروف حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ نہی حاضر معروف لَاتُحَاجَّ الخ۔

اسم فاعل مُحَاجٌّ اسم مفعول مُحَاجٌّ ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کی اصل میں فرق ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اسم ظرف مُحَاجٌّ ہے۔ اسم آلہ اس کا مَابِہِ الْمُحَاجَّۃُ ہے اسم تفضیل اَشَدُّ مُحَاجَّۃً ہے۔

تفاعل سے اَلتَّضَادُّ ایک دوسرے کی ضد ہونا۔ ادغام اسباب میں بقاعدہ (د) مفاعلۃ کی طرح کیا گیا ہے

قسم دوم در مرکبات مضاعف با مہموز

مہموز فا و مضاعف اَلْاِمَامَۃُ امام شدن۔ اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَۃً الخ در ہمزہ بقواعد مہموز و در متجانسین بقواعد مضاعف عمل خواہند کرد۔ مگر بوقت تعارض قاعدہ مضاعف را ترجیح خواہند داد پس در یَؤُمُّ بقاعدہ رأس عمل نکند بلکہ بقاعدہ یَمُدُّ و در اُؤمُمْ بر قاعدہ آمن قاعدہ یَمُدُّ را ترجیح دادند لیکن بعد ادغام بقاعدہ ہمزتین متحرکتین ہمزہ دوم را واو کردند۔

ترجمہ وتشریح

یہ گردان مہموز فا اور مضاعف کی ہے۔ ہمزہ میں مہموز کے قواعد جاری ہوں گے۔ اور دو حرف ایک جنس ہونے کی وجہ سے مضاعف کے قاعدے جاری ہوں گے۔ لیکن اگر کسی صیغہ میں مہموز اور متجانسین دونوں جمع ہوں تو یعنی مہموز بھی ہو اور مضاعف بھی تو ایسے موقع پر مہموز کے قاعدے ترک کردیں گے۔ اور مضاعف کے قواعد جاری کریں گے مثلاً یَؤُمّ اصل میں یَأْمُمُ تھا۔ مہموز کا قاعدہ چاہتا ہے کہ ہمزہ ساکن ماقبل مفتوح ہے لہٰذا ہمزہ الف ہو جائے۔ اور مضاعف کا قاعدہ چاہتا ہے کہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے۔ لہٰذا اول میم کی حرکت نقل کرکے ہمزہ ساکنہ کو دیدی جائے اور میم کو میم میں ادغام کردیا جائے۔ یہاں اسی پر عمل کیا گیا کہ اول میم کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دے کر دوسری میم میں اس کا ادغام کردیا گیا۔ اور مہموز کا قاعدہ چھوڑ دیا گیا۔ اسی طرح واحد متکلم اصل میں اَءْمُمُ تھا۔ ہمزہ سکنہ کا تقاضہ یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدل دیا جائے مگر دو میم کا اجتماع متقاضی ہے کہ ان میں ادغام ہونا چاہئے۔ چنانچہ یہی کیا گیا اول میم کی حرکت نقل کرکے دوسرے ہمزہ کو دیا۔ اور میم کو دوسری میم میں ادغام کردیا گیا پھر اٰؤادِمُ کے قاعدہ سے دوسری ہمزہ کو واو سے بدل دیا۔ اَؤُمُّ ہوگیا۔

بحث ماضی معروف اَمَّ اَمَّا اَمُّوْا مجہول اُمَّ اُمَّا اُمُّوْا الخ مضارع معروف یَؤُمُّ یَؤُمَّانِ یَؤُمُّوْنَ الخ مجہول یُؤَمُّ الخ امر حاضر معروف اُمَّ الخ نہی لَاتَأُمَّ الخ اسم فاعل آمٌّ اسم مفعول مَأْمُوْمٌ الخ اسم ظرف مَأَمٌّ الخ اسم آلہ مِأَمٌّ اسم تفضیل اَدَمُّ الخ

مثال ومضاعف از سَمِعَ اَلْوُدُّ دوست داشتن۔

صرف صغیر وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا فَهُوَ وَادٌّ وُوِدَّ یُوَدُّ وُدًّا فَهُوَ مَوْدُوْدٌ الامر منہ وَدَّ وَدِّ اِیْدَدْ الخ

در متجانسین بقواعد مضاعف عمل است ودر واو بقواعد معتل مگر حین تعارض چنانکہ در مِوَدٌّ آلہ کہ قاعدہ معتل مقتضی ابدال واو بیا بود وقاعدہ مضاعف مقتضی نقل حرکت دال اول بواو قاعدہ مضاعف را ترجیح دادہ اند۔

ترجمہ وتشریح

اس باب میں دو حرف ایک جنس جمع ہونے کی وجہ سے مضاعف کا قاعدہ اور واو میں معتل کے قواعد پر عمل کیا جائیگا۔ مگر جب دونوں میں تعارض ہوگا جیسے مِوَدٌّ اسم آلہ میں کہ اصل میں مِوْدَدٌ تھا۔ معتل کا قاعدہ چاہتا ہے کہ واو ساکن ماقبل مکسور ہے لہٰذا واو کو یاء سے بدل دیا جائے اور مضاعف کا قاعدہ

مقتضی ہے کہ پہلی دال کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی جائے۔ اور دال کو دال میں ادغام کر دیا جائے۔ لہٰذا مضاعف کے قاعدہ کو معتل کے قاعدہ پر ترجیح دی جائے گی۔

مہموز و مضاعف از افتعال اَلْاِیْتِمَامُ اقتدا نمودن

اِیْتَمَّ یَاْتَمُّ اِیْتِمَامًا فَھُوَ مُؤْتَمٌّ وَاُؤْتُمَّ یُؤْتَمُّ اِیْتِمَامًا الخ

فائدہ نون ساکن چون قبل یکے از حروف یَرْمَلُوْنَ شود و در دو کلمہ در آن حرف ادغام باید در رول بے غنہ و در باقی باغنہ چون مِنْ رَّبِّكَ مِنْ لَّدُنَّا مَنْ یَّرْغَبُ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ نہ دریک کلمہ چون دُنْیَا وصِنْوَانٌ۔

ترجمہ وتشریح

نون ساکن اور تنوین اگر یَرْمَلُوْنَ کے حروف سے پہلے دو کلموں میں واقع ہو تو اس نون ساکن اور تنوین کا ادغام یَرْمَلُوْنَ کے حروف میں کر دیں گے۔ البتہ نون ساکنہ کا ادغام ر اور ل میں غنہ کے بغیر ہوگا۔ باقی چار حرفوں میں یہ ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا۔ ادغام بلاغنہ کی مثال مِنْ رَّبِّكَ، مِنْ لَّدُنَّا اور رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ہے۔ مثال ادغام مع الغنہ کی ہے مَنْ یَّرْغَبُ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اور اگر نون ساکن اور یَرْمَلُوْنَ کا حرف ایک ہی کلمہ میں جمع ہوں تو اظہار ہوگا ادغام نہ ہوگا جیسے دُنْیَا، صِنْوَانٌ قِنْوَانٌ۔

فائدہ لام تعریف در د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن ادغام یابد چون وَالشَّمْسِ واین حروف را حروف شمسیہ گویند و در دیگر حروف مدغم نشود چون وَالْقَمَرِ این حروف را حروف قمریہ گویند وجہ تسمیہ ہمین است کہ این ہر دو لفظ در قرآن مجید واقع اند اول بادغام ثانی بے ادغام پس حروف کہ در آنہا ادغام می شود با لفظ شمس مناسبت دارند و دیگر با لفظ قمر۔

ترجمہ وتشریح

حروف (د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن) میں سے کوئی حرف لام تعریف سے پہلے واقع ہو تو اس لام کا ادغام ان حروف میں کیا جائیگا جیسے وَالشَّمْسِ اصل میں وَالْشَمْسِ تھا۔ لام کو شین سے بدلا۔ اور شین کا شین میں ادغام کر دیا۔ وَالشَّمْسِ ہوگیا۔ اسی طرح وَالضُّحٰی اصل میں وَالْضُحٰی تھا۔ لام کو ضاد سے بدلا پھر ضاد کو ضاد میں ادغام کر دیا وَالضُّحٰی ہوگیا۔ اسی طرح وَالسَّمَاءِ

اصل میں والسماء تھا۔ لام کو سین کیا اور سین کو سین میں ادغام کردیا وَالسَّمَاءِ ہوگیا۔ ان حروف کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔

اور اگر لام تعریف ان حروف کے علاوہ کسی دوسرے حروف سے پہلے واقع ہو تو ادغام نہ کریں گے جیسے وَالْقَمَرِ وَالْفَجْرِ وَالْاَرْضِ وغیرہ۔ ان حروف کو جن میں ادغام نہیں ہوتا حروف قمریہ کہتے ہیں۔ ان کو قمریہ اور شمسیہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ والشمس اور والقمر دونوں قرآن مجید میں واقع ہیں۔ والشمس میں ادغام ہے اور والقمر میں ادغام نہیں کیا گیا۔ پس جن حروف میں ادغام ہوتا ہے لفظ شمس کی مناسبت سے حروف شمسیہ اور جن میں ادغام نہیں ہوئے ان کی مشابہت والقمر سے ہوئی۔ جس میں ادغام نہیں کیا گیا ان کا حروف قمریہ نام دیا گیا۔ دوسری وجہ تسمیہ بعض لوگوں نے ان کے حروف شمسیہ اور قمریہ نام رکھنے کی دوسری وجہ بیان کی ہے جس وقت سورج طلوع ہوتا ہے تو تمام ستارے ماند پڑجاتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں جس طرح ادغام کرتے وقت اول حرف دوسرے حرف میں چھپ جاتا ہے اس لئے حروف شمسیہ نام رکھا گیا۔ اور قمریہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جب چاند (قمر) نکلتا ہے تو ستارے موجود رہتے ہیں چھپتے نہیں ہیں۔ اسی طرح جب حروف میں ایک حرف کا ادغام دوسرے حرف میں نہیں کیا جاتا تو دوسرے حرف کی طرح اول حرف بھی ظاہر رہتا ہے۔ اور دونوں حرف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں۔

والسلام

اللہ ہمارے لئے اور آپ لوگوں کے لئے علم و عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔